

اردو ترجمہ

# عقلمیں

از تصنیف و لطیف  
شیخ الاسلام علامہ محمد رفیع الرحمن صاحب دہلوی  
حضرت سلطان بابا ہمدانی



اکیسویں سال لاہور

مترجم  
ملک فضل الدین مجذبی نقشبندی



اُردو ترجمہ

# عقل پر بار

از تصنیف و لطیف

میرزا اسحاق خان صاحب قلم و تالیف

حضرت سلطان یاکہووسہ

مترجم

ملک فضل الدین مجیدی نقشبندی

اکبر پبلشرز

Ph: 042 - 7382022

Mob: 0300-4477371

120/- روپے

# فہرست مضامین سے عقل سے بیدار

نمبر شمار	مضامین	نمبر
۱	محمد نام کتاب اور تعریف کمال مرفہ وغیرہ	۱
۲	سُرورہ (نقش)	۲
۳	نقش اور تصور (نقش)	۳
۴	نقش و فہم خاص	۴
۵	نقش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ	۵
۶	نقش برائے محبت معرفت	۶
۷	نقش اسم اللہ ذات درجہ مقام یقین	۷
۸	نقش اسم اللہ ذات درجہ نفس و تزکیہ قلب وغیرہ	۸
۹	نقش سُرورہ	۹
۱۰	نقش یقین معرفت اور بصیرت	۱۰
۱۱	تصور اسم محمد	۱۱
۱۲	شرح مراقبہ	۱۲
۱۳	رد منہ ہارک کی دعوت کا نقش	۱۳
۱۴	نقش مقام حضور	۱۴
۱۵	شرح حاضران با اسم اللہ مع نقش	۱۵
۱۶	فقر کی ابتداء اور انتہا کا ہوتی ہے	۱۶
۱۷	شرح انتقال	۱۷
۱۸	شرح امتحان	۱۸
۱۹	شرح دم	۱۹
۲۰	شرح علم دعوت و حال دعوت	۲۰
۲۱	نقش اللہ و کثائیدہ ہر شکل	۲۱
۲۲	نقش اسم محمد و جمعیت با جمال محمدی	۲۲
۲۳	نقش دیدار اصحاب کبار مع حضور علی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۳
۲۴	نقش درجہ نبی کریم علیہ السلام	۲۴
۲۵	اللہ تعالیٰ کے خاتون سے نام	۲۵
۲۶	شرح اسرار اللہ تعالیٰ مع خاصیت	۲۶
۲۷	اسماء مبارک نبی علیہ السلام و آلہ وسلم مع خاصیت	۲۷
۲۸	شرح علم دعوت	۲۸
۲۹	شرح حاضران اسم اللہ اور حاضران کلمہ طیبہ	۲۹
۳۰	خاتمہ	۳۰





بعد ازاں تصنیف ہے تالیف کا مصنف عرض پروانہ ہے۔ کہ اس کتاب میں دین و دنیا کی زروسیم کا علم کیمیا اور گنج معرفت کا ذکر ہے جو اسے پڑھ کر اس پر عمل کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسے قرب الہی مشاہدہ جمیعت معراج حاصل ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار پُر انوار اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ اصلی راہ اس کے ہاتھ آئے گی اور ایک نبی مرسل اور ولی کی پاک روح سے ہمیشہ کی صحبت حاصل ہوگی۔ اور ہدایت اس کی رفیق بنے گی۔ جو شخص اس میں شک کرتا ہے وہ معرفت الہی کا منکر ہوگا اور بے دین ہے۔

جسے مندرجہ بالا باتیں حاصل ہوں۔ وہ طریقت کا بادشاہ۔ غالب الادبیا ہوگا۔ اور اسے معرفت اور حقیقت پر پوری دسترس ہوگی۔ اور وہ اسم اللہ جل شانہ کے حقائق کی ارادت اور قوت علمی سے ایک دم میں ایک ہی قدم پر تمام ہر ذرہ کی خبر دے سکے گا۔ اور ایک پلک میں لا محذور و نا محدود طے کرے گا۔ اور لا تعداد مراتب پر پہنچے گا۔ کیونکہ ایسے شخص کا مرتبہ و رسم و خیال میں بھی نہیں سما سکتا۔ ایسے ہی انجمن خاص کے بابے میں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ وَ رَضُوا عَنْہُمْ۔ اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دار و ہے۔ اور یہ اشارہ ہے۔ رمز اور ایما انہیں لوگوں کی طرف سے ہے چنانچہ ایسا شخص اسم باسمنی ہو جاتا ہے۔ یعنی اسم اللہ جل شانہ کی برکت سے اسے لوح محفوظ کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ اور لوح محفوظ پر تمام علوم کا مطالعہ کرتا ہے۔ پہلے ہی روز جو سبق لیتا ہے۔ اس کی وجہ سے تمام ظاہری علوم اور رسوم و رنجوم سے بے محتاج ہو جاتا ہے۔

یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو لا اِلاّ اللہ کا عاشق ہے۔ کیونکہ بنانی اللہ عاشق و دامن معشوق ہو جاتا ہے۔ اس واسطے کہ طالب کو جو کچھ دکھائی دیتا ہے۔ وہ غیر مخلوق کے انوار کا مشاہدہ ہے۔ اس طریق میں اسم اللہ جل شانہ ذات کے مرقوم کی وجہ سے معشوق کی جاتی ہے۔ جن کے گمنے سے پہلے ہی دامن توحید الہی اور قرب اللہ جل شانہ حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ سب مراتب کا طوں کی ایک ہی نگاہ سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ ان میں اس قدر قدرت ہوتی ہے۔ کہ اگر چاہیں تو بادشاہ کو رسوا اور خوار کر دیں۔ اور ملکر گدا بنا دیں۔ اور چاہیں تو ملکر گدا کو بادشاہی کا مرتبہ بخش دیں۔

اس مصنف کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے متعین الروشا و  
بوسیدہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حاصل ہے۔ اور حضرت پیر و سنگیر حضرت محمد الدین قدس سرہ  
الغریز کا مرید ہے جو شخص انکار ہی ہے وہ بد بخت ہے :

واضح رہے کہ کسی ولی اللہ کی تصنیف بے تکلیف کے مطالعہ کا اثر وجود میں اس قدر  
ہوتا ہے کہ انسان روشن ضمیر بن جاتا ہے۔ اور از خود مدار سید ہو جاتا ہے۔ لیکن ناقص کی  
تصنیف کے مطالعہ سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

یہ تصنیف (عقل بیدار) عین رحمت نہا اور فیض فضل عطا ہے۔ یہ طالبوں کے لئے  
بخشش ہے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ سے ہے اور خداوند تعالیٰ کے ساتھ ہے۔

فردار! امروز بنماید لقا !! کے پرہیزگار و چشم بے حیا  
تو کہ تعالیٰ۔ و متی کان فی ہذا آفتاب قہر فی الاخرۃ اعمالی۔ جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی  
قدرت کو نہیں دیکھتا وہ آخرت میں بھی نہیں دیکھے گا۔

ہر کسے پسند شناسد حق ہاں جستہ اینجا ست جانم لامکان  
اس شخصیت کا مصنف عالم علم تصرف اور عین القلوب لاسوی اللہ تصور ربانی  
میں مقید۔ حضور شریف سے مشرف۔ قبور لطیف کی رکحوں پر متصرف۔ مشرب بقرب اللہ  
قافی اللہ متحقق جامع الحقیقت۔ رفیق حق۔ سالک سلوک۔ اور آفات راہ سے فارغ  
معرفت لاہوت کا مبتدی۔ الہام اللہ کا ہم سخن۔ عارف عیاں۔ مجلس محرمی سے اللہ علیہ  
وسلم میں دائمی حاضر۔ غلام خانہ زاد۔ طالب مرید قاور کا بندہ باہو باہو جسی کے  
بدن کا پر بل بھر لہ زبان ہے۔ اور جسے بے فیض۔ بسط۔ بے سکر۔ صحو اور بے لغو و لغو حاصل  
ہے اور جو چھو میں غرق اور غرق فی حق کا محو اور درخشندہ ہے۔ اور جس کے قلب بیدار میں سے  
لطیف غیب الخیب انوار پر درخشاں ہے۔ اور ویدار کا متوجہ ہے۔ اور جس سے  
اس قسم کا نظم البدل علم کہ کل یوم حق فی شان ہر روز ان کی خاص حالت ہوتی ہے  
حاصل ہوتا ہے اور جو روز ازل سے بن فانی اللہ ہے۔ اور جس کا پورا پورا ہے۔  
باہو و لد ہا یہ عرف احوال ساکن قلعہ شکر کوٹ۔ اللہ تعالیٰ کے آفات اور  
غسل سے محفوظ رکھے۔ اور جو دریا سے توحید کا موتی نکالنے والا ہے۔ غوطہ خور  
شرف سے مشرف اور خاک پا سے نبی خیر الانام سے اللہ علیہ وسلم ہے۔ یوں عرض پرواز



ہے کہ عقلمند وہ ہے، جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طالب اور مرید ہو۔ قرآن رحمان کے موافق ہو۔ نفس و دنیا و شیطان کے مخالف ہو۔ اور حدیث نبی اُخرا لڑائی کا تابع ہو۔ اور شرع کے مطابق عمل کرے اور اس کے امر و نہی کی کساحتہ، بجا لائے۔ پھر معرفت الہی کا رُوح کر کے قرب و یار سے فنا فی اللہ بنے۔ دنیا بھوڑ و سے، خلقت سے قطع تعلق کر لے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو پالیتا ہے۔ وہ نفسانی خواہشات اور حرم ہوا سے باز رہتا ہے اور دلی آکھوں سے انوار ذات اللہ جل شانہ کا مشاہدہ کرتا ہے و واضح رہے کہ اس کتاب کتاب الادب باب کا نام عقل بیدار رکھا گیا ہے اور نیز غم بردار کیونکہ اس کا مطالعہ کرنے والا اویسائے لایحتاج اور نیز شمس العارفین کا خطاب حاصل کرتا ہے۔ اس کتاب کو نسخہ فیض رسال بھی کہتے ہیں۔ اور طبقات قسطنطین فیض بھی کیونکہ یہ سر امر رحمت رحیم کی بارش اور کرم کریم کی کان ہے۔ اور اس سے فتوحات عین الغیب اور ارادت حاصل ہوتی ہے۔ اس میں نہیں کہ جسے اس کتاب کی اکیر ہنر کیا کی عنایت کے خزانے کا تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کی نظر مثل کیا ہو جاتی ہے۔ اور اُسے دنیاوی زر و مال اور نقد و عینس بیشمار حاصل ہوتا ہے پس جس شخص نے اس کتاب سے کچھ حاصل نہ کیا۔ اور اس سے اسے معرفت الہی حاصل ہوئی۔ اور نہ اُسے حقیقت جمال وصال اور نہ اس کا تعبیر کھلا۔ تو سمجھ لو کہ عاجز ہے ہلاکت فقر و فاقہ مفلسی۔ پریشانی اور بے جمعیتی احوال سب کا ذوال اور ذوال اس کی گردن پر ہے سے

احتمال یا انیسیت بہرہ زین مقام  
باہر کی میائے گنج مغلس یا نمود

کے دسد برای ملرب لاف زن  
ہرکہ را عقل است حاصل کردہ نمود

ان دو مراتب میں سے ایک علم و عورت، عمل قبول اور مواکلی ہدایت سے حاصل ہوتا ہے۔ اور دوسرا قرب اللہ جل شانہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اور دوسرا قرب اللہ جل شانہ سے حاصل ہوتا ہے۔

(فَقُولِ تَعَالَى)

نور علی نور قیہدی اللہ لیسویہ منہ لیشاؤ۔ وہ نور علی نور ہے پس اللہ جسے  
پا رہتا ہے۔ اپنے نور کی ہدایت فرما رہا ہے۔

مرشد کامل و مکمل کے نور کے سبب طالب ذکر و فکر مستی۔ اور وہ دو طوائف اور کشت و کرامت ہستی سے نکلتا ہے اور دوستی کے راز میں آپڑتا ہے جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے وہ فقیر لا یتحارج بن جاتا ہے اور فقیر کو اس قسم کی قوت توفیق حاصل ہوتی ہے کہ مشرق سے لے کر مغرب تک ساتوں دلائیوں کے بادشاہوں کے مراتب اس کے زیر حکم ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ دنیا کو غافل سمجھتا ہے۔ اس لئے دنیاوی بادشاہی کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ اور نہ کامل کے نزدیک بادشاہی کا مرتبہ اختیار کر لینا کچھ مشکل نہیں بلکہ آسانی دوسروں کو صرف توجہ نظری سے یہ مرتبہ بخش سکتا ہے۔

مرشد کامل اول ہی اول طالب صادق کو کیمیا اکیسیر فیض بخش کے بتدریج ہر عطا کرتا ہے ناقص طالب کو محروم رکھنا غلطی ہے جس طالب کو ہر کیمیا سے جمعیت نفس حاصل ہو۔ وہ کسی حالت میں بھی سوال کا عاجز نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اسے قرب اللہ جل شانہ کی معرفت سے رجعت لاحق ہوتی ہے۔ کیونکہ تمام ہدایت عنایت کے ماتحت ہیں۔ اور عنایت پانچ طرح کی ہوتی ہے۔

عنایت نفس۔ عنایت قلب۔ عنایت روح۔ عنایت تہذیب و عنایت نور جسے جمعیت کل بھی کہتے ہیں جس سے مطلق قرب اللہ کی حضور کی حاصل ہوتی ہے۔ جب طالب عنایت یا ہدایت کے مرتبے میں داخل ہوتا ہے تو اس کے وجود حرم و طہر اور تمام ناشائستہ اوصاف نکل جاتے ہیں۔ ظاہری حواس بند ہو جاتے ہیں۔ اور باطن کھل جاتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ عنایت بغیر کلمہ فقر اور حرکات باندہ اسرار شریکایت ہے اور اس کے حاصل کے بغیر طالب شرمندہ اور روسیاد ہے اور معرفت قرب اللہ جل شانہ سے محروم ہے۔

اول عنایت ہوتی ہے اور پھر ہدایت چنانچہ اگر با اخلاص مرشد سب کو اسم اللہ جل شانہ ذات کی توجہ کرنے اور صحیح تحقیقات کا تصور تعلیم کرے۔ طالب کے مرتبے کو اپنے مرتبے کے برابر کر دیتا ہے اور جذب جمالیات سے طالب کے وجود کو نور بناتا ہے اور کیاری کی حضور سے مشرت کر دیتا ہے۔ اگر طالب سے قدر کی۔ تو لائق احسان ہے کیونکہ باہویہ با حیا ہوتا ہے۔ جس قسم کا طالب بہت کیا ہوتا ہے۔ ایسے مرید کے وجود سے مرشد ظالمیوں کو نکال دیتا ہے۔ اور ایک دم میں یا ایک دن راست میں



یا ایک ہفتے میں یا ایک مہینے میں یا ایک سال میں یا طالب ضرور بغور و قرب اللہ سے کو پہنچ جاتا ہے۔

اگر طالب محض زبانی تقلید اور لاف زنی کرتا ہے اور ہر بات میں جھوٹ بولتا ہے اور علاوہ ازیں اس کا اعتقاد بھی درست نہیں۔ تو مرشد ایسے طالب کو بہت سی ریاضت بتاتا ہے تاکہ اس کا بغور نفس معرفت حضور کی قدر کر سکے جو ظاہر و سرست اور ہوائے نفسانی میں گرفتار ہے۔ اُسے عنایت حق کے فیض کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔

جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ ظاہر میں بہت عبادت و ریاضت کرتا ہے۔ اور باطن میں اسے معرفت الہی کی خبر نہیں۔ تو سمجھ لے کہ وہ بیچارہ کشف، کراہی اور کرامات کے جنگل میں سرگردان ہے۔ وہ عوام کا کام کرتا ہے اور خواصوں کے مرتبے سے محروم ہے جو شخص خود چاند کے لئے کرشمہ چلی تک کا واقف ہے۔ وہ قدرت الہی سے کسی کو بھی اس بات کی آگاہی دے سکتا ہے ان مراتب کو مرث کا مل تو ایک لمحہ میں عطا کر سکتا ہے۔ اس کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ کیونکہ فقیر جان جہان ہوتا ہے۔ اور تمام عالم کی حقیقت کو غیب الغیب سے ظاہر کر سکتا ہے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ عارف ہشیار اور ماث نظر فقیر کے یہی مراتب ہیں بشرطیکہ اول اس کا قلب سلیم ہو۔ اور بحق تسلیم اسے حاصل ہو۔ اور ہر کمیا کی راہ کی قوت سے وہل ہو۔ اس قسم کا قرب اختیار ہی فقر کا ہے جو صفت کریم کا عارف ہے۔

سات کمیا سے لکیر حسب ذیل ہیں جو جمعیت نظر کے لئے کلمہ یقین ہے۔  
 (۱) کمیا سے اکسیر کے ہنر کی توحیدیت (۲) کمیا سے اکسیر کی دعوت کا علم (۳) علم قرآن جس کے سبب آیات سے اسم اعظم اور تفسیر حاصل کی جاتی ہے (۴) روشن ضمیری کا علم کمیا (۵) توجہ نظر یا تاثیر کا علم کمیا (۶) ایک ہفتے میں ہر ولایت کی بادشاہی پر غالب آنے اور مشرق سے مغرب کی ساتوں ولایتوں پر قبضہ پانے کا علم کمیا (۷) مہر شکر۔ حیا بار رضا۔ نفس فنا۔ زندہ قلب۔ روح بقا کا علم کمیا۔ کہ جس وقت چاہے۔ بحر نور میں غرق ہو جائے۔ اور جس وقت چاہے بقا سے مشرف ہو جائے۔

جو مرشد پہلے دن طالب کو مندرجہ ذیل ساتوں کمیا نصیب کرتا ہے۔ اور علم کمیا کا سبق دیتا ہے اس کے لئے طالب کو روا ہے اور مرشد باترینق سے ارشاد



حاصل کرنا مناسب ہے ورنہ یقین کا خون کرنا ہے۔ بلکہ بے تصرف مرشد کا طالب مفلس بیدار اور بے یقینی ہو جاتا ہے۔ وہ رات و نیاوی طلب میں کتنے کی طرح دروازے پیچھے ملتا مارا پھرتا ہے۔ اور ہر دروازے پر خود فروشی کرتا پھرتا ہے۔ اس قسم کے طالب اور مرشد دونوں لعین اور علیل ہیں۔

کامل مدشن ضمیر اور صاحب نظر فقیر بمنزلہ حضرت خضر علیہ السلام ہے۔ کہ تو مجھ نظری ہی سے دھبیلوں کو سونا بنا دیتا ہے۔ اس نظر کو کیا کہتے ہیں۔ جس میں اس قسم کی قوت ہے اس کے نزدیک سونا اور مٹی یکساں ہے۔

ان مراتب پر غور نہ کرنا۔ کیوں کہ یہ معرفت الہی سے بےید ہے۔ اس مرتبہ کو حضرت جی آبی رابعہؒ اور سلطان بابزیدؒ نے اختیار نہیں کیا۔

مبتدی طالب کو علم کی میاں سکھاتا اور اسے مناسب رتبہ بنانا عین ثواب ہے۔ کیونکہ مفلس فقیر کو شیطانی خطرات اور نفسانی وسوسے تو بہت برباد کر دیتے ہیں۔ مگر جن کا دل غنی ہوتا ہے۔ اور جنہیں مجلس ربوبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور می حاصل ہوتی ہے وہ ان باتوں سے بچ جاتے ہیں۔

دوسرے طالب مصداق کو کیمیا کا تصرف اس واسطے سکھانا چاہیے۔ تاکہ وہ مستحق یقیوں۔ قیسیوں۔ علم۔ نقیب۔ اولیاء فقرا۔ عزت اور طلب کی امداد کر سکے۔

درویش کو جب تصرف حاصل ہو جائے۔ تو دنیا آخرت کی کمیٹی ہے کے مطابق سب کچھ راہ خدا میں صرف کر دینا چاہیے۔ کیوں کہ اس میں بڑا ثواب ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ مرشد پر عین فرض ہے۔ کہ تمام خزانہ الہی کا تصرف طالب عطا کو بخش دے اور اس کے وجود سے فقر فنا کرے۔ حرم طبع اور تکلیف و محنت دور کرنے تاکہ وہ عاشقانہ زندگی بسر کر کے بادشاہی روزینہ اور مدد معاشی کو بحول جائے۔ اور بغیر محنت چرب لقمہ اس کے نصیب ہو۔ ضروری ہے کہ یہ سب کچھ اسے ایک ہفتے یا پانچ روز میں سکھلا دیا جائے۔ ان پانچوں خزانوں سے پانچ ہزار تصرف حاصل ہوتے ہیں۔ جن کے خزانوں کا کوئی شمار نہیں۔ اس قسم کے مراتب مرشد کامل کے واسطے



کچھ بھی مشکل نہیں ہے

پیر اور مرشد کے لئے فرض عین ہے کہ پہلے یہ تحقیق کر لے کہ پیر کا مرتبہ کیا ہے۔ اور مرشد کا کیا ہے اور مرید اور طالب کسے کہتے ہیں۔ اور ان کے مراتب کیا ہیں۔ اور طالب کس قسم کا ہونا چاہیئے۔

واضح رکھئے کہ صاحب مراتب پیر، مرید کو بغیر چاند کشی و ریاضت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دیتا ہے اور مرید صادق وہ ہے جو اپنے مال و جان پر، اور ملکیت پر اپنے پیر کو متصرف رکھے۔ پس یہی مراتب مرید لایزال مثل حضرت رابعہ بنی ریاح اور سلطان یارید خان کے لئے کافی ہیں۔

مرشد کا کام ہے اسم اللہ جل شانہ کی تلقین۔ اور مرید کا کام ہے۔ اسم اللہ جل شانہ پر یقین۔ کہ اپنی آنکھوں سے ان دونوں حضور کو دیکھ لے۔ جس کو ان مراتب کی آگاہی اور دسترس نہیں۔ وہ پیر کی مریدی اور طالبی مریدی سے واقف نہیں۔ بالفرض اگر مرید پیر پر یقین نہ کرے۔ تو پیر کے لئے ضروری ہے کہ مرید کو لوح محفوظ کا مطالعہ کرائے۔ اور اس کے علوم اس پر منکشف کرے تاکہ قیامت تک اس کا یقین قائم رہ سکے۔ اور اگر طالب کو مرشد پر اعتبار نہ آئے۔ تو مرشد کے لئے ضروری ہے کہ توحید باطنی سے مرید کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں پہنچائے۔ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے تلقین کریں۔ تاکہ روز قیامت تک طالب کو یقین رہے بہت سے مرشد حجابوں کی طرح ہیں۔ اور مرید خادم ہیں۔

وہ کون سا ایسا علم ہے اور وہ کون سی ملکیت ہے جس سے کل جز و خاص و عام اور ظاہر و باطن ایک ہی گہرائی میں عمل میں آجاتے ہیں اور جس سے مرتبہ فقر، فنا کو پہنچ جاتا ہے یہ ان شاء اللہ تعالیٰ کمال شئی قتیئہ یثیڈ بشاک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، کی یکست سے مالک الملکی فقیر کا مرتبہ ہے۔ یہ عارف باخبر کے مراتب ہیں۔ یہ اہل ذات پروردگار کے درجات ہیں۔ انہیں تیلی کا بیل کیا کہیے۔ یہ تمام علوم و علوم تمام کیمیائی گنج۔ اور تمام معلوم و باطن سے واقف ہونا۔ اور قرب حضور کی حیثی۔ قیوم۔ تصور نور کی توفیق اور مسلم کی تحقیق۔ اور تبرا و سیاہ اللہ پر دعوت پڑھنے کے عمل سے



حاصل ہوتے ہیں :

مرشد کامل نظر سے ہی طالب کے وجود کو زمین و آسمان کے چورہ طبقوں سے مدبر کر دیتا ہے۔ یہ بات کم حوصلہ کے لئے وجود میں نگاہ رکھنا سخت مشکل ہے۔ کیونکہ یہ قرب اللہ جل شانہ سے حضوری کی تلقین۔ دیدار پروردگار کے انوار کی بجلی اور قدرت نظارہ وجود ہے :

اسم اللہ ذات کی گرانساری طالبِ مدام کے وجود کو پارہ پارہ کر دیتی ہے، اُسے وہی شخص جانتا ہے جس نے اس کو اٹھایا ہے۔

قرآن تعالیٰ نے اِن مَعْرِفَتَا الْاٰمَنَاتِ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِنَ الْاٰلِهٰتِ قَابِلِیْنَ اَنْ یَّجْعِلْنَهَا وَاَشَقَّقْنَ یُنٰہَا وَحَمَلْنَهَا الْاَلْسَانَ اِنْ شَرَّ کَانَ ظَلُوْمًا جَہُوْلًا ہم نے جب امانت زمینوں اور آسمانوں کے پیش کی۔ تو اس کے اٹھانے سے عاجز اگر انہوں نے انکار کر دیا۔ لیکن انسان نے اپنی ظلموں اور جہول کی وجہ سے اُسے اٹھالیا ہے

کامل مرشد اور مکمل پیر کی اس طرح شناخت ہو سکتی ہے کہ اگر جاہل کو تلقین کرے تو وہ عالم فاضل ہو جائے۔ کیونکہ علماء کے تمام علوم مرشد کامل کے تصرف میں ہوتے ہیں یہ علمیت عارفوں اور عاشقوں کے نصیب ایک دوسرے سے قیامت تک قائم مقام ہوگی۔ اور اس سے تمام علوم ایک ساعت میں سینہ پر سینہ بالترتیب۔ حضور با حضور۔ قرب با قرب۔ تصرف با تصرف۔ قلب با قلب۔ روح با روح۔ سر با سر اور زبان با زبان حاصل ہوتے رہیں گے۔ یہ لیس مبارک مطالعہ ہے جس سے دونوں جہان کا تماشا دیکھ سکتے ہیں، اور جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔ نظر آتا ہے اور بیان کی زبان سے پڑے بغیر پڑھ سکتے ہیں۔ جو ناواقف ہیں۔ وہ اسے غیب مانتے ہیں۔ لیکن مرشد کامل کے لئے 'مومن' بات ہے۔ یہ تو طالبِ خدا کے پہلے سبق کے مراتب ہیں۔

اگر مرشد کامل کسی فاضل صاحبِ تحصیل علم کو تلقین کرے۔ تو اسے مکمل کو معرفت الہی سے اور توحید کے علم تعذیب سے محقق کر دیتا ہے۔ پھر اس کی گویائی کی طاقت بے لیتا ہے اور ظاہر علم سے زبانِ نطق مر جاتی ہے :

اگر مرشد کامل کسی بادشاہ غل اللہ کو تلقین کرے۔ تو ملک سلیمانی اور زفاف سے لے کر قاف تک کی ولایت اسکندریہ اس کے فیض و تصرف میں آجاتی ہے۔

کامل مرشد کی علامت بھی یہی ہے کہ وہ لایحتراج ہے کہ محتاج۔ خود فروش اور کشف دکامات کے سبب مغرور اور خود پسند نہ ہو۔ مکار پارنا اضطرابی فقیہ بھی ہو ہیں۔ **قوله تعالى اتأمروا الناس بالبر وتنهون أنفسكم** و **أنتم مثلون** **الحيات** **فلا تنفيلون**۔ کیا تم لوگوں کو نیک کام کرنے کے لئے کہتے ہو۔ اور اپنے تئیں بھول جاتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تم اسے نہیں سمجھتے؟

عاقلاً وہ ہے جو علم دعوت قبول، علم دعوت حضور، علم دعوت نور۔ اور علم دعوت نظر اللہ منظور ہو۔ دعوت کے لائق وہی شخص ہو سکتے ہیں۔ جن کا وجود منظور ہے۔ **قوله تعالى ليتخبروا لك املاً ما تقدم من ذنبك وما تأخر** تیرے اگلے پچھلے گناہ اللہ تعالیٰ ضرور بخش دے گا۔

جب صاحب دعوت کامل قرآن شریف سے علم دعوت کو شروع کرتا ہے۔ تو انبیاء۔ اولیاء۔ اصفیاء۔ مرسل۔ عزت۔ مطلب۔ مومن۔ مسلمان اور تمام روحانی اہل منصب کی رگوں سے مصافحہ کرتا ہے۔ ہم کلام ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کا آشنا بنتا ہے۔ قریب شاہسوار دعوت پڑھنے سے نہیں کا پتا۔ یہ ہمارے مراتب دعوت پڑھنے والوں کو پہلے ہی دن نصیب ہوتے ہیں؟

علم دعوت کے دو منصب ہیں۔ چنانچہ کامل کو پہلے ہی دن خزانہ ہاتھ آتا ہے اور ناقص رجعت میں پڑ کر سختی سے مرجاتا ہے؟

نیز شرح دعوت، دعوت تیغ برہنہ کی طرح ہے۔ جو تمام عالم کو ایک دم قتل کر سکتی ہے تو اس بارے میں تعجب نہ کر۔ قرآن شریف کلام الہی ہے۔ اس پر یقین کر۔ پس کامل یہ تیغ برہنہ ذوالفقار کی طرح ہاتھ میں لے کر موذی کو قبل ایذا اور کفار کو قتل کرتا ہے۔ لیکن ناقص کے لئے یہ تلوار اس کے اور اللہ تعالیٰ کے بائین رشتے کو قطع کر دیتی ہے۔ اور جس طرف اوکھتا ہے۔ خود بخود رجعت کے سبب خانہ خراب ہو جاتا ہے۔

عاقلاً وہ ہے جو کامل و ناقص کی تمیز کرے۔ تمیز یہ ہے کہ کامل ترک حیوانات کی



طلب نہیں کرتا۔ اُسے زکوٰۃ۔ حصار۔ سعدہ و خمس وقت۔ عدد و برودج اور شہاد و غیرہ کی کیا ضرورت ہے ہمیشہ رجعت میں پڑ کر خوار ہوتا ہے۔ جو ملائی حیوانات کی ترک کرتے ہیں۔ جو کہ کفار علیہم اللعنتہ کی رسم ہے۔ وہ اہل دوزخ ہیں۔ کامل صاحب۔ دعوت جو پہنچتا ہے کھاتا ہے۔ کیونکہ اس کا کھانا مجاہدہ تڑپ ہے۔ اس کی نمینہ مشاہدہ حضور ہے اور اس کی گفتگو ذکر الہی ہے۔ اس کا قلب بیت المعمور ہے۔ اور اس کی روح فرحت شوق سے سرور ہے۔

سپیل بے رہبر بہ دیا میر ساند خویش را  
شوق چوں رہبر شود تا دہرے درکار نیست

صاحب دعوت کامل کو علم دعوت قرب الہی تک پہنچا دیتا ہے۔ پروردگار سے الہام با صواب ہوتا ہے۔ اُسے فرشتہ۔ موکل اور پیغام کی ضرورت نہیں ہے۔ واضح رہے کہ دعوت پڑھنے کے علم میں بعض کلمات اجازت ناقص ہوتے ہیں۔ اور بعض کامل۔ اور بعض پڑھنے میں ناقص ہوتے ہیں۔ اور بعض کامل۔ لیکن اجازت کامل ہوتی ہے اور بعض پڑھنے اور اجازت دونوں میں کامل ہے۔

فقیر کی اتھا کیا ہے؟ توجہ توفیق۔ قصود۔ خافی اللہ اور بحق رفیق ہونا ہے۔ سنو! علم دعوت کے پڑھنے سے سونے چاندی کے ہزار ہا خزانوں کا تصرف شکر ہے قیام ذکر فکر۔ مراقبہ۔ اور حکمت بیشمار حاصل ہوتے ہیں۔ مگر ان سب میں سے فقیر کی ایک توجہ بہتر ہے۔ جو قرب الہی سے با توفیق ہو۔ اس کی توجہ روز قیامت تک مسلسل ترقی بخشی رہتی ہے۔ یہ مراتب اس فقیر کے ہیں۔ جو صاحب عیان ہے۔ اور جو نا پڑھنے ہوئے علم کو پڑھتا ہے اور ناجانی ہوئی خیب چیز کو جانتا ہے۔ اور ناسنی ہوئی بات کو بیان کرتا ہے۔

خیب کا جاتا اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو اپنا علم عام سکھلاتا ہے۔ جیسا کہ علم لدنی۔ بعض کو قرب الہی سے الہام پیغام حاصل ہوتا ہے۔ پیراہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت، کردہ ہے۔ جو اس کا منکر ہے وہ مردود ہے۔ مردہ دل اور رو سیاہ ہے مردہ کی جستجو کی درپے ہے۔ عزم جاہ نسب کچھ یقین کے تصرف میں ہے۔ یقین ایسا ہی نڈ ہے۔ جسے عطائے ازل

کہتے ہیں۔ اسم اللہ جل شانہ کی تلقین وجود میں آفتاب کی طرح طلوع کرتی ہے۔ ایسے شخص اور اللہ تعالیٰ کے مابین کوئی حجاب نہیں رہتا۔

اگر تم سے کوئی یہ پوچھے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ تو اگر تم یہ کہو کہ دیکھا ہے تو وہ دراصل نہیں دیکھا۔ کیونکہ مخلوق کو وہ آنکھیں بنی علی نہیں۔ جن سے وہ دیکھ سکے۔ تو پھر ویدار کیسا؟

اللہ تعالیٰ جسے اپنی طرف کھینچتا چاہتا ہے۔ اس کے ہفت اندام منور ہو جاتے ہیں اور پھر لامکان میں جو غیر مخلوق کا مکان ہے ویدار نصیب ہوتا ہے۔ یہ بھی اسم اللہ ذات کے تصور سے ہوتا ہے لیکن ایسا کہ اس کی صورت قائم نہیں کر سکتے جو شخص اس قسم کا ویدار کرتا ہے۔ وہ اسے وہم و خیال میں نہیں لاسکتا۔

جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ اُسے اسم اللہ جل شانہ کی تلقین اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت سے یقین حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اس کے لئے مرنے کا جیسا کہ ہے (حدیث مؤثوثہ قبل ان یموتوا)۔ مرنے سے پہلے مر جائے۔ حدیث الا ان اولیاء املئ لا یموتون بل یتقلبون من الدنیا الى الدار اور اللہ ہرگز نہیں مرنے۔ بلکہ وہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں آ جاتے ہیں۔ جسے یقین حاصل ہو گیا۔ سمجھو کہ اسی دم واسل ہو گیا۔ بغیر یقین کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

یقین دو قسم کا ہے ایک قرادی۔ جیسا بت پرستوں۔ کافروں اور اہل زنا کا ہے دوسرا اقراری، جو کلمہ گروہل کا ہے۔

یقین اعتباری صاحب تصدیق یا توفیق کو یقین سے حاصل ہوتا ہے۔ اس قسم کا یقین پہاڑ

کی طرح ہوتا ہے۔ جو نہ کانپتا ہے نہ سرکتا ہے اور نہ لٹکتا ہے۔

یقین ایک صفت فقیر ہے جس سے عاجزوں کی دستگیری کا خالق جسے سلطان الفقراء

بھی کہتے ہیں۔ پس جس درجہ میں خاصا یقین آ جاتا ہے۔ اس سے بے دینی نکل

جاتی ہے۔

علماء اور فقراء میں یہ فرق ہے کہ عالم لوگ علم کی مستی کی وجہ سے ہستی میں آتے ہیں

اور فقیر غلبات شوق کی مستی کی وجہ سے ہستی سے نکلے ہیں۔ جو غلبات شوق میں مست

رہے وہ اللہ جل شانہ سے پیوست ہوئے اور تمام مطالب سے رہائی یافتہ رہے۔ یہ مرتبہ



بھی یقین بالیقین کے ہیں جو شخص اس کتاب کا مطالعہ کرے گا۔ خواہ وہ یہود و نصاریٰ کی طرح  
بھی کافر کیوں نہ ہو۔ بلا شک شبہ مسلمان ہو جائے گا۔ اگر مردہ دل ہو گا۔ تو حضور دل کی زندگی  
اُسے حاصل ہوگی۔ اور شرک کفر اور کینے کو چھوڑ دے گا۔

شخص یقین۔ جان لے کہ یقین با علم ہے۔ یا علم بالیقین ہے۔ علم بالیقین سے بیدار  
منفرد اور پردہ گار کی معرفت اور توحید حاصل ہوتی ہے۔ یقین کا مرتبہ اور ہے۔ اور علم یقین  
کا اور ہے۔

اگر کوئی تجھ سے پوچھے کہ یقین فوق التیقین ہے یا تیقین فوق التیقین ہے۔ تو کہو کہ  
ساک کے لئے یہ دونوں ذبالب بھی ہیں اور تیر بھی۔ اگر دونوں اکٹھے ہوں۔ تو بہتر ہے۔  
جیسا کہ آنکھ اور بینائی۔ آنکھ بغیر بینائی کام کی نہیں اور بینائی بغیر آنکھ فضول ہے۔ اسی طرح  
علم یقین سے کچھ فائدہ نہیں۔ اور مرتبہ علم یقین مفید نہیں۔ علم یقین سے تصور نور  
کی توجہ کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ اور علم یقین سے قرب الہی حاصل ہوتا ہے۔ علم یقین  
توحید کی کنجیاں ہیں۔ جن سے ہر مشکل کا قفل کھل سکتا ہے۔

تبادری کامل مرشد پہلے ہی روز طالب کو تیقین اور یقین عطا کرتا ہے۔ جس سے مرید  
کے سامنے کام مثلاً سننا۔ کمر بستہ ہونا۔ دیکھنا۔ لباس۔ مطالعہ وغیرہ یقین سے ہوتے ہیں  
یقین ایمان کا لباس ہے اور ایمان بغیر یقین بے جان ہے جس نے علم یقین، پڑھا  
اور علم یقین سیکھا اسے عمر بھر ریاضت اور چلہ کی ضرورت نہیں ہے۔

اصل یقین است یقین بار کن	محرم اسرار شوی از گنہ قرار کن
اصل یقین است یقین کن طلب	محرم اسرار شوی از راز رب
اصل یقین است یقین بالنظر	نظر یقین بہ بود از سیم و زر
علم یقین یافتش ذات نور	شد ز یقین صورت رہبر حضور
این غنی یقین است کہ تو یافتی	پیش تباں سر بزاز نو ساختی
اصل یقین است طلب کن خدا	اصل یقین است طلب مصطفیٰ

باہو بر کہ طلب غیر کنند بالیقین

تابلع شیطان بود آن لعی ۱۱

جو کچھ زبان سے اقرار کیا ہے اس پر یقین۔ اور جو کچھ کتاب وغیرہ میں سے پڑھا اس کا ثواب حاصل نہیں ہوتا۔ تاہم تھیکہ علم پر عمل نہ کیا جائے چاروں مکانوں سے نہ گزر جائے اور ابعد عناصر یعنی خاک۔ ہانی آگ اور ہوا سے نہ گزر جائے۔ جو فقیر ان چاروں سے گزر جاتا ہے۔ وہ نور کے مرتبے کو پہنچتا ہے۔

چار بودم سر شدم کنوں دوام      وز دوی بگسند شتم ویکت شدم  
 باھو ہر کہ یکتا گشت فی اللہ شد مقام      فیض نقاش این بود فقرش تمام  
 مدیثہ اذ انقذ الفقس فہو امثہ      جب فقر کن ہو جاتا ہے تو وجود دریا کی طرح  
 ہو جاتا ہے جو توحید نور اور دوام حضور میں غرق ہو۔ یہ مراتب اس فقر کے ہیں۔ جو  
 غارت اور سرور عالم ہو علم پر مغرور نہ ہو۔ اسے بہشت کے مزدور زاہد۔ تو فریفتہ  
 نہ ہو۔

جسد مار اور قبر شد زیر خاک      دُور مارا بود رحمت راز پاک  
 قلب مارا قرب وائم حضور!      ہر کہ یکتا گشت فی اللہ ذات نور  
 فقر ناگم تھر کم باجستہ جان      جستہ را با خود بود در لا مکان  
 ہر کہ گوید ادبیاء را مرده      عقل آں را نیست دل افسردہ

باھو ای راہ نما ہر از خسدا  
 زندگانی کن بہ ہمد مصطفیٰ

تو لا تعالیٰ۔ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتٌ أَمْواتٌ وَلَٰكِن يَلْعَنُ اللَّهُ الَّذِينَ  
 وہ لوگ جو راہ خدا میں شہید ہوئے ہیں۔ انہیں مردے نہ خیال کرو۔ بلکہ زندہ ہیں۔ تم اس  
 اس بات کو نہیں سمجھ سکتے۔

معرفت راو در علیے و گد      با مطالعہ دینار و چوں نگر  
 ناظران بالظہر چوں باخسدا      ای مراتب یافتہ از مصطفیٰ

خاص کی صحبت جی معراج ہے اور مشاہدہ اور تفادات پر موقوف ہے۔ خواہ طالب  
 حضرت معرک کر فی رحمۃ اللہ کا سا کیوں نہ ہو۔ جس کی اصل وجود ہی اسم اللہ جل شانہ کی  
 ابتدا ہے اس کے لئے ابتدا اور انتہا ایک ہی ہے۔ اس کی کو نقطہ وصل سے کام  
 ہے۔ بعضوں کو حضور باطن سے باطنی حضور حاصل ہے۔ اور بعض کا باطن ہی



مسموم ہے۔ بعض جانتے ہیں۔ اور بعض نہیں جانتے بہتر تو یہ ہے کہ جان کر بھی نہ جائیں۔  
ایسا کریں تو تمام غم و الم کا خاتمہ ہو جائے۔ جو شخص علم کے ذریعے نفسانی لذات حاصل  
کرے وہ بمنزلہ سانپ ہے اور جو علم کے ذریعے قلب اور روح کو سنوارتا ہے وہ عالم  
باسل، شہید لائق دید ہے اور عالم باللہ، عالم فی اللہ اور عالم ولی اللہ اسی کو کہتے ہیں۔ ایسا  
شخص علم کے مرتبے سے بڑھ کر اولیاء اللہ کے مرتبے کو پہنچتا ہے۔ اور پایہ پیر کی طرح اہم  
بنی شان راہیں غرق ہو جاتا ہے جو شخص اسم اللہ جل شانہ اور اسم حقیق صلی اللہ  
علیہ وسلم کا منکر ہے۔ وہ ابو جہل ثانی ہے یا فرعون تو اپنے تئیں ان میں سے کون سا  
خیال کرتا ہے۔

جس طرح کافر کے لئے کمر طیب لا ینالہ والا اللہا مفتحاً لا یؤدی اللہا  
پڑھنا مشکل ہے۔ اسی طرح مردہ دل کے لئے تصوف مشکل ہے۔ کیونکہ تصوف سے نفس  
خمرندہ ہوتا ہے۔ دل زندہ ہوتا ہے۔ اور روح دیکھنے والی بن جاتی ہے۔ نیز تصوف سے  
انسان خدادید ہوتا ہے اور نفسانی لذتوں سے بیزار ہوتا ہے۔  
خندہ بر سینہ مانتاں سے کئی ہشیار باش  
ہر کہ بر آئینہ خند در پیش خندنی خود کند

فقیر کا دشمنی میں حال سے خالی نہیں۔ یا تو مردہ دل اور حاسد عالم ہے جس کی زبان زندہ  
لیکن دل تصدیق سے بے خبر ہے اور جہل مرکب میں گرفتار ہے یا وہ بھوٹا منافق اور کافر  
ہے یا اہل دنیا ہے۔ جسے بہشت میں سے ہاشت بھر جگہ بھی نہیں ملے گی۔  
کامل فقیر وہ ہے جو ایک دم کے لئے مجلس مخموری ملے اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہو جسے  
بہشت مجلس مخموری ملے اللہ علیہ وسلم حاصل نہیں۔ وہ فقیر ہی نہیں درویش کا یہ مرتبہ ہے۔ کہ  
وہ لوہ مخمور کا مطالعہ کرے۔

عالم مد طرح کے ہیں۔ ایک ظاہر دوسرے باطن۔ جو علماء و انبیاء کے وارث ہیں۔ انہیں  
انہیں علم کے سبب ہر رات یا جمعات یا ہر مہینے یا ہر سال حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا تہذیب ہوا کرتا ہے۔ جس عالم کو حنفیہ مخموری ملے اللہ علیہ وسلم حاصل نہیں۔  
اسی کے وجود کے لئے علم مفید ہی نہیں ایسے عالم کو تہذیب کا سا جاہل کہتے ہیں۔ اور  
انہیں کا نظریہ میں فیصل و حقیر ہوتا ہے۔ اور اہل ستم۔ و شہوت خود اور اہل آزاد

جے۔  
 اگر سارے علماء۔ فقہاء و محدث۔ مفسر۔ زاہد۔ عابد۔ متقی۔ عامل۔ حکیم کیا زندہ کیا مردہ  
 سے جن دانساں کیا۔ جمع ہوں۔ تو بھی ادیا واللہ کے فقر کے ایک دم کے تفکر کی ابتدا  
 نہیں پہنچ سکتے۔ وہ تفکر ایسا ہوتا ہے کہ ناخن میں دونوں جہاں دیکھ سکتا ہے۔  
 سیرت تفکر ساعۃ تعین فی عبادۃ الثقلین۔ ایک گھڑی کا تفکر دونوں جہاں کی  
 عبادت سے اچھا ہے۔

حدیث۔ زیادہ ذکر و کثر املیٰ کرمیٰ میں قبیل علیٰ کرمیٰ۔ تمام فرائض سے  
 پہلا فرائض ذکر الہی ہے لیکن وہ ذکر خفیہ ہو۔ جو ذکر شاہد حضوری اور قرب اللہ جل شانہ سے  
 ہو۔ اُسے آواز سے کچھ تعلق نہیں۔ ذکر خفیہ اسی شخص کو نصیب ہوتا ہے۔ جسے نبوی حضور  
 حاصل ہے اور ایسے شخص کا مرتبہ فقیر مسکین اور غریب ہے۔  
 مسکین اُسے کہتے ہیں جس کے پاس ویسے تو ایک دن کے لئے بھی خوراک موجود نہ ہو۔  
 لیکن خزانے کا تعرت رکھتا ہو۔

غریب اُسے کہتے ہیں جس کے بدن میں غضب۔ غصہ اور غلاظت نہ ہو۔ اور فقیر وہ ہے۔  
 جو ہمیشہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منظور نظر اور حسب ذیل آیت کے  
 مطابق معشوق بنی ہو۔

آیت کریمہ۔ وَأَمَّا زَكَاةُ فَزَكَاةً وَمَا تَشَاءُ  
 يَذْكُرُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاوَةِ وَالْكَشْبِ  
 يُرِيدُونَ رَحْمَةً لَا تُؤَلِّفُ  
 عَشْرَةً يُرِيدُونَ نِيَّةَ الْحِيلَةِ الْكَلْبِ  
 وَلَا يُطْعَمُ مِنْ أَغْلَانِ قَلْبِهِ عَنِ فِطْرَتِهِ  
 وَاتَّبَعَهُ حَقًّا وَكَافًا أَمْرًا قَسِيًّا طَائِفًا  
 جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے  
 اور اس کی دنیا داری سے بڑھ کر کوئی ہے جو سورۃ الکہف پارہ ۱۵

اور اس سے سیر (جو لوگ صبح (شام) اپنے خدا کو  
 ہر طرف منکر کرتے اس سے عیاشی مانگتے ہیں ان کو



وَجَاهِدْ مَا عَمِلْتَ مِنْ حَسَابِهِمْ يَوْمَ  
شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ  
فَتَقُولُ سَوْحَةً فَيَكُونُ مِنَ الظَّالِمِينَ -  
(کہ جواب دہی کے ڈر سے) گواہ کے ذمے دینے (ایسا کرو گے) تو تم ظالموں میں (شمار) ہو گے۔  
پارہ ۷ سورۃ النعام رکوع ۵

لا اپنے پاؤں سے بہت نکالو! نہ تو ان کے اعمال  
کی جواب دہی کسی طرح تمہارے ذمے ہے  
اور نہ تمہاری جواب دہی کسی طرح ان کے ہے  
(کہ جواب دہی کے ڈر سے) گواہ کے ذمے دینے (ایسا کرو گے) تو تم ظالموں میں (شمار) ہو گے۔

زندہ قلب فقیر ہیں جو حکم الہی شائد کھرتے سے حسب ذیل آیت کریمہ کے  
بموجب دونوں جہان پر قادر اور نفس پر حاکم ہیں۔

ایہ ترسیعہ بر کزائے ذال را جزا حسیہ زین  
آریہ کیف یحی الموت ط کال آد لکہ توہین  
کال بلی و لکن لیطمیہ کلہی ط قال فخذ  
الرجلہ بین الطیر فصر عنک لک لک لک لک  
علی کل جبل منہن جبرۃ ۱ - ثم  
ادعہن یا فلیک سعیا ط و  
اعلمہ ان املا عزیزین ۶  
حکیمہ ۶

اور اسے پیغمبر اس واقعے کو بھی یاد کرو کہ جب  
حضرت ابراہیم نے (خدا سے) درخواست  
کی کہ اسے میرے پروردگار (ایک نظر) مجھ کو بھی  
تو دیکھا کہ تو قیامت کے دن (مردوں کو  
کیوں کر زندہ کرے گا) خدا نے فرمایا کہ تم کو اس  
کا یقین نہیں عرض کیا کیوں نہیں (ترسے نہ) نے  
سے یقین تو ہے مگر (ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں  
تاکہ میرا دل پورا پورا مطمئن ہو جائے۔ فرمایا

تو اچھا) چار پرندوں اور اپنے پاس منگواؤ اور بوٹی بوٹی کر (ڈالو) پھر ایک ایک پہاڑی پر ان  
کا ایک ایک کڑا رکھ دو۔ پھر ان کو بلادہ تو وہ (آپ سے آپ) تمہارے پاس دوڑے چلے  
آئیں گے (پرندہ قدرت رکھو) اور جانے رہو کہ اللہ زبردست اور حکمت والا ہے) ۶  
سورۃ بقرہ پارۃ طالع الرسل رکوع ۲۶

نیاطحے معلوم ہیں کہ چاروں پرندے کے مارنے اور ذبح کرنے والا زندہ قلب اور  
صاحب حضور ہوتا ہے۔ اس قسم کا ذکاوت و تقویٰ تعلیق سے علم تفسیرات کا عالم اور فقر  
محمدا رہتا ہے۔ حدیث الفقیر الخیر فی الفقر مینی (فقر میرا نذر ہے اور فقر مجھ سے ہے)  
فقر دانی چیست کج و کان کرم !  
ہر کہ ہیندہ دستے فقر شش نیست غم

فقر اسے کہتے ہیں جو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیغام

ہے اور لیجائے۔ اور جس وقت چاہے، حضور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ کے اور از راہ باطن اسم اللہ ذات کے تصور سے مشرف ہو۔ یا از راہ تصرف بقدر روحانیت پر قادر ہو۔

اسم اللہ ذات کے فقیر کا مرتبہ ہوتا ہے۔ کہ وہ مردہ دل کو تائیمت زندہ کر سکتا ہے اور زندہ دل کو صغیر، کبیر، کناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ جس کا دل زندہ ہے۔ اسی سے صغیر کبیر، کناہ کبھی صادر نہ ہوگا۔ اگر یہ بات نہیں تو سمجھو کہ وہ دراصل گدھا ہے۔ جو انسان کی شکل میں پیدا کیا گیا ہے۔

قَوْلُ الْمُتَعَلِّیِّ مَثْنِیُّ اَیْدِیْنِ حَبِیْبُ الشُّوْبِ لِقِیِّ كَسَلِ الْخَمَّارِ یَنْجِلُ اَسْفَافَ اَجْرٍ وَّکَرِیْتِ کو پڑھ کر اس پر عمل نہیں کرتے ان کی مشا ایسی ہے۔ جیسے گدھے پر بوجھ۔

انسان کی شناخت۔ یہ ہے۔ کہ وہ۔ ابونا۔ جانشین اور کاہن از مودت ہو۔ نہ کہ ناں اور زبانی ہو تمام پرہیزگارم نہ کاؤ کر رہتے ہیں۔ اور اسم اللہ پڑھتے ہیں۔ کامل رہی ہے۔ جسے اسم اللہ جل شانہ کی مسنونہائی خبر ہو۔

ذکر و فکر و وسوسہ از دل بشو	ذکر و گفتار و نسک و شری را جو
طلب کن از مرشد قبر لشش حضور	طلب کن از مرشد توبید خود
طرباں دلبین جو ایں یک سخن	بے حضور ہر طرفت ہر اثر
تھائے قادری بنید لقباء	با مسنونہ قادری را ابتدا

قرآن تھائے دین کا حق لی حدیث آغوشی کہو ذی الاخرۃ اعلیٰ (جو دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بین، اندھا ہے گا۔

گر گویم کور را با چشم بین! کوہ مادہ زہد کے جیسے یقین حدیث حثتات الابواب سبب القربین۔ بزرگ کی نیکیاں مغربوں کی بے ثباتیاں ہیں۔ کامل قادری کی تدبیریں باطنی یا عالم یا باطنی بے نیب و سبب یکساں ہے۔ کیونکہ وہ مذکور کے ذکر میں محو ہے۔ اور باطن میں مجلس حضور اُسے ناسل ہے۔ اس کا جسم ہنر و کمال ہے شوق مسور ہے۔ اور رُوند و مدانیت اور میں غفلت ہے۔ کیونکہ ہر علم اور نصیب کامل اس کے اختیار میں ہے۔ کیونکہ وہ مغرب پر دروگاہ ہے۔ اور کھنڈ پر کے سحر کو خشن اور غشی کو سحر بناسکتا ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اس واسطے کہ کامل قادری کے مرید کی خودک



بجا رہے ہوتی ہے۔ خواب حنفی ہوتی ہے۔ اور وہ مشاہدہ میں مستغرق ہوتا ہے۔  
 واضح رہے کہ طریقہ تادمی میں یہ دوسرے طریقوں سے شیعان بطور بائیس اگر طالب و مرید  
 کو گمراہ کرتا پاتا ہوتا ہے۔ لیکن تادمی کو سب تادری ہونے سے قریب حاصل ہوتی ہے۔ پس اگر طریقہ  
 تادریہ کا مرید کسی حد تک کی طرف رجوع نہ کرے تو وہ مردود اور مغضوب ہو جاتا ہے۔ پھر قیامت  
 تک جس کسی کا دل زندہ نہیں ہوتا۔

تادمی نیز تادری میں یہ فرق ہے کہ تادری بے تکلیف۔ غیر تفسید اور اہل توحید ہوتا  
 ہے اور دوسرا طریقہ والا اثر مقلد اور کما ہوتا ہے۔ تادری کو پہلے ہی روز چابی مل جاتی ہے  
 جس سے مہمات کے قفل کھول سکتا ہے۔ بڑا اک اللہ فی الدارین خیرا۔ اللہ بس  
 اتی ہر کس۔

واضح رہے کہ حضرت پیر محمد الدینی رضی اللہ عنہ طالبوں اور مریدوں کے حق میں  
 ایسے ہیں۔ جیسے جناب برکتیہ۔

آنجناب مہرید یا طالب خود ساری ہر یا طالع (بد بخت) بخدا اور رسول آپ اس  
 کے کسی حل یا انعام یا اقبال۔ اعمال اور قابل میں روز قیامت تک جدا نہیں۔ بلکہ ہر موقع پر  
 اس کی مدد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے بوساطت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم آپ سے دوزخ فرمایا ہے۔ کہ آنجناب کا کوئی مرید دوزخ میں نہیں پڑے گا۔ جو حاضر  
 اس پر ایمان لگتا ہے۔ کہ آپ کا کوئی مرید دوزخ میں پڑے گا۔ یاد رکھو وہ خود لائق دوزخ  
 ہے جو شخص آنجناب کا مرید ہو کر آنجناب سے جدا ہو جائے۔ اسی کے لئے آپ کا مرید کہلانا  
 درست نہیں۔

واضح رہے کہ جس وقت کوئی شخص آنجناب کو اخلاص۔ اعتقاد اور یقین سے مشکل کے  
 وقت اللہ کے لئے یاد کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اخصی و یا یلیک الارباح المقدس و  
 یحیی الحق الدین عقبہ القادین رضی اللہ عنہما عشر جب میں مرتبہ یہ کہہ کر تین مرتبہ بکرم طیب  
 کن ضرب دل پر پہنچاتا ہے تو قیصری ضرب کے وقت ضرور بالضرور حضرت پیر و سنگریا تو ظاہر  
 جسم سے یار و مدافعی طور پر یا نورانی بدن میں ظاہر ہوتے ہیں۔ وقت بعض کو ظاہر میں ملاقات  
 نصیب ہوتی ہے۔ بعض کو دھان اور بعض کو پیغام نصیب ہوتا ہے۔ جو شخص آنجناب کا  
 طالب و مرید اور فرزند یا مصلی طور پر ہے۔ وہ اولیاء اللہ کے مرتبے پر پہنچتا ہے

اور اولیاء اللہ مردہ نہیں ہیں۔ بلکہ زندہ ہیں۔ اور اسم اللہ ذات کی برکت سے نہیں۔ دائمی زندگی حاصل ہے۔ کیونکہ اولیاء کی موت سے مراد ہی موت ہے اسے۔

حدیث میں عزت اللہ کہ یکتا لا ذلک لا تتم الخلق۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے۔ پھر خلقت سے اسے لذت نہیں آتی۔

حضرت شاہ محمد الدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اَللّٰهُ يُمْلِكُ بِالْمُتَوَكِّلِ مِنَ الْغَيْبِ اَمَلًا۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی کرامت ہے اور غیر اللہ سے بھاگتا ہے یہ اولیاء اللہ ہی کا مرتبہ ہے کہ زندگی اور موت ان کے لئے برابر ہو جاتی ہے۔ قرب الہی کے سبب ان کا باطن صاف ہو جاتا ہے۔ اَللّٰهُ يُمْلِكُ بِالْمُتَوَكِّلِ

حدیث: اِنَّ اَزَلِيَّاتِ اَمَلٍ لَا يَمُوتُ لَوْ تَلَقَّ قُلُوبُ بَيْنِ قَارِيَةٍ قَارٍ۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے اولیاء نہیں مرتے۔ بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں آجاتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ لَا تَقْرَبُوا مَوْتَكُمْ يَوْمَ تَقُومُونَ اَمَلًا مَوْتًا بَلْ اَعْيَادٌ وَلَكِنَّ الْغَافِلِينَ جو لوگ راہِ خدایں شہید ہوتے ہیں انہیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ مگر تم اس بات کو سمجھ نہیں سکتے۔

جن و انس۔ مگر اول فرشتوں کے تمام علوم علم و موت قبور کی قید میں ہیں۔ جو اہل تصور اور عارف حضور کے نصیب ہے۔ جو لوگ عام و خاص میں اسم اللہ جل شانہ کا ورد و زبانی کرتے ہیں۔ لیکن اسم اللہ ذات کی کنہ نہیں جانتے۔ وہ معرفت سے محروم رہتے ہیں۔ مرشد کامل اسم جل شانہ کی تلقین سے طالب پر ہر مطلب منکشف کر دیتا ہے۔

عقل مند وہ ہے جو طالب کو چار تعرف عنایت کرے۔ تاکہ وہ گمراہی سے جمعیت اور پریشان نہ ہو۔ فقیر لا یتحتاج غالب اولیاء اللہ۔ نہ کسی سے اپنی ضرورت ظاہر کرتا ہے اور نہ کسی سے منت و سماجت کرتا ہے۔ اور وہ چار تعرف یہ ہیں۔

اولیٰ تعرف علم نسبت قبور حدیث۔ اِذَا تَجَسَّسْتُمْ فِي الْاَسْوَءِ كَاثِبِينَ اَوْ اَنْفِلِ السُّفْهَانَ۔ جب تم کسی کام میں حیران ہو جاؤ تو اہل قبور سے مدد کرو۔ جو طالب و عرفہ میں کامل ہے۔ اس کا نگاہ میں ہر ایک تعرف ہمیشہ رہتا ہے۔

باقی میں تعرف یہ ہے۔ تعرف علم یہ کبیر۔ تعرف علم تعزیر استعرف اسم اللہ تاثیر لکھ



فرخ غین ہے کہ پہلے طالب اپنے نفس کو محکوم بنائے، جو شخص علم پر علم اور عمل میں مصروف رہے وہی فقیر کامل ہے اس راہ کی اصل مراد قرب الہی کا حاصل ہے نہ کہ دنیاوی عزات و مرتبہ اور فرش فروشنش۔ ولوں و درجات گناہ کی طلب میں رہتا ہے۔

اسے جان میں! ایک ہی بات سے ہزار کتابیں منکشف ہوتی ہیں۔ اور وہ بات کتابوں میں نہیں سمجھا سکتی وہ کیا ہے؟ خودی ہے! جو اہل مغرور عارفوں کے لپیٹ ہے۔ دوسرے کی کیا بہانہ کہ اپنی حقیت بات کر کے یہ چیدہ بیگ ہے چنانچہ صفات کی باتیں اور اور ہیں! صفات کی اور۔

یہاں پہلے سخن سے مراد درجہ خودی اور علم آدمی ہے جو ازل ہی سے فیض فضل یا توفیق ہے یہ حلال غنائے۔ سچ کہنے اور مشاہدہ خودی سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ مراتب ترقی و درجات خودی و معرفت اللہ جل شانہ کے ہیں جو محض توفیق ہے۔ قولہ تعالیٰ قدما تو فیقو لا یأملو بحکمہ موت اللہ تعالیٰ ہی سے توفیق ہے، اس راہ کا اصول علم ہے۔ جاہل کسی یہ وہ نہیں کر سکتا۔

گرتا محض است علم از حق طلب جاہل چوں خاک و ترس و چوں لب علم تمیز طریقات دین قسم کا ہے (۱) علم شعری (۲) علم علمائے معرفت (۳) علم الہی تعریف ہے

فقیر اولیاء و شرا کو علم با معرفت و فصاحت اور ذہانت با شہد ہوتی ہے۔ علماء الہی نقہ۔ مفسر اور محدث کو علم مطالعہ و متاخر و مذاکرہ۔ بذکر مذکور ہوتا ہے۔ لیکن فقیر اہل تصوف اولیاء اللہ کو قرب اللہ حق قیوم سے حقد حاصل ہوتا ہے۔ پس جہاں پر حقد ہے وہاں علم درسم و رسوم مطالعہ کتب۔ رقم و قیوم۔ اور شعر و شعور بعبید اور دوسرے۔

ما فی دہ ہے کہ جو کچھ ماسوائے اللہ ہے وہ خطرات کا دفتر ہے، آگے دیکھ لے۔ کتنا چاہیے اہل اسماء و ذات سے چند کلمات کافی ہیں جن سے فیض و معرفت گنہ گار سے رنج و غم و الہی سے حاصل ہوتا ہے اور طالبوں کو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ ملکہ ملکہ و تسمیہ اللہ کی برکت سے ہر مطلب حاصل ہوتا ہے جس نے کلمہ طیبہ پڑھا وہ دنیا کی آگ اس پر حسد نام ہو گئی اور ایمان بہشت فضل و رحمت اس پر عاشق ہو گئے

اسی کلمہ معیت سے جو حقیقت تمام بقہوت گنج اور تمام مقسوم رزق ہوتا ہے۔ تمام خزانوں کا تصرف۔ قسمت اذنی اور فنیس اذنی اسم اللہ جل شانہ اور کلمہ طیبہ کے طے کر لینے میں ہے۔

پیر کامل اور مرشد عامل توجہ باطنی سے قسمت رزق کے تمام خزانوں کا تصرف منکشف کرتا ہے اور کلمہ طیبہ سے یہ باتیں دکھا دیتا ہے کہ حق حق سے حق پر ہے معرفت الہی سے قرب حاصل ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ یہ بے نظیر کتاب کم بخت۔ بے نصیب۔ بے عقل اور کم طالع کو پسند نہیں آتی۔ اس کتاب سے اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اور نہ صرف علم بلکہ وہ خزانے تو تھے اللہ سے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ لیکن ان کے لئے کوئی آسب و آفت نہیں ہونا چاہیے نہ کہ بے عقل یا کم معرفت رزق کی دشمن میں ہے۔

اس کتاب کا نام **کتاب العباد و فقہاء و عارفین** ہے جو ہدایت کے مراتب پر پہنچاتی ہے۔ معرفت حاصل کرنے سے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں داخل کرتی ہے۔ پس جو شخص دن رات اس کا مطالعہ کرے وہ دنیا اور آخرت میں لایحتاج ہے۔ اور اسے کسی کی ضرورت نہیں رہتی۔

بے عقل یا موشی یا بیدار کتاب  
ایں کتاب خوش قطب ہر رزق  
اکسیر و کثیر است و علم کیمیا  
سنو! بعض کو عقل ایک دوسرے سے بطور بھیک مانگنے کے حاصل ہوتی ہے۔

لیکن او یا اللہ کو علم یا عقل اللہ تعالیٰ سے عنایت ہوتا ہے۔ اسی کو عقل کلی کہتے ہیں چنانچہ اس عقل کی وجہ سے وہ تمام کل و جز کا حاکم اور عالم خبر گیر ہوتا ہے جو عالم کتاب سے صرف علم حاصل کرتا ہے۔ احساس پر عمل نہیں کرتا وہ کبھی بھی طمع اور حرص سے باز نہیں آتا خواہ اس کی زبان پر تفسیر ہی کیوں نہ ہو۔ حدیث بخاری شریف **اَلْاِتِمَامُ الْعِلْمِ طَمَعٌ** ہر چیز کے لئے کوئی نہ کوئی آفت ہوتی ہے۔ سو علم کی آفت طمع ہے۔

اسی واسطے طالب کو ہدایت سے پہلے تعریف کیمیا نظر رکھنا چاہیے۔ طالب شاگرد خاص کو علم کیمیا سعادیت سے محروم کرنا اور شاگرد ناواقف کو بے نصیب



حاکم ناخطا ہے پس جو شخص بے عقل کو معلوم کرائے۔ اس کا وبال اور نذر خرابی ایسی لی گون  
نہی پر ہوگی۔

واضح رہے کہ فقیر ہر تعریف کا عامل۔ ہر تعریف کا کامل۔ ہر ترجمہ کا کامل۔ اور ہر فکر میں ہوتا  
ہے اور تمام لامع مراتب کا مجموعہ ہوتا ہے۔

عقل حق نور است و از حق آفتاب

کو تیرہ را بنام عقل و راستی

علافاں را عقل شد از ادب حق

ایں سخن از کُن گرفتہ کُن کُن

یک ز یک آیت ز قرآن یافتہ

عقل یک تراست مترادش بحر

ہر کرا عقل است دائم و سکوت

حدیث یحییٰ بن ائبہ "و انما العلم بالہدایہ"

ہے۔ اور علم کی آفتاب ہے۔

اہل حضور خاموش ہیں اور اسی خاموشی میں حضور میسر ہوئے۔ اور خون جگر پیتے ہیں۔ لیکن

بے عقل جویش و خروش میں خود فروکش ہیں۔

عقل کلّی کلّی نور شعش با حضور

عقل جلیل است خواہش را بگیر

سر ہدایت عقل طالب سرنست

علم سہ حرف است و عقل سہ حرف

علافاں و طلب اللہ بروام

انہما و عقل بد از حق صفا

علافاں را ناظر نظر بنی

مفسر: طالب مومن اگر یہ حلقہ کی نگاہوں میں ہے عقل ہے۔ لیکن علم صفت الہی ہے

اللہ تعالیٰ کے نزدیک علم ہے حق کا شرف حقیقت اللہ تعالیٰ کا شرف ہے۔

جو شخص محبت الہی میں مراد و شہید ہو کر مرے۔

مے شود روشن بمثل آفتاب

بے خبر از معرفت وحدت خدا ہے

علم و حلم با مطالعہ دل و رقی

جادواں را یافتہ از یک سخن

با خود فیض آیتش را ساختم

بے ادب بے عقل باہیں گفتگو

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

لب لب بستہ بود اہل از لاہوت

فقیر اگرچہ خلقت کے نزدیک جاہل ہے لیکن علم توحید الہی میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالم و فاضل ہے اسے الہام بالنام - کلام بالکلام اور دوزر بدور حاصل ہے اور ذکر مذکور میں حضور ہے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر و ذکر الہی کا ذکر - تم مجھے یاد کرو - تو میں تمہیں یاد کروں -

عقل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور بے عقل طمع اور نفس اور حرص و ہوا کی طرف مائل ہوتا ہے۔ پس تجھے ان دونوں میں سے کون سی بات پسند ہے یا تو معرفت حق حاصل کر۔ یا دنیا کی طرف رجوع کر۔

ایمان کی اصل نجات اور کم آزادی ہے۔ حضور نے انوار تجلے کے سبب عقل بڑھتی ہے۔

طالب علم علم اور طالب مرقی فقر میں یہ فرق ہے۔ کہ علماء توحید کا علم بتلستے ہیں لیکن فقر اس علم سے عین کو دکھاتے ہیں۔

فقر کا طریق یہ ہے کہ ہر مقامات پر طبقات کو طے کرتے ہیں۔ فقر کی ملکیت نہیں ہوتی۔ وہ آفات سے بالرفیق الہی بچ نکلتا ہے۔

اگر کوئی حاسد منافق - مردہ دل - کاذب جو شیطان کے فرزندوں اور جناس کے دوسرے کی بھرتی ہے اور جو پروردگار کا منکر - بے پرواہی و بے ارشاد اور بے معرفت ہے۔ یہ کہے کہ اس شخص زمانہ میں کوئی پیر یا مرشد لائق ارشاد نہیں۔ اس کی بجائے صرف ملامت کتب کافی ہے تو وہ اس حیدر شیطانی اور مکر و فریب نفسانی کے سبب و مزین ہے اور معرفت الہیہ اہم خدا سے باز رکھتا ہے۔ اور مجلس توحیدی کی سنگینی سے روکتا ہے۔ ایسے شخص کی بات پر پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ ایسا شخص مردہ دل ہے اور کتنے کی طرح مولا کی تلاش میں لارہا پھرتا ہے۔

علم - جنوں میں ہے۔ دراصل علم مقربوں میں ہے۔ لیکن مرشد کامل ظاہر و باطن میں حاضر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرزوں کے نزدیک ہیں۔ جو اسب و ایت ایک دم میں خلق خدا کی محافظت سے غافل نہیں ہوتا۔ وہ آفتاب کی حریر پر ایک کوکباں فیض پہنچاتا ہے اور ہر ایک کے ساتھ راہنمائی کرتا ہے۔ طالب اور مریدی ایسا مرتبہ ہے۔ جو حضور کی

سے نیت ہے۔



گریبانِ طالبِ جانِ کسب ۱۱ جُستہ مازِ قمر غمت پر کشم  
 تاشناسی معرفت حق ادب ۱۲ میشود حاصل ترا وحدت خدا  
 صاحب گنج تصرف مید کرم ۱۳ عارف بالذہب بود آن جانِ مسنم  
 جہے باطنی صفائی اور شکیک تحقیق کی نظر غائر حاصل ہے۔ اسے تمام خوانوں کا تفرق  
 اور تحقیق بحق رفیق حاصل ہوتی ہے۔ اور ایسا شخص طالبوں کو تصرف کی تعلیم کر سکتا ہے  
 اور یہی طریقہ شفیق کا ہے۔ کیونکہ یحییٰ بن یوسف المشائیں آدمیوں سے اچھا  
 وہی ہوتا ہے جو لوگوں کو پہنچائے۔

پس معلوم ہوا کہ فقیر کا وجود کان ہے۔ اور اس کی باتیں جو کثرت و غیرت کی بابت کرتا  
 ہے، بیش بہا ہوتی ہے۔

پس اسے اہم حق حیوان پریشان! اس کی جلالیت کے قمر سے ڈر۔ کیونکہ فقیر کا  
 قہر اللہ تعالیٰ کے قہر کا نمونہ ہے اور فقیر کا کلام مشکل کشا ہے۔ فقیر کی توجہ، نظر، نشست و  
 برخاست اور اس کا ہر ایک کام حکمت سے خالی نہیں کیونکہ حکیم کا کوئی فعل خالی از  
 حکمت نہیں ہوتا۔

پس جس مُرشد اور پیر سے طالب اور مرید کو، دنیاوی علم کے خزانے سے فقیری کی  
 تعلیم حاصل نہ ہو۔ اس کی معرفت اور فقر اختیار ہی ہے۔ حدیث الجوامع اشراق میں  
 عن ابی القاسم بھوک کا عذاب قبر کے عذاب سے بھی سخت ہوتا ہے۔ حدیث  
 ابن احمہ یحییٰ بن القاسم کہی۔ من دن فقیروں کو اللہ تعالیٰ پیار کرتا ہے۔ جو شخص  
 فقیر کا گم کرتا ہے۔ گویا وہ اللہ تعالیٰ کا گم کرتا ہے۔ ایسا فقیر جو فقیر کی شکایت کرتا ہے  
 اور بھوک پر گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے وہ شرمندہ اور خوار ہے۔ حدیث یعقوب بن یحییٰ  
 فقیرانہا لیت ہم مُنہ کے بنی گرسنے واسے فقیر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

سُز: شیطان خود عالم ہے اور اپنی علمی قوت سے تمام عالم کو اپنے قبضے میں لائے  
 ہوئے ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک آدمی ہوگا۔ جو اس سے بازی جیت لے گا۔  
 وہ نہ سب پر یہ متصرف ہے۔

پس معلوم ہوا کہ شیطان چار کتابوں تورات۔ زبور۔ انجیل۔ اور فرقان اور  
 علمِ ہدایت سے بے نصیب اور محروم ہے۔

علمائے عالم - فقیر و درویش کامل - خوش قطب مکمل - ہر شیطان پر غالب ہوتے ہیں اور اولیاء اللہ کو وہ حضوری حق سے روک کر اپنے نفس میں لانا چاہتا ہے۔ لیکن وہ نہیں رک سکتے۔

وہ کون سا علم ہے جس کے سبب شیطان انسان کو گمراہ کرتا ہے؟ وہ طمع اور حرص کا علم ہے۔ جو پہلے نفس کو سکھاتا ہے۔ اور نفس اس کے سبب بیدار ہو جاتا ہے۔ محقق یہ کہ دنیاوی لالچ اور زہد و زینت شیطانی مال و متاع ہے۔ پس جو شخص شیطانی مال پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ شیطان سے قول و اقرار کرتا ہے۔ اور اس کے قابو میں آ جاتا ہے اسی واسطے پہلے تعریف دنیا کو مکمل میں لانا چاہیے تاکہ دنیا کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اور شیطان غالب نہ آ سکے۔

طالب مولیٰ وہ ہے جو دنیا کو طلب نہ کرے۔ نفس۔ دنیا اور شیطان پر وہی غالب ہے جو فقیر غنی ہیں اور تعریف میں غالب ہیں۔ کامل اور فقیر علم کا فیض بخشا ہے اور دستگیری کرتا ہے۔ **قوله تعالى من مَتَاعِ الدُّنْيَا قَلِيلٌ** کہہ دے کہ دنیاوی مال تھوڑا ہے اور قلیل اس کی ہے کہتے ہیں جو عورت کے خون حیض سے لفظاً بواہر۔ چنانچہ عربوں میں کہتا جاتا ہے کہ تا آخِرُ لا تَحْلِسُ عَلَيْهَا لَاقٌ تَحْتَهَا مَتَاعٌ۔ اسے بھائی اس پر نہ بیٹھ کیونکہ اس کے نیچے حیض کے خون سے آلودہ کپڑا رکھا ہوا ہے۔ پس دنیاوی مال و متاع کو عارف فقیر کہیں قبول نہیں کرتا۔ یہ کام اہل فضل و فیض اور اہل مجلس کے لئے مفید نہیں دنیاوی علم سے حیا جاتی رہتی ہے جو کہ حیاتی کا جزو ہے اور علم معرفت سے خدائی قرب حاصل ہوتا ہے اور خدا کے نام سے خدا حاصل ہوتا ہے۔ نفس امارہ اور دنیا کی طمع کسی کام کی نہیں بلکہ اس کے سبب انسان شیطان کا مقرب بنتا ہے۔ تعجب سلیم اور درج بکن تسلیم کی طرح رحمان کی رہبر ہے۔ جب تک شوق اور اشتیاق متفق نہیں ہوتے حضوری ملاقات حاصل نہیں ہوتی۔

واضح رہے کہ ذکر فکر میں سراسر حیرت ہے۔ علم و مطالعہ میں غیرت۔ تصدد میں عبرت تعارف میں ہمیت و استقامت۔ عشق میں ملامت۔ محبت میں نور اور فقر میں یہ سب کچھ۔ پس اگر معرفت کا قریب علم سے حاصل ہو جاتا۔ تو شیطان پس پر فائق ہو جاتا۔



مرست سے ڈرتا ہے۔ وہ عاشق نہیں بن سکتا۔ وہ غلام ہے۔ دیدار الہی کا یہ نہیں دلوئی کرتا ہے۔ یہ (نفس) غرور سوائے مجاہدہ۔ مشاہدہ اور ریاضت کے نہیں مرتا۔ ہمیشہ کی عبادت نماز سے اسرار الہی بے محاب و پردہ ظاہر ہوتے ہیں۔ فنا و بقا حاصل ہوتی ہے۔ عشق و جو یہ مرقوم سے فنا و بقا۔ ایمان با حیا۔ معرفت بالحق۔ تعارف گنج بیدار۔ علم علوم، حی القیوم۔ الہام مطالعہ اور محفوظ حکمت ہے نظیر مرتبہ روشن ضمیر۔ شکر بادشاہ ہونا اور تمام عالم حاکم بننا حاصل ہوتا ہے اور قطب الاقطاب۔ عرش الودعت۔ ولی الفردوز الجامع۔ ہدایت الفقر۔ فیض البرکات بنتا ہے اور فضل اسم حاصل ہوتا ہے جس سے مروت سے کو زندہ کر سکتے ہیں۔ زو مانوں سے علامات حاصل کر سکتے ہیں۔ اسم اللہ زیات نقش و جو یہ سے تمام علوم حاصل ہو جاتے ہیں۔

نقش حسب ذیل ہے جو عارفان حق اور محبان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بالیقین حاصل ہے۔

سیر نور

هو

وہداتے قدرت

اللہ

اللہ

اللہ

اللہ

اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو

اللہ بیکہ کہ هو الحق بیکہ

اللہ بیکہ کہ هو الحق بیکہ

اللہ بیکہ کہ هو الحق بیکہ

اللہ بیکہ کہ هو الحق بیکہ

اللہ بیکہ کہ هو الحق بیکہ

اگر تقویٰ پر موقوف ہوتا تو بلکہ باعوس سب سے بڑھ جاتا۔ اگر جہالت سے حاصل ہوتا تو الجمل سب پر فوقیت سے جاتا۔ لیکن معرفت الہی کسی اور ہی علم اور بات سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ محبت و اخلاص ہے۔  
کیا تجھے معلوم ہے کہ اصحاب کہف کو کس نے خدا رسیدہ بنایا؟ محبت و اخلاص نے۔

شیطان کو علم نے کہاں تک پہنچایا۔ بذخمت اور لعنت میں۔ یہ علم رُوح کے خلاف ہوتا ہے اور اس کے ذریعے شروع ہی میں نفس خدا سے باز رہ جاتا ہے اور بے یقین ہو جاتا ہے۔ بالیقین علم تو شہ راہ ہے۔ اور علم بے معرفت گمراہ کنندہ ہے۔  
معرفت ایک نور ہے جو تکبر اور غرور سے باز رکھتا ہے۔ اور جن میں دونوں جہان کے علم تحریر ہیں۔ سوفیق کی زبان پر ہیں۔ خواہ قبول کرنے یا رد۔ حدیث یسان الفقراء تنفیث الغفلین غیروں کی زبان اللہ تعالیٰ کی تلواریں ہیں۔

ماضی رہے کہ خواہ کوئی سادی عمر خلوت و ریاضت اور تنہائی سے خمیدہ پشت ہو جائے اور سو کہ کر بال کی طرح ہر ایک ہو جائے۔ اور دن رات زاری کرتا رہے۔ جس سے گناہ خشک کڑی کی طرح جلتے رہیں۔ تو بھی اس کا ہر ایک فعل اُسے معرفت قرب خدا سے باز رکھیگا۔ کیونکہ یہ سب اعمال اعضا کے ہیں۔ اور ظاہری اعمال میں دل شامل نہیں۔ جب تک ظاہر و باطن متفق نہ ہوں۔ تب تک عاشقی۔ معشوقی۔ مجرّبی۔ مرغربی۔ اور محبوب القلوب کا درجہ حاصل نہیں ہوتا۔

جو شخص انہم اللہ ذات کی مشق و جود یہ ساتوں اعضا پر کرتا ہے۔ وہ فی الفور صاحب حضور ہو جاتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ انسان کو چند ایک پہلیاں ہیں جس طرح دنیاوی مرین کو شیطان نفاق و خبیثہ کی دوا دے کر پریشان کرتا ہے۔ اسی طرح اخروی مرین کو تقویٰ کا طیب نفس کو قتل کرنے کی دوا بتاتا ہے۔ لیکن مرین عشق کا مرض لا علاج ہے۔ جو صرف لقا اور دیدار سے ہی اچھا ہو سکتا ہے۔ جو لقا میا ہوتا ہے۔ اسے چاہیے کہ بے بس ہو جائے۔

جس عالم فاضل کو مرشد متقین کرتا ہے۔ اُسے مناسب ہے کہ پہلے اُسے مجلس مخدّی



واضح رہے کہ جو کچھ اسم اللہ ذات سے لامرکان میں بے مثل اور بے مثال۔ لم یزل  
لا یزل پروردگار سے مشرف ہوتا ہے اور حق بات ہے اسے تو غیر مخلوق سمجھ کر اس پر  
اعتبار نہیں کرتا۔ اور جو مخلوق اور صورت و شکل رکھتا ہے۔ اس کے دیدار کو دھمال سمجھتا  
ہے۔ یہ دراصل دیدار نہیں۔ دیدار دیکھنے والے کو حق تعالیٰ سے چند علامات حاصل ہوتی  
ہیں۔ جو اس شخص اس نعمت سے مشرف ہوتا ہے اور طالب عارف باللہ با عیان ہے وہ  
مرشد سے علم دیدار کا سبق پڑھتا ہے۔ اور مرشد کے کہنے پر یقین کرتا ہے۔ اور اسے ماننا  
ہے۔

ایسے طالب صادق کو مرشد ترجمہ باطنی سے اس مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔ کہ وہ ظاہر  
میں ہمیشہ بیمار رہتا ہے۔ لیکن اس کا دل زندہ ہوتا ہے اور اسے روحانی فرحت حاصل  
ہوتی ہے۔ شریعت میں بشیاری اور بدعت سے بڑا ہوتا ہے۔ شرک اور کفر سے بڑا ہوتا ہے  
استغفار کرتا ہے۔ اہل دیدار کی یہی علامت ہے۔ کہ کلمہ طیبہ تلاوت قرآن اذان اور نماز  
اس کے لئے بمنزلہ آواز سرود ہے۔

سرود کی چند ایک قسمیں ہیں جن کے الگ الگ خواص ہیں۔ چنانچہ آواز اذان سے  
حجاب اٹھ جاتے ہیں۔ اور دیدار کا وسیلہ بنتا ہے۔ یہ آواز سرور و رحمتی اور قریب ربانی ہے  
جو ان عاشقان روحانی اور اہل تعارف و فقر کے نصیب ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ  
کی راہ میں ہیں۔

شیطانی اور نفسانی آواز ہے۔ و نیادی سرود ہے پریشانی بڑھتی ہے۔ سرود کی آواز  
اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے۔

سرود سرود سے است از نفس و ہوا  
اپنی ہوا اسے بڑھانے خدا و دوا

اسی قسم کا سرود اہل دوزخ کافروں کی رسم ہے۔ جو بیوں کے آگے کرتے ہیں۔ یا  
دنیا و از غلبات شہوت سے زنا کی طلب میں ایسے سرود سے خوش وقت ہوتے ہیں۔  
ایسا سرود سرور و رحمت ہے جو روحانی سرود ہے۔ وہ عارفوں۔ عاشقوں۔ طالبوں۔  
محبوبوں۔ واصلوں۔ غوث قلوب۔ اہل خال۔ مومن۔ مسلمان کے دلوں کو صفائی۔ فیض۔  
رحمت اور فضل بخشتا ہے۔ اس سرود سے قرب و رحمتی و ربانی حاصل ہوتا ہے۔

اور اس سے عارف عیانی ہر مقام کا تماشا دیکھتے ہیں۔

سُرد کئی طرح کا ہے۔ چنانچہ عالی بھی ہوتا اور وصال بھی شیطانی بھی ہوتا ہے اور رحمانی بھی۔ یہ اپنی اپنی تاثیر سے پہچانے جلتے ہیں چنانچہ جو نیک سُرد ہے۔ وہ انسان کو نیکی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جو مردود ہے، وہ انسان کو مردودیت تک پہنچاتا ہے۔

سُرد عارفوں کے لئے حالت۔ محبوبوں کے لئے، طعام۔ عاشقوں کے لئے ریلہ اور واعظین کے لئے بمنزلہ شوق ہے۔  
سُرد کا سنا بعض پر فرض ہے۔ بعض پر سنت اور بعض کے لئے بدعت۔ چنانچہ داصلوں کے لئے فرض ہے۔ طالبوں کے لئے سنت۔ اور عارفوں کے لئے بدعت ہے۔ تو یہ دیکھ کہ تو کن میں سے ہے۔

سُرد تین قسم کا ہے۔ ایک میں تو اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کہوتی ہے۔  
دوسرے میں اصحاب کے شعر۔

تیسرے میں آیات اسم اعظم ہوتے ہیں اور جود جود کا قائل اور نفسِ میوہ کو فنا کرنے والا ہے۔

پس سننے کے لائق وہ سہارا ہے کہ شروع ہوتے ہی جہان کر دے۔ گویا کہ وہ اپنے آپ کو حضور میں لے گیا ہے۔ یعنی نفسانی پھول کر روحانی جسم سے حاضر ہو۔ اور سُرد سن کہ زندہ ہو جائے۔

یہ باتیں بھی خام ہیں اور دراصل سُرد کا سنا یہ ہے۔ کہ جب آواز کانوں میں آئے۔ تو یکبارگی فنا فی اللہ کو پہنچ جائے۔ اور یہ بات اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جس کا دل سلیم اور جان سے بچان ہو کہ بحق تسلیم ہو جائے۔

انہوں نے کہا کہ بیشک ہم اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔ اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ہم اس کی رضا پر راضی ہیں: لیکن باطن آباد پر خاتمہ ہو۔

اُن سُرد سے راگ سنو نہ عاشقان عاشقانے کے بود اندر جہاں  
راگ تیغ قاتل است پیر پیش نہ گد تو عاشق واصل سر را بدہ!



بچوں تو بے سریشوی بشنو و آواز خوش آواز بے سراں را برو راز  
 باجو با سرود سامع شد باندا این مراتب یافتہ از مصطفیٰ  
 سرود ایک وجد ہے جو خوش آوازی کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھنے سے بعض فضل اور  
 وحدت بخشتا ہے۔ مجھے کلمہ طیبہ کی کنہ سے خاص بصیر حاصل ہوا ہے۔  
 اسے احمق ناوان سن! فقرا ہر علم سے واقف ہوتے ہیں۔ ان کی گویائی فیض معانی  
 ہمزبانی نفسانی اور ہمزبانی روحانی ہوتی ہے۔ بلکہ کامل فقر اور خدا خوانی کے سبب  
 اللہ تبارک سے حاضر ہوتے ہیں۔ تو لہذا تعالیٰ غاڑ کر دینی اذکر کلمہ تم مجھے یاد  
 کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

فقیر کامل کی انتہا یہ ہے کہ اسے تمام علوم کا مطالعہ ہو۔ اور خلقت کا تمام مطالعہ اس  
 کے فیض معرفت کی قید میں ہو۔

کامل وہ شخص ہے جو مطالعہ سے طالب کا نعیب کھول دے اور نعیب سے علم مطالعہ  
 اسے سکھائے۔ جو شخص ان دونوں خزانوں کا تصرف بغیر محنت و مشقت عطا کرے۔ اور  
 بخشدے۔ وہی کامل مرشد ہے۔

ہا مطالع طالب بکشاید ترا مرشد کامل بود عارف خدا  
 افسانہ چھوڑ معرفت کی طرف رُخ کرانے طالب! اگر تجھے سوئی پر چڑھ جائے و اسے  
 طالب کا مرتبہ حاصل ہے، تو ضرور پروردگار کے لائق ہو جائیگا۔

طالب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ طالب خدا طالب رسول علیہ السلام و آلہ وسلم  
 یہ تو نفس کو قید میں نہ آتے ہیں۔ اور طالب حق پسندیدہ عالم فاضل اللہ والشہد ہوتا ہے۔  
 سنو! بعض مرشد راہزن اور مفسد ہوتے ہیں۔ جو نظر سے مٹی کو سونا بنا دیتے ہیں لیکن  
 بعض نیک ہوتے ہیں جو سونے چاندی کو مٹی بنا دیتے ہیں اور طالبوں کو حضور میں پہنچا دیتے  
 ہیں پس جو طالب لائق و نالائق مرشد میں تیز نہیں کر سکتا۔ وہ خود احمق ہے۔ اور  
 ایسا طالب آخر کار کام سے محروم رہ جائیگا۔ طالب ہونا بڑا مشکل کام ہے۔ بے حیا  
 اور بے ادب طالب سے ایک دن کا آشنا گنا بہتر ہے۔

مجھے ایسے طالبوں پر تعجب آتا ہے۔ کہ زبان پر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا  
 ذکر ہے اور دل میں فرعون کا سنا لفاق۔ زبان پر تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سا کلام

لہذا طالب اللہ و اللہ تعالیٰ کو سونپ دے

جاری ہے اور دل میں نمرود کا ماحند میرا ہے اور زبان پر تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہے اور دل میں ابو جہل کی سی غیرت ہے ﴿قُلُوْا يٰۤهٰمُ مَرَّضًا فَتٰا اَدَّ هُمُ اللّٰهُ مَرَّضًا اِنَّ كُے دل میں بیماری ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ سے اور بھی بڑھا دیا ہے۔

اسی مرض کو دور کرنے کے لئے طنبیب القلب عارف مرشد یہ علاج کرتا ہے، طالب کو دریا کے وعدت میں غوطہ دے کر مشاہدہ کر دیتا ہے جس سے طالب کا مرض استدراج دور ہو جاتا ہے۔

طالبان را نہیں بوداں یک سخن طالب آن باشد بود و طلب آن  
 اس پر تو تعجب نہ کر کیونکہ رحمت فیض و فضل الہی عطا الہی کو زمین کل مخلوقات لا مکان  
 مکان جہاں اور فیض حدیث اور قرآن کا بیان دہاں میں ساتا ہے اور وہ ششمنیر ول ہر ایک  
 پر نام ہے یہ سارے مراتب مالک الملک فقیر کے ہیں ۔

دل کہ جنبید بالیقین از قرب خدا  
دل کہ باویدہ شود نے بے بصر  
دل کہ دل را برود بار ورج و قلب  
ایں آتیب قادی را دل بیان

فرش ساز و عرش کا بیںد لقاء  
صاحب دل کے بود این گھاؤخر  
شد مشرف اہل دل بار اندوب  
کم بود دل قادی اندر جہاں

یہ راہ جان پر رکھیں جانے سے حاصل ہوتی ہے ۔  
اسم الشذوات کے تصور سے معرفت قرب الہی حاصل ہوتی ہے ۔ مکمل فقر سے  
دونوں جہاں قدموں تلے مٹتے ہیں اور جن دافس کی رو میں سب کی سب حلقہ بگوش غلام  
کی طرح ہو جاتی ہے عِبُّ الْفَقْرَ اَوْ يُمُتَّحِ الْجَنَّةُ فقراء کی محبت بہشت  
کی چابی ہے ۔

(از دهن بیرون بکشی غم دنیا و آخرت

یا خانہ جاسے رنجت پرزہ یا جمال دوست

یہ مراتب، "جمہ اور ست" کے ہیں۔ "جمہ اور ست"، "بنزلہ مغرب" سے باقی سب بنزلہ  
پوست ہے۔

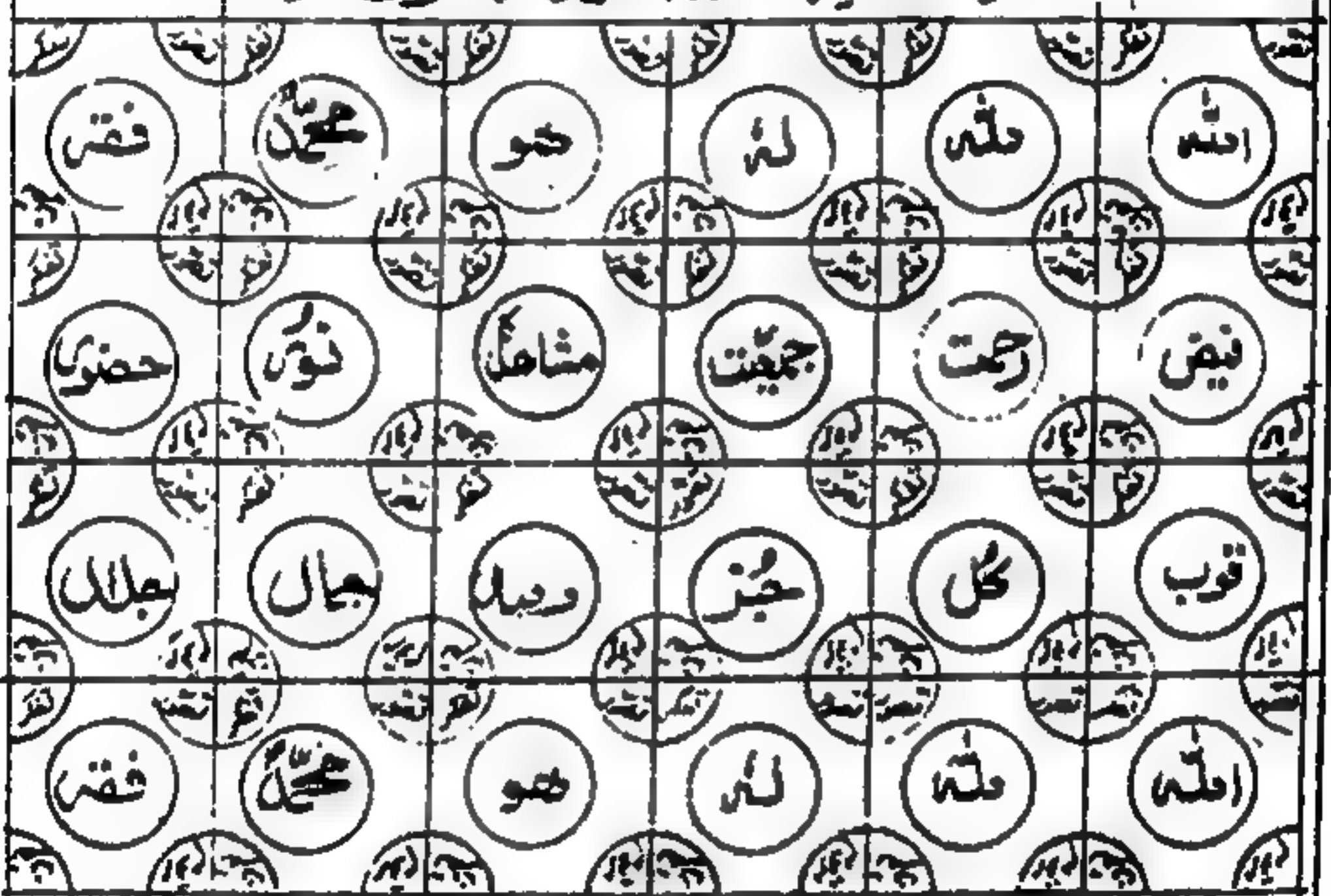
دافعہ ہے کہ اسم اللہ پاک پاک فرشتے کی طرح ہے۔ اور دنیا پلید کتے کی طرح جس



وہاں میں دنیاوی محبت ہو وہاں اللہ تعالیٰ کی محبت کا بکدر نہیں۔ حدیث  
کتے واسطے گھر میں فرشتہ رحمت نہیں آتا۔

حدیث  
پس اہل قلب فقراء کی مجلس میں اہل دنیا کا کہاں گزر جو شخص چاہے کہ خود اس کی نفی صفائی قلب کرے کہ نفس تجلی  
روح اور درخت منیری نام مل کرے اس کا دل اس کے وجود میں آفتاب کی طرح طلوع کرے تو وہ حسب ذیل نقش  
کی دائمی وجود مشق کرے۔ **نقش یہ ہے**

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ



جو شخص کلمہ شہادۂ اسلام پڑھے اس کے بعد ایک نور تو فرشتے حسب ذیل مشق  
اس کے بعد ایک نور تو فرشتے حسب ذیل مشق  
وہ جو یہ میں آئے گا یہ ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
لا ایلہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اَللّٰهُ

اَللّٰهُ	اَللّٰهُ	<p>محمد رسول الله</p>	اَللّٰهُ	اَللّٰهُ
لَهُ	لَهُ		لَهُ	لَهُ
مُحَمَّدٌ	مُحَمَّدٌ		مُحَمَّدٌ	مُحَمَّدٌ
نُورٌ	نُورٌ		نُورٌ	نُورٌ
شَوْقٌ	شَوْقٌ		شَوْقٌ	شَوْقٌ

محمد رسول الله

محمد رسول الله

جو شخص یہ چاہے کہ پہلے ہی دن غوث یا مطلب کے مرتبے کو پہنچ جاؤں اور  
محبت الہیہ سے لے کر عرش معلیٰ تک نظارہ کر سکوں تو اسے حسب ذیل کلمہ  
کا استعمال کرنا چاہیے ۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

هَوُ	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا فَتَاهُ	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا سَاحِي	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا قَلْبُومُ	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا تَرْخُمُ	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا سَهْمُ	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ	مَنْ كَانَ وَلِيهِ

محمد رسول الله

حدیث۔ مَنْ طَلَبَ دُنْيَا نَهَوَ طَالِبُ الدُّنْيَا عَنْ طَلَبِ الْعُقْبَىٰ فَهُوَ طَالِبُ الْعُقْبَىٰ وَمَنْ طَلَبَ الْمَوْتَ فَكَلَّمَ اللَّهُ - جس نے دنیا طلب کی وہ دنیا کا طالب ہے جس نے آخرت طلب کی وہ آخرت کا طالب ہے۔ لیکن جو مولا کا طالب ہے اس کے لئے سب کچھ ہے۔

اگر وجود میں اسم اللہ ذات مقام کر جائے۔ تو تصفیہ قلب حاصل ہو جاتا ہے۔ اور دل میں مستغرق ہو جاتا ہے جس سے دل میں تقاضے الہی کی رویت حاصل ہو جاتی ہے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ یہ مَوْثِقًا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ تَوَدُّ مَرَّةً کا اونٹنے سا کرشمہ ہے۔

دل یکے نظر گاہ است ربانی      نہاںہ دیوار را پرہ دل خوانی !  
حدیث۔ رَأَيْتُ رَجُلًا قَلْبِي تَرَانِي فِي مِثْلِ دَلِّهِ فِي مِثْلِ رَأْيِهِ - کو دیکھا ہے

دل کعبہ اعظم است کہن خالی از بتاں  
بیعت المقدس است بہن جاسے بت گراں  
حدیث۔ لَا يَأْتِي أُمَّةً لَا يَنْظُرُ إِلَى مَسْجِدِي كَيْدًا وَلَا يَنْظُرُ إِلَى أَعْمَالِي كَيْدًا وَلَا يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِي كَيْدًا وَلَا يَنْظُرُ إِلَى نِيَّاتِي كَيْدًا تَهَادَى عَمُورَتُوں اور اَعْمَالِ کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔  
اسم اللہ ذات سے آئینے کی طرح دونوں جہان کا مشاہدہ کر اور ہر ایک حال کا مشاہدہ کر۔

دادہ خود سپرستاند      اسم اللہ ذات جادواں ماند  
دل اور قلب کی ولایت ملک لایزال ہے۔ اور دونوں جہاں دل کے مقابلے میں بے نزولہ جزو ہیں۔

قلب قالب رومہ رفوان پاک      لحد قبرشش نور چوں گویند پاک  
ہاچو از ہر یافتہ وحدت نہا      بر سر ہاچو کہ ہو آید چہ سرا  
راہ فقر کے لئے فقر گواہ ہے کہ فقر کو ناتقہ سے ذات اللہ کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ فقیر اگر غلاموں میں محتاج معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اصل میں اللہ تعالیٰ کے خزانوں پر قابض



عارف دل اللہ اور عالم باللہ ہوتا ہے ۔

فقر یک امر است یا قدرت خدا  
فقر یک گنج است از کان کرم  
فقر یک علم است یا حکمت حکم  
فقر یک ذوق است یا باشد فضل

فقر یک امر است یا قدرت خدا  
فقر یک گنج است از کان کرم  
فقر یک علم است یا حکمت حکم  
فقر یک ذوق است یا باشد فضل

بے ریا یا باریا طاعت بہتر نہ حجاب اکبر ہے جو قرب الہی سے باز رکھتی ہے ۔  
اگر نقاش سے تو اس کا نقش کرتا ہے ۔ اگر عالم و فاضل ہے ۔ تو ان مطالب کا مطالعہ کرتا  
ہے ۔ اگر عاشق ہے تو لقاء پر جان فدا کرتا ہے ۔ اگر عاقل اور ہشیار ہے تو معرفت فقر سے  
قنا کو بقائیں اور بقا کو تقاد میں سے جاتا ہے جو شخص یہ مراتب حاصل کر لیتا ہے ۔ اسے دنیا  
آخرت کی زندگی اور موت میں ذکر فکر اور مراقبہ سے لذت حاصل نہیں ہوتی ۔ اور دونوں جہان  
سور و قصور اور نعمت بہشت کا دیکھنا اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا جو کچھ دیکھتا ہے ۔ وہ لا ہوت  
اور لامکان میں اپنے آپ کو ہی دیکھتا ہے ۔ اسی مقام پہنچ کر نہایت دیداریت ایک ہو جاتی  
ہے ۔ اور رسم و رسوم ۔ گفت شنود ۔ کوشش و کشش ۔ جذب و توجہ ۔ وجد ۔ و خیران ۔ اور  
واروات اور الہامات میں تمیز نہیں رہتی اور قرب حق قرار نہیں لینے دیتا ۔ کیونکہ مشتاق  
کے دل میں اشتیاق کا نظارہ اور موت کا انتظار ہے ۔ جسے قرب ربانی کی نعمت کا لباس  
کتے ہیں ۔ جو شخص اس مقام پہنچتا ہے ۔ وہ احوالات ۔ مشاہدہ خیالات ۔ موسموں اور  
وہمات سے گذر کر وصال سے لائے وال مرتبہ حاصل کرتا ہے یہ فنا فی اللہ فقر کا انتہائی مقام  
ہے ان مراتب کو گن کتے ہیں ۔ جو نہ تو عقلمندی اور ہشیاری سے ہاتھ آتا ہے ۔ اور نہ ذکر ۔  
تکرار اور مراقبہ سے ۔ مگر پیشوائے کامل چاہے تو طالب کو کبھی حضرات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کی بارگاہ میں ۔ کبھی مقام فنا فی اللہ کی حضوری میں اور کبھی سلطان الفقر اور خان باللہ کی صحبت  
میں سے جاتا ہے ۔ جس شخص کے لئے یہ تینوں مراتب ایک ہو جائیں ۔ وہ فقر کی تمامیت کو  
پہنچ جاتا ہے ۔ نتیجہ وہ طالب ہے جسے ملحقین حاصل ہو ۔

واضح رہے کہ علماء اور مطالعہ کتب سے جواب دیتے ہیں ۔ لیکن فقر علم نص ۔  
حدیث کی حضوری سے جواب دیتے ہیں ۔ جو انہیں خدا اور رسول سے حاصل ہوتا ہے  
یہ مقام خلقت کو ملے کر لینے سے مفہوم ہوتا ہے ۔ فقیر کو تکلیف اور تعلیم کی

ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس کا بدن کا لباس نور ہوتا ہے۔ اور اس کے دل کو دائمی صفوی حاصل ہوتی ہے۔

گر نبو سے اس مرتبہ اولیاء کس ندید سے وحدت رویت خدا  
رستکاری کا مرتبہ راستے کی راستی ہے اور کم آزادی راہبر اور راہبری کا وسیلہ اور دل  
آزادی سراسر گناہ ہے۔ اہل تصوف ہر مرتبہ سے آگاہ ہے۔  
ہر کہ نے پسند بود دائم خموش ناویدہ احمق شود مطلق فردش  
نفس پرست عام میں اور خدا پرست کم۔

اسے پروردگار مجھے مظلوم بنا۔ ظالم نہ بنا۔ سارے زندہ دامن مظلوم اور قرب الہی  
سے شرف ہیں۔ اور سارے مردہ دل ظالم اور روسیاد ہیں۔ اور ان کے دل صغیر و کبیرہ گناہ  
کی وجہ سے تاریک ہیں۔

معرفت نہ است فقرش با حق ہر کہ فقرش سے رسد شد جان غفور  
بروز نورش با حق نور اشتغال! جز خدا دیگر نہ پسند هیچ حال!  
اس مقام میں صاحب نظر طالبوں کو فقرائے حاصل ہوتا ہے۔

عاشقان را تویت دیدن روح خدا عین شوق ذائقہ لذت لقاء  
ہر اصل است ہر وصلش جمال آنچہ داند سے خورد برد سے حلال  
ہر تصرف در تصرف ملک او احتیاجے نیست آن را جستجو!  
ہر ملک الملکی فقیر کے لئے تمام جہان بمنزلہ ملکہ بگرشن غلام ہے۔

ایں مراتب نفس را شد ابتدا ہمدوم وہم صحبت یا مصطفیٰ  
یا تمام الہی عزائوں کو عنایت کی خاطر قبضے میں لانا بہتر ہے۔ یا توفیق الہی کی عنایت سے  
دنیا کی طرف نہ دیکھنا بہتر ہے۔ ان میں سے تجھے کس علم پر اعتبار ہے؟ بہتر تو یہ ہے کہ  
باتوفیق تصرف عمل حاصل نہ ہو کہ تحقیق کو اختیار کرے۔ کیونکہ آخر دنیا کی اصل فرعونی غرور  
بے دینی کا مرتبہ ہے۔

نفس بخلقت اور دنیا بینیوں عام مجاب ہیں اور یہ طاعت و ثواب خاص ہیں۔ جو  
ان عام و خاص مجابوں سے نکل آئے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ بن کر عرش پر  
اگر لوح محفوظ کا سلطانہ کر سکتا ہے۔ ساری زمین کو تیمم کے کام میں لاتا ہے۔

اور پانچوں وقت کی نماز باجماعت کعبۃ اللہ میں پڑھتا ہے۔ وہ ہر وقت توحید میں مستغرق رہتا ہے اور ہمیشہ مجلس محرمی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہنا ٹھیک ہے۔  
ایسا شخص طبقات ہوا پر کی سیر و طیر و کائنات نہیں کرتا۔ یہ مراتب عارفانہ حجاب اللہ کے ہیں۔

حدیث: رَأَى اللَّهُ يُحِبُّ الْمُؤْمِنِينَ بِالْبَلَاءِ وَكَمَا يُحِبُّ الْإِلَهِيُّ الْمُتَّقِينَ۔  
اللہ تعالیٰ مومنوں کی آزمائشیں معیبت میں اس طرح کرتا ہے۔ جیسے سونے کی آزمائش آگ میں کی جاتی ہے۔

دنیا آزمائش اور عبرت کے لئے ہے اور بندے اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب ہیں۔

خدا کرے وہ سر ہی نہ رہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے سوا مخلوق کو سجدہ کرے اور وہ آنکھ ہی نہ کرے۔ جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو دیکھے۔ اور وہ کان ہی نہ رہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے غیر کا کلام نہ سنے۔ اور وہ زبان ہی نہ رہے۔ جو اس کے غیر کا ذکر کرے۔ اور وہ قدم ہی نہ رہے جو اس کے سوا اٹھایا جائے۔ اور وہ ہاتھ ہی نہ رہے۔ جس سے اس کی دستگیری کی جائے۔ اور وہ کمر ہی نہ رہے۔ جو اس کے سوا اور کس خدمت کے لئے باندھی جائے اور وہ سینہ ہی نہ رہے جو اس کے سوا کسی شخص نجاست سے بھرا ہو۔ اور وہ دل ہی نہ رہے۔ جو اس کے سوا غیر کے قرب کا خیال کرے۔

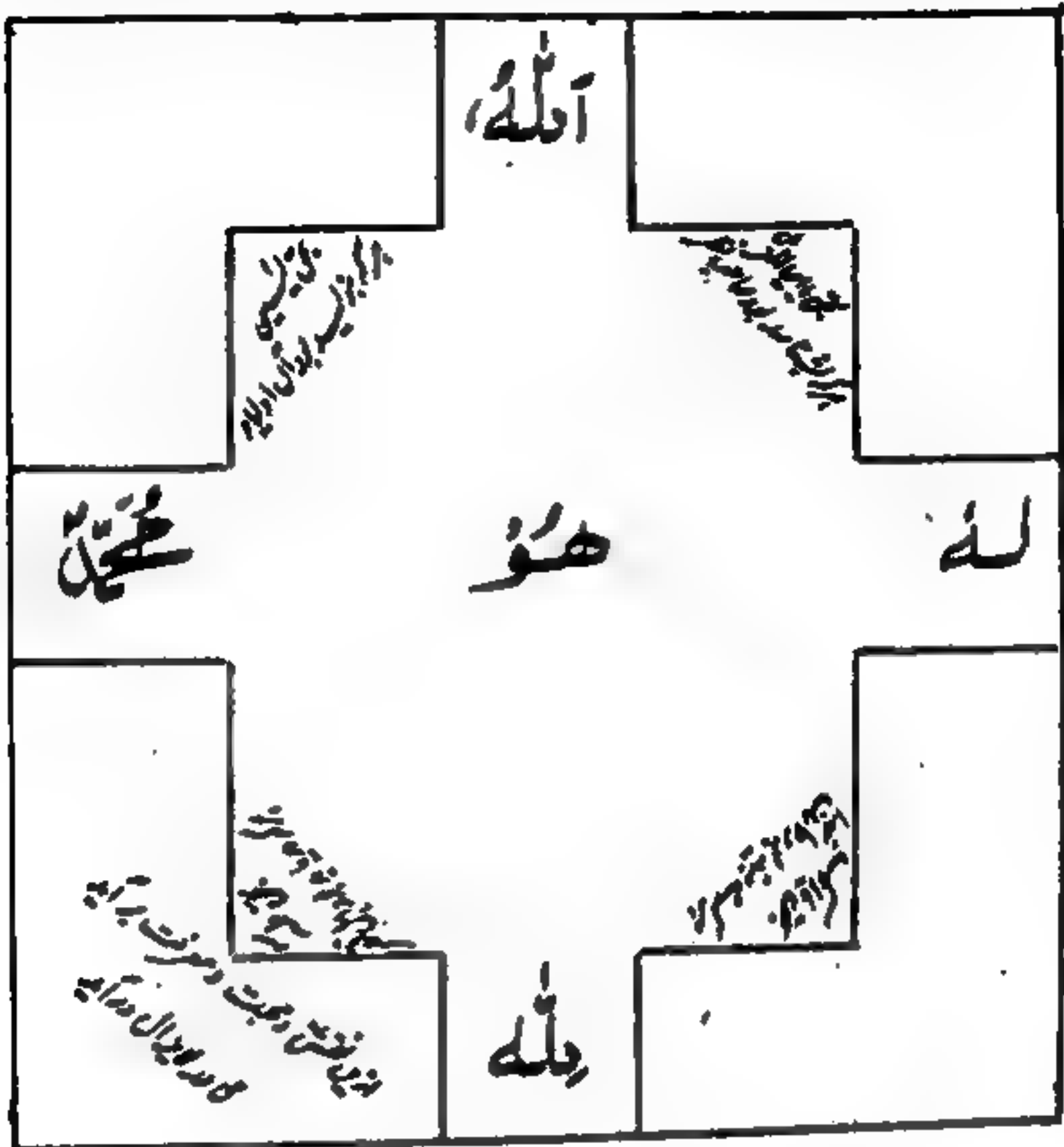
علم بایں است ہے باشد قبول

زناں بود حاصل تر وحدت رسولؐ

پہلے ہی دن حضورؐ نور تمام کا مرتبہ بغیر  
حجرت و علم حسب ذیل نقش سے حاصل  
ہوتا ہے۔



# لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ



اسم اللہ ذات کا تصور غیرات . و سادس . وہمات و خیالات کے تماشے سے باز رکھتا ہے اور اس کے تصور سے قرب الہی اور مغفرت حضور حاصل ہوتی ہے . اس کا خواب بمنزلہ بیداری ہو جاتا ہے اور رویت اللہ کے دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے . حدیث یسنا من علیہی و لا ینسائم و قلبی . میری آنکھ سوتی ہے . لیکن دل جاگتا ہے . اسم اللہ ذات کے تصور سے لاہوت اور لامکان صاف صاف دکھائی دیتے ہیں . قرب رحمن حاصل ہوتا ہے . اور یہ تصور زمین و آسمان کے طبقات کے تماشے سے باز رکھتا ہے نیز مخلوقات کے تماشے سے باز رکھتا ہے .

چنان کن بسم نا ورا سم نہاں کہ میگرد الف در بسم پنهان  
 راہ اس کی عام ہے اس کا طالب پہلے ہی روز حضور اور قرب الہی کے مشرف  
 ہوتا ہے

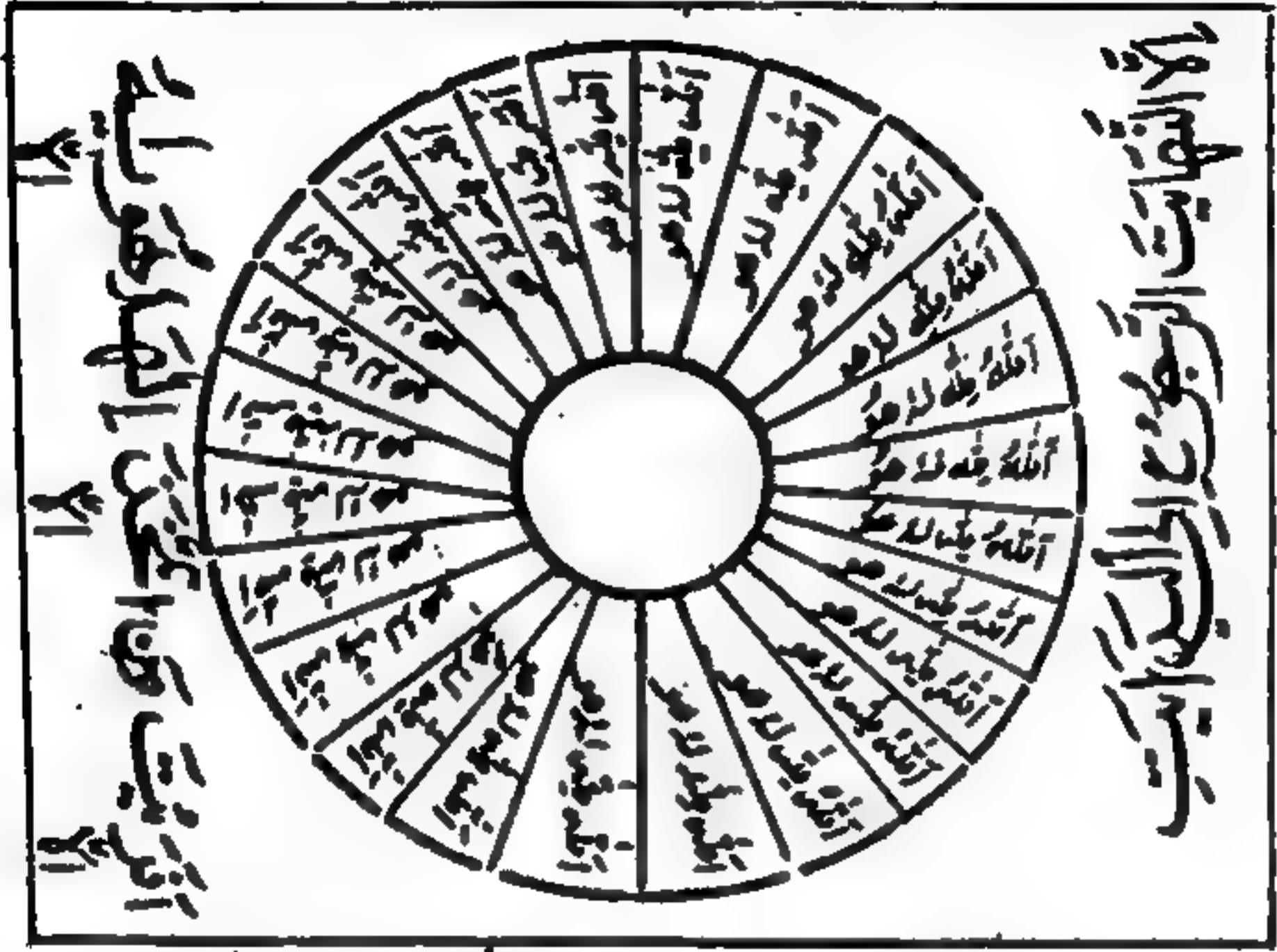






مرشد وہ ہے جو توبہ باطنی سے طالب کو تلقین کرے اور تلقین کراوے۔ اور جس طرح زندگی میں مرید کو ارشاد کرتا ہے۔ اس طرح مرید بھی درست بیعت کرتا ہے۔ اس پر توجہ نہ کر۔ کیونکہ اولیاءِ اشرک ہر مرتبہ کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ غزائن تحقیق کے الگ ہوتے ہیں۔

جو شخص سب ذیل نقش کو دیکھے گا۔ اور کھسے گا کال ہو جائے گا۔

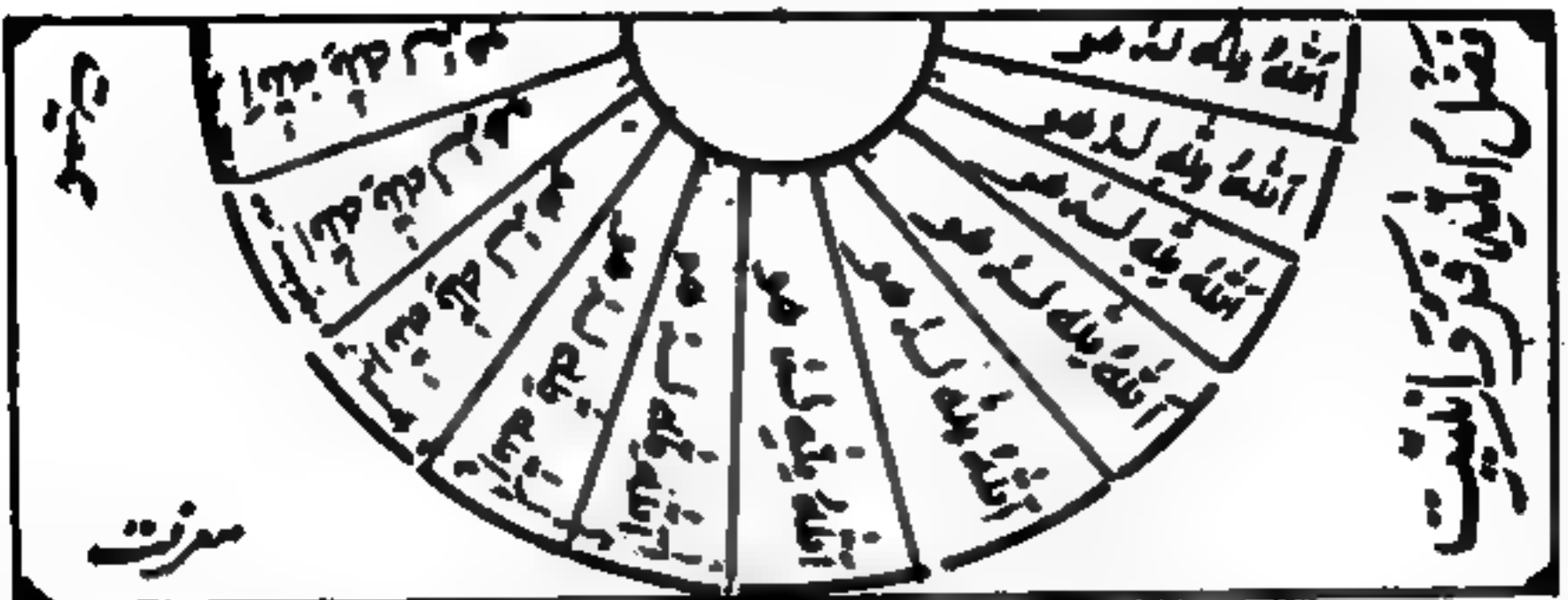


کامیت کل سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ جس شخص کو اس قسم کی توبہ حاصل ہے اس کے لئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ عرش سے لے کر فرش تک ساری چیزیں تہ و بالا کر دے۔ یہ دائرہ پر طعن سے حاصل نہیں ہوتا۔ یہ فطری کارِ مرتبہ ہے۔ جس سے ہر ملک اور دلا پر غالب اور صاحبِ بیت و کشادہ ہو سکتے ہیں۔ ایک الملکی نقیر صاحب اختیار ہوتا ہے۔ جسے چاہتا ہے۔ ولایت بخشتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے۔ چین لیتا ہے۔ یہ خداتِ اہل ذاتِ نقیر کے ذمہ ہوا کرتی ہیں۔ جیسا کہ نقیر

بَاہُفُ فِسَاخُفُ حُفُ

ہے۔ اس فقرے سے موت ڈرو۔ کیونکہ جو گنج دولت ان کے ہفتے میں ہے۔ وہ اس نقش کال سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس پر پورا یقین رکھ لو۔ یقین دیکھو گے۔

نقش یہ ہے۔



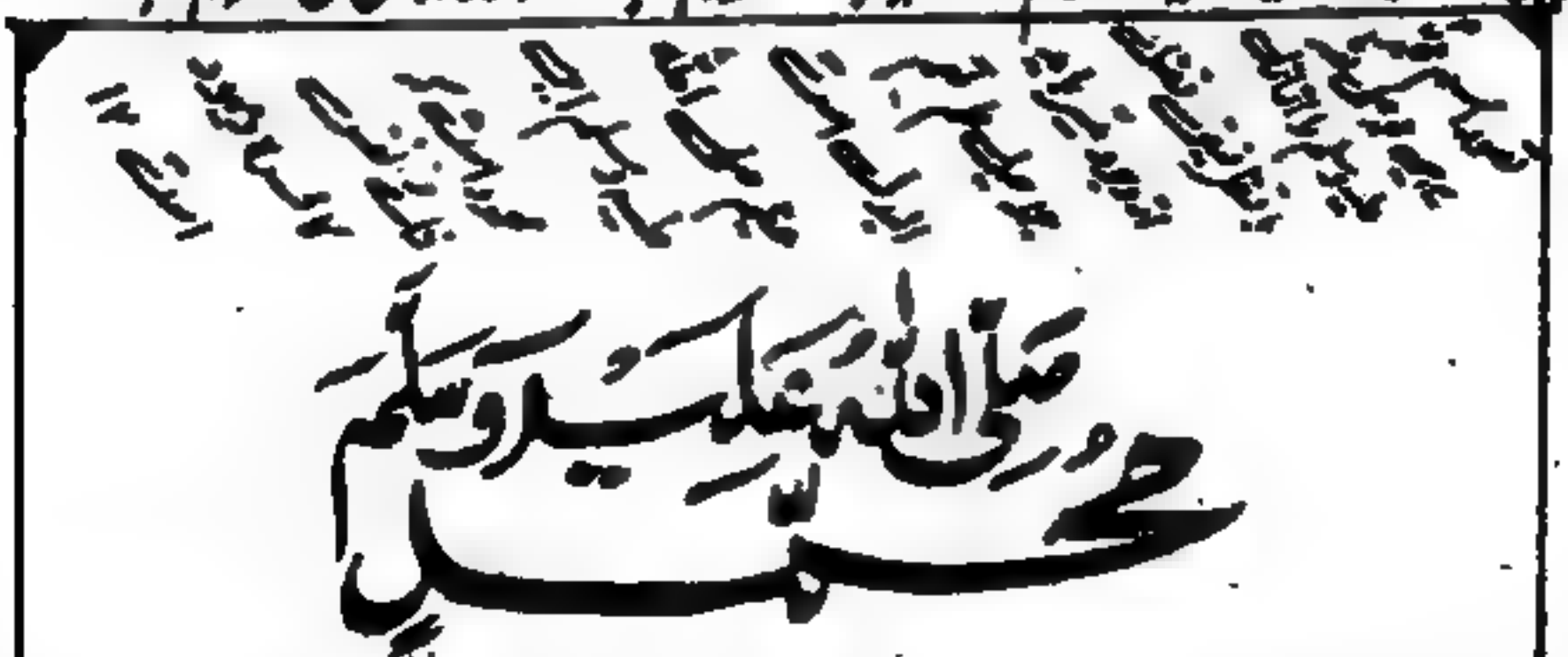
روح اعظم بھی وجود معظم میں آکر با اللہ کے توہم روز قیامت تک اسم اللہ کو نہیں پہنچ سکتی۔

پہلے پہل طالب اللہ کو مرشد جو سبق دیتا ہے۔ وہ اسم اللہ کی تلقین ہوتی ہے اور طالب اسم اللہ پڑھتا ہے۔ اور مرشد اسم اللہ کی برکت سے توجہ باطن کے ذریعہ مرید کو حضور الہی میں پہنچاتا ہے۔ جو مرید کو اسم اللہ کی تعلیم دے اور حضوری تک پہنچائے وہ کامل ہے۔ یہ کامل کی راہ ہے۔ تماشا بین اس سے دور ہیں یہ اور لوگوں کے مراتب ہیں جو ذراست سے مست ہیں۔

ہر چہ خوانی اد اسم اللہ بخوان

اسم اللہ باتر ماند عباداں

اس راہ سے لاہوت و لامکان کے خاص لوگ واقف ہیں۔ یہی کے ہیں ان باتوں کو کیا سمجھیں۔ اہل حق جو ان کو کیا معلوم کہ تو کیا بات کر رہا ہے۔ اور کہاں کی کہہ رہا ہے۔



ان ختم دیجی تمام تصور عام خندہ علیہ السلام جمیت مشاہدہ و جان با فکر وصال

جو کوئی اسم محمدی علیہ السلام دہا کہ وسلم کی تلقین کرتا ہے۔ پہلے ہی روز حضرت

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے شرف ہوتا ہے۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک میں نفس المارہ اور شیطان لعین  
داخل نہیں ہو سکتے۔ یہ اسم اعلیٰ ذات کے عافیات کی راہ ہے۔ اس سے ازل سے اب  
دنیا، حشر قیامت کاہ، مصوری، قرب، الٰہی، دوزخ بہشت اور ہر ذوق تصور کا تماشا دکھائی  
دیتا ہے۔

کامل مرشد وہ ہے جو پہلے اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرید کا ہر تمام  
کا تماشا دکھائے اور غیب اس پر ظاہر کرے۔ اور پھر اسے تعلیم کرے تاکہ طالب اس پر  
یقین اور اعتبار کر سکے۔ **الْوَقْتُ سَيُفْقَ قَاطِعٌ** درست ہے۔

عمر را بر باد دی کردی در رسم مرید اول حاصل نہ شد اہل از منہم  
سچا طالب وہ ہے کہ علم معرفت سے مطالعہ کے لئے مرشد کی راہی نہ کرے بلکہ یہ کہ  
کہ میرا مرشد کامل ہے۔ اور ہمیشہ ظاہر و باطن میں میرے ہمراہ ہے میرے احوال سے  
واقف ہے۔ لیکن اسے غیب دان بھی نہ قرار دے، کیونکہ یہ طاقت شعار طالب کا کام ہے۔  
جو معرفت دیدار سے محروم ہے۔ کیونکہ غیب کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے۔ جسے  
چاہتا ہے کچھ غایت کرتا ہے۔ البتہ مرشد دل کے ذریعے یہ خدمت ضرور ہوتی ہے۔ کہ جس  
طرح چاہیں۔ طالب کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچائیں۔ انہیں کو سارے مراتب اور مقامات  
کی خبر ہوتی ہے۔ پس اگر غیب دانی کا دعوے کرے تو سمجھو کہ مرشد اور مرید دونوں مدعی  
اور مدعا علیہ بغیر حضوری کے ہیں۔ کیونکہ طالبی اور مرشدی کا مطالعہ اور اس کے مراتب  
اس وقت تک ممکن نہیں ہوتے۔ جب تک مرشد طالب اللہ کو پہلے ہی دوز لا مکان اور  
لاہوت میں غرق نہ کر دے۔ اور غم دور کر کے چار مراتب یعنی س، سید، ویل اور  
یافت اور شناخت اسے عطا نہ کرے۔

رسیدہ پہنچ اسے مراد تو رسید ہے، اور وید سے مشاہدہ  
قرب حضور اور تجرید یا تقرید ہے۔ یافت سے مراد تمام مطالب  
کے خزانوں کا تصرف ہے۔ جسے جمعیت کل بھی کہتے ہیں۔ اور شناخت  
سے مراد اپنے نفس کو پہچانا۔ **مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ عَرَفَ رَاقِبَهُ**  
**نَفْسُ عَرَفَ رَبِّهِ يَالْفَتَا** جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا



اپنے پورے گھر کو لے کر لے گیا۔

جب نفس قطعی طور پر فنا ہو جائے۔ تو طالب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قرب خدا کی توفیق حاصل ہو جاتی ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر فقر تمام ہو جاتا ہے۔ **یا ذالک الفکر الفقیر فہو** اعلیٰ۔ جب فقر انتہائی مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے۔ تو ذات سے ذات مل جاتی ہے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس محمدی دائمی طور پر حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب طالب صادق اور باغیر کے ہیں۔

مرشد وہ ہے، جو طالب کے وجود سے نفسانی خواہشات اور آفات کو نکال کر دے۔ جو کہ اسے اللہ تعالیٰ سے باز رکھتی ہیں۔ اور نیز دنیاوی رنج و تکالیف اور فقر و فاقہ دور کر دے۔ اور تمام قسم کی بلاؤں سے اسے محفوظ رکھے۔ اور بلا محنت طالب کو دنیاوی عزائوں کا تصرف ایک سینٹے کے اندر اندر عنایت کر دے۔

جو طالب مرشد سے ہرگز سوال نہ کرے اور اپنی عقلی نہ قبائے۔ تو مرشد کو لازم ہے کہ فی الفور اسے مناسب معنوی کر دے اور فرصت کا منتظر نہ رہے۔ اس قسم کا مرشد جہاں میں شاذ و نادر ہے۔ مرشد کو پہلے روز ہی معرفت قرب خدا کا مشاہدہ کرا دیتا ہے۔ جو مرشد طالب کو ظاہر و باطن سے توفیق دے۔ طالب پر فرض مبین ہے۔ کہ اس ناقص مرشد سے بیزار اور الگ ہو جائے۔

مرشد الہامی مرشد من حق منسا  
مفسد الہامی بخشش با کرم  
پیری مرشدی اور طالبی مریدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم طلب کرے  
مرتبہ فرمود با ما معطل تمام  
دست بیعت کرو مارا مرتضیٰ  
ہر دے دیدار حق را یا نعم  
معرفت فقر است بر من من تمام  
ہر یکے احساب با من اسبحن

یا حق از ہوا فستم عدت لقا

تو نمیدانی کہ با حق با عدت

اللہ تعالیٰ کو حق و معبود آیتنا کشتند، جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے

جو شخص مراتب فی اللہ میں غرق ہوتا ہے۔ اس پر لاہوت اور لامکان کی معرفت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور ان دیکھی چیزیں دیکھنے لگتا ہے۔ جسے توفیق محمدی حاصل ہے۔ وہ تحقیق محمدی سے ان مراتب پر پہنچاتا ہے۔

اولیای را علم باشد با حضور  
تو اس بات پر تعجب نه گرس

ماحسبکم بأسماءہول الفہیم عزق فی التوحید فی اسم و اسم  
شد روا دیدن بر دروایت خدا معرفت قرب است وحدت حق عطا  
جسے باطن حاصل ہے۔ ظاہر خود اس کے تصرف میں ہے۔

شرح مراقبہ

جو شخص علم مراقبہ کا مطالعہ شروع کرتا ہے۔ اس کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے اور اس محبت سے سات مجلسیں منکشف ہوتی ہیں۔ یعنی حضرت آدم سے لے کر خباب تا قیام النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک علم مراقبہ کے ابتدائی سبق سے ہی قیام دور ہو جاتا ہے۔ اور حبیب مل جاتا ہے۔ لیکن جو شخص مردود، مرتد بے یقین اور بے دین ہے۔ وہ شیطان لعین کی قید میں کھنسا ہوا ہے۔

جو شخص مرشد اہل خانوادہ کے زمان پر اختیار نہیں کرتا۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اس کے مغت ایمان کو مشاہدات نوری اور مشاہدات حضوری میں جلا کر پاک کیا جائے۔ تاکہ ساری عمر اسے مجاہد و صیانت کی ضرورت ہی نہ رہے اور مشاہدات حضوری سے حضوری میں پہنچ جائے۔ اور بعد ازاں اسے رجعت لاحق نہ ہو اور پیر و مرشد کی قید سے باہر نہ جائے۔ اچھے مراقبے کو محض اسرار کہتے ہیں۔ اس کے ذریعے طائب نفس و شیطان کی قید سے نکل جاتا ہے۔ اور لاہوت و لامکان میں آمد و رفت نصیب ہوتی ہے۔ اس سے قرب رحمان حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص ذکر و فکر میں حیران کی طرح دم بستہ حیران و پریشان ہے۔ وہ مراقبہ کی قدر نہیں جانتا۔

مراقبہ موت کے متعلق امد قریب ہے۔ جو شخص اس اسم اظرفات کے تصور میں توجہ کے ساتھ مراقبہ کرے اس پر موت کے حالات کا شاہد ہوگا۔

جان کنی حقیقت تیر سوال منکر کیر۔ سب اب ہم اور قیامت اسے دکھائی دیتی ہے۔ اور پھر اس کے صبح و سلامت گذر کر مہشت میں داخل ہو۔ حور و قصور کو دیکھا ہے۔ اور دیدار پر بدر و نگار سے مشرک ہوتا ہے۔ واسل مطلب بھی یہی ہے۔

حق الیقین مراقبہ سے انسان واسل بنتا ہے۔ حدیث مَسْوُتُوْا قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا مرنے سے پہلے مر جاؤ۔ ایسا مراقبہ قرب خدا کی معرفت تک مشق و بودیہ سے پہنچا دیتا ہے۔

اذ دل بدکن پشتہ خطرات را تا بیانی وحدت حق ذات را  
مراقبہ اشتغال سے تک پہنچا نہ کا وسیلہ ہے۔ اور مراقبہ ایک آگ ہے جو شیطان و وسوسوں اور خطرات کو اس طرح جلا کر خاکستر کر دیتا ہے۔ جس طرح آگ خشک لکڑی کو ہے

گر گوئیم شمع این احوال را ہر یکے عبرت خورد عادت خدا  
مراقبہ ایمان کا جو ہر ہے۔ جس سے قرب رحمان حاصل ہوتا ہے۔

مراقبہ کئی طرح ہے۔ نقش بفس قلب با قلب۔ روح بار روح۔ ستر با ستر اور عیان با عیان۔ ذکر با ذکر یعنی وہ ذکر جو لازم ہے۔ اور فکر با فکر یعنی وہ فکر جو با دھماکے سے یہ راہ نفس و عادت کے مطالعہ اور بدعت اور نفس کو ترک کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ ان میں سے جو چاہے پسند کرے۔

جو شخص حضوری الٰہی التوحید سے مشرک اور متفرق ہے۔ قرب الہی کے نور سے اس کی روح محروم لذت اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔ جس پر سارے جہان کی جانیں قربان ہیں۔ لوگ عاشقوں کو طعن اور ملامت کرتے ہیں۔ لیکن وہ سارے خیالات کو چھوڑ کر مرنے اپنے دست اور مشرق میں گمن ہے۔ اور سب سے قطع تعلق کئے ہوئے ہے

یہ ہے۔ ہمہ ادست در مغز پوست  
جو شخص ظلم و جوت کو عمل میں لانا چاہے اور وہ ظالمت رواں ہوں۔ اور جو کل فرشتہ اس کے زیر نراں ہوں۔ اور کلام اللہ اس کے وجود میں تاثیر کرے نفع دے۔ محبت بخشے اور تمام مخلوقات اس کی مستخر ہو۔ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہو۔ تمام مشکلات آسان ہوں۔ تو اسے پہنچے کہ جہل میں جا کر سکونت



اختیار کر لے۔ وہاں پر مٹی اور ریت مان کر جناب سید و کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
 روضہ اقدس کی عمارت مبارک بنائے اور اس کے گرد حرم کا نقشہ بنائے۔ پھر اس میں  
 قبر مبارک بنائے۔ اور قبر پر انگلی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک  
 لکھے۔ **حَمْدُ ابْنِ عَبْدِ اَللّٰہِ** اور شروع کرتے وقت پہلے اس کے گرد  
**لَا اِنَّ اِلٰہَہٗ وَ مَلٰئِکَتُہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ یٰ اَبِیْہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلِّیْ**  
**عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَعْلِیْمًا** کہے اور تین مرتبہ یہ **عَمْدُ اَمَلِیْہِ سَیِّدِیْ نَا مُحَمَّدٌ صَلِّ**  
**اَللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلِّم** دعا پڑھو تو باقیات و شہد روح مبارک حاضر ہوگی۔ پھر  
 سورہ ہماک پڑھو اور کلمہ پڑھو کہ تین مرتبہ دل پر ضرب لگا پھر

## لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

پڑھ کر انکھ بند کر کے مراقبہ

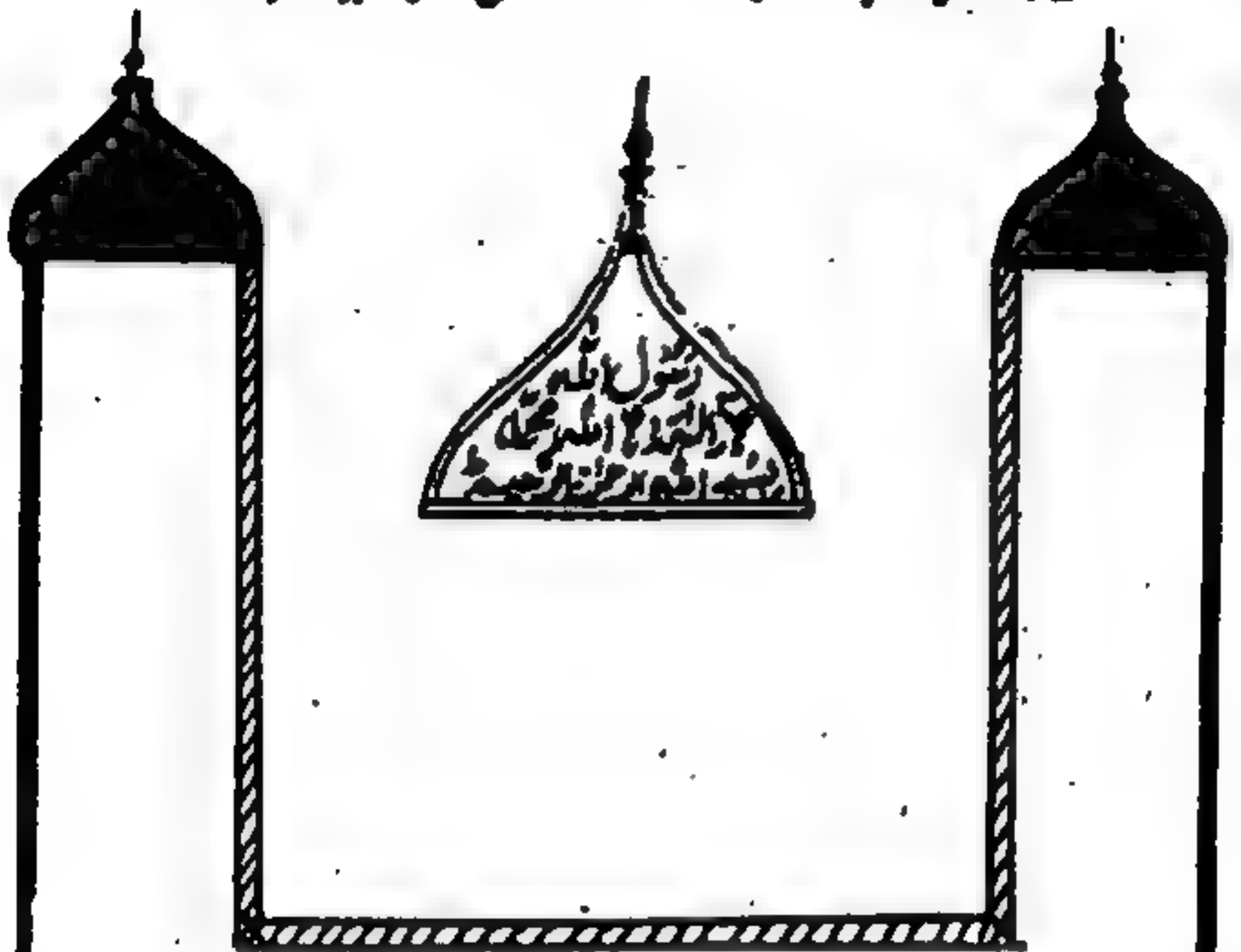
کریں

تو خواب اور ہشیامی کیا ہو جائے گی۔  
 کل باطنی مخالفت النفاہیہ نہ ہو  
 باطنی جو اہل ظاہر کے مخالفت ہو۔  
 وہ باطل ہے۔ پھر کائنات طہ پر آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع لشکر نبی پر رضی اللہ  
 عنہم شریف لائیں گے۔ اور عامل کا ہاتھ پکڑ  
 کر اٹھائیں گے اور اس کی مہمات کو سر  
 انجام فرمائیں گے۔

اس دعوت کو تیغ بوجھت دیتے ہیں

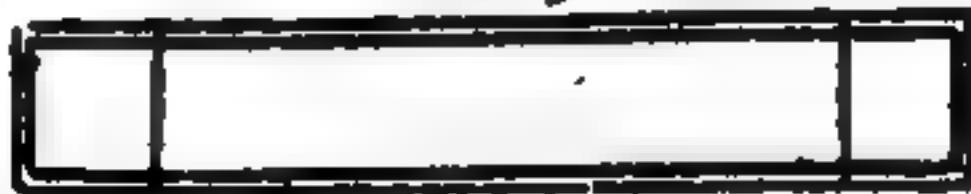
لے تحقیق اللہ اور اس کے تمام فرشتے درود و رحمت بھیجتے ہیں۔ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واپس آئے  
 مسلمانوں میں، وہ دیکھو اس نبی پاک پر اور سلام و سودا احباب کو دے گا۔ پ

رقصہ مبارک کی رویت کا نقش حسب ذیل ہے۔



مرشد کالی بیکاش دھندلہ صاحب عظیم مہدی علیہ السلام و آلہ وسلم ائمہ بسواسی  
ائمہ بسواسی با معرفت قرب حضور ائمہ۔

یا محمد ابن عبد اللہ از برای مقام کہ مدثر عنوان است و ہر دو بیان خاکپائے امی  
و غلام است۔ عامر شتر پادشہاں ائمہ علیہ السلام و آلہ وسلم  
رحمۃ فی اللہ



مرشد تقی بیکامچہ دریا حضرت آپس لے طالب ترانہ کرم کہ ام نظر گاہ است

فقیہ مرشد عارف با مشرودہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض عین ہے کہ مرشد ہی از در طالبی کے حقوق کو  
 کا حقہ سبحانائے اور تو اہل دنیا کو کہتے ہیں ہی نہ کرے۔ اور اگر کہے تو براہیم ادہم و عتہ اشتر علیہ  
 کی طرح دنیا سے اس کا قطع تعلق کر دے۔ اور اس طرف سے اسے پاک کر دے اور پہلے  
 ہی روز مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا دے اور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم سے ہدایت اور ولایت کا منصب دلا سکے۔ تاکہ طالب کے وجود میں کسی مطلب  
 کے حاصل کرنے کا اشکوس باقی نہ رہے۔ یہ سہ مراتب اس ورڈش کے ہیں جو کامل و عظیم  
 فیض فضل خدا۔ بادشاہ درجہاں ہو۔ و تو ان اس کے پاؤں تلے ہوں۔ اشتر علیہ  
 سے ایک دم بھی جدا نہ ہو۔ اور ہمیشہ لگا کے اس سے مشرف ہو۔ جو مرشد پہلے ہی روز  
 طالب کو ان مراتب پر نہیں پہنچاتا وہ احق اور بے جا ہے۔ وہ یہ نہیں اپنے تئیں مرشد  
 کہتا ہے۔ یہ مراتب قرب تو حید مطلق مشق و بودیہ مرقوم سے حاصل ہوتے ہیں۔  
 واضح رہے کہ یہ نقش ہر ایک مقام پر پہنچاتا ہے اور اس سے قال و حال کے موافق  
 ہو جاتا ہے۔ اور وہ جمیعت با وصال ہوئی ہے۔ جو وہم و خیال ہی میں نہیں آسکتی۔ اسے  
 وہی شخص جانتا ہے توفیق تحقیق کی معرفت حاصل ہے۔ یہ نقش مقام حضور ہے۔ جس  
 میں نفس تلب روح اور سرا بھی سرا سر نور ہیں۔

## نقشہ

حق الیقین

صَلَّى اَعْلَى عَلِيٍّ وَسَلَّمَهُ  
 حَمْدًا

حق میرا بند

اسرار الیقین

نفس مطہرہ۔ قلب سلیم۔ روح امین

یہ گویا گویے دریا سے گزرتا ہے۔ اور ہر وقت محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،



مذہب کا خلاصہ ہے۔ نہ یہاں پر آسمان ہے نہ زمین نہ حیرت ہے نہ حرص۔ صرف نور و وحدانیت ہے۔ جو شخص حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت سے اس دریا میں غوطہ کھائے گا۔ دنیا کا تارک ہو جائے گا۔ اور کامیت فقر کے مرتبے پر پہنچ جائے گا۔ اور  
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا ہم نے تیرے لیے تیرے سینے کو نہیں کھولا۔ اے  
مطابق اسے سینے کی صفائی حاصل ہوگی۔ اور اشتہائے کے اس قول کے موافق کہ لا  
يُمَكِّنُونَ وَيُثَبِّتُ بِأُخْطَابٍ كَرَامًا حاصل ہوگی۔ اور اِنِّي دَجَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ  
خَلِيفَتَكَ کے معانی خلعت ملے گی۔ اور فِقْرُوْا اِلَى اللّٰهِ کے مطابق وہ اپنی خودی  
کو چھوڑ دے گا۔ پس نتیجہ ان میں سے کوئی بات پسند ہے۔ آیا طلب  
حرص یا طلب خدا

شرح حاضر ہے باسم اللہ

اسن کا طریق یہ ہے کہ تصور کے شروع میں طالب دسوا س خناس سے پہننے کو ممان  
 کر دے اور پھر آنکھ بند کر کے مراقبہ کی نظر سے پرواز کرے تو اس کے دل کے گرد  
 گرد ایک وسیع میدان دکھائی دے گا جس سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوگا  
 اس وقت لا حول ولا قوۃ الا باللہ وسلیحان امانہ والحمد للہ ولا الہ الا  
 اللہ والہم اکلکم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے تو مجلس محمدی میں  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آواز آئیگی کہ اے صاحب تصور! یہ مجلس محمدی ہے۔ اس میں شیطان کے  
 آنے کی ہر بات غیب میں پھر طالب اس حق اور باطل میں تمیز کرے اور مجلس محمدی کا حضور بطور دوام حاصل  
 کرے اور کیفیت یہ ہو جائے گی کہ گونا گوں لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہو۔ لیکن باطن میں مجلس  
 محمدی میں ہو۔ اگر یہ حالت ہو جائے گی۔ تو اس کا وجود سرا سر نور ہو جائے گا۔ اور اس  
 کی ہر بات حضور میں سے ہوگی۔ لیکن نعم البدل کو تحقیق کرے۔ نعم البدل اسے کہتے ہیں کہ جو حکم مجلس  
 محمدی سے جتنا ہے۔ باطن میں جتنا ہے۔ ظاہر میں نہیں ہوتا۔ اگر یہ حالت ہو تو کوئی بھی  
 طالب اس میں مقنات میں ہے۔ ابھی تک سمیت کو نہیں پہنچا۔ جب ظاہر و باطن ایک

۱۔ اشد تعالیٰ کی طرف بھاگو۔

ہو جائے۔ تو پھر مرشد کی ضرورت نہیں  
طالب بالیقین اور بااعلام کو چاہئے کہ پہلے تحقیق کرے۔ کہ دل کے گرد چار میدان ہیں ان  
کا مشاہدہ کرے اور وہ میدان یہ ہیں :

میدان ابد و میدان ازل۔ میدان دنیا۔ اور میدان عقبہ۔ اور قلب کے اندر دیدار  
پروردگار۔ قرب الہی۔ نور حضور معرفت اور سراسر ارکان مشاہدہ کرے ۔  
کامل مرشد! صادق طالب کو پہلے ہی دن مشاہدہ دل کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے اور ناقص  
مرشد دن رات اسے چٹول اور ریاضت میں مشغول رکھتا ہے۔

دل کے تصور اور اس کے گرد کے میدان ازل کا نقشہ یہ ہے۔ کامل مرشد ان چاروں  
میدانوں کا مقام دکھاتا ہے۔ جس سے پریشان کر جمعیت نصیب ہوتی ہے ۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

میدان ازل و عقبہ	میدان ازل و عقبہ		میدان ابد و دنیا
	قلب	عقل	
	میدان	میدان	
میدان ازل و عقبہ	میدان	میدان	میدان ابد و دنیا
	میدان	میدان	

ہر نفس کو ملنے والی یافتہ کی چابی طالب کے نصیب ہوتی ہے۔

# فقر کی ابتدا اور انتہا کیا ہوتی ہے

فقر کی ابتدا یہ ہے کہ بدن پر شہ لعلیت کا لباس پہننے اور احوال حقیقت سے  
واقف ہو کر دریائے معرفت میں غوطہ کھائے۔ وہ بدیم صاحب کرم و بود ہو۔ مجلس محمدی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کا محسم ہو۔ اور خدائی اللہ ہو جائے۔  
واضح رہے کہ ہر ایک مقام میں کشف راہ کی کیفیت ملتا ہے۔ ہوتی ہے۔ بعض کو

تو اس راہ میں قرب الہی حاصل ہو جاتا ہے اور بعض اس کے فدیے سیدھی راہ سے بھیج  
جاتے ہیں۔ پس طالب کو پہلے دین ہی مرشد معراج دوام کا مشاہدہ کرا لے۔ جس کا اثر بعض  
پر تو سال بھر رہتا ہے۔ اور بعض پر عمر بھر اور بعض پر زندگی اور موت و دنوں حالتوں میں بلکہ  
قیامت تک رہتا ہے۔

وصال محبت با جمال ربانی قدرت کا ایک بھید ہے۔ جس کو شرح دل سے ہو سکتی ہے۔  
ذکر و ترے۔ دال پر نہ علم ہے نہ عقل نہ مصلحہ ہے۔ نہ دانش نہ عقل نہ شعور۔ نہ وہم نہ خیال  
اور نہ ذکر نہ مذکور بلکہ نور علی نور ہے۔ اس مقام پر ہدایت و نہایت ایک ہو جاتی ہے۔ روح  
کو فرصت حاصل ہوتی ہے۔ صفات قلبی حاصل ہوتی ہیں۔ اور کائنات سے جیات ابدی نصیب  
ہوتی ہے۔ کہ اگر کسی دنیا دار دولت مند مثلاً بادشاہ یا امیر کو تلقین کرے۔ تو اس کا اثر اس  
طرح پڑتا ہے کہ پھر عمر بھر اسے دنیاوی لذتیں اور حرص و ہوا بھول جاتی ہے۔ یہ مراتب جو  
سیر علی مشق مرقوم کے سبب مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوتے ہیں۔  
گر جو یہ شرح لذت حق نما بیچ کس زندہ نہ ماند جان و نا  
قد نصیبے عاشقان را ہر دوام قوت نوت معرفت فقر شش تمام  
اصل مقصود یہ ہے کہ حاصل کو کلام حق کپیام ہے۔

گر شوی عاشق لیورندی صفت بکذری از سبہ مقام معرفت  
با دصالی و عسبال لازوال از خدا غافل نباشد بیچ حال  
عاشق کی دو صفتیں ہوتی ہیں۔ اول معشوق پر سے آنکھ نہیں اٹھاتا۔ دوسرے مخلوقات  
کی غلامت کا خیال تک نہیں کرتا ہے۔

دم دوم دیدار بلیغ سبہ دوام روح و بلیغ نور شد مطلب تمام  
ہر چہ گریہ حسد اگر نم ترا در میان خرد نم اندہ پول چرا  
نیت آنجا خبہ نے سب و تنم  
فرد تو حید است فقر شش شد تم کم

پوشش اس مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ قدم شریعت میں اور نظر طریقت پر رکھتا ہے  
اور اسے محبت با حقیقت حاصل ہوتی ہے۔ اور معرفت کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور  
جس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محرم اور خادم ہوتا ہے۔ جو لوگ ظلمات شمع ہیں وہ



سے محروم ہیں۔ دیوانہ سب سے بچانے اور ہشیار طبیعت شہسوار اور عارفِ نظر ہوتا ہے۔  
 قَوْلُہُ تَعَالٰی - اِنَّ کُنُتُمْ تُحِبُّوْنَ اِلٰہَہُ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمْ اِلٰہُہُ - اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے  
 محبت کرے گا۔

پس معلوم ہوا کہ فقیر جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معشوق اللہ تعالیٰ  
 کا عاشق ہوتا ہے۔ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عاشق ہوتے ہیں۔ یہاں پر  
 عاشق اور معشوق اور عشق قیوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ یہاں پر حبيب و صل کی گنجائش نہیں۔  
 تو ہجر کا کیا دخل۔ یہ مراتب ان کے ہیں جو فنا فی اللہ۔ فنا فی الرسول اور فنا فی الشیخ ہیں۔ جو شخص ان  
 قیوں کو با توفیق طے کرے۔ اس کے وجود میں نفس کشتہ ہو جاتا ہے۔ اور قلب زندہ  
 ہو جاتا ہے۔ اور روح بحق رفیق ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب جانِ فد اکرو بیٹھے والے  
 عاشقوں کے ہیں۔ عاشق لوگ کبھی نہیں ڈرتے۔ لَا تَحْأَنُوْنَ لَوَّمَتْ لَکُمُ الْمَیْمَتُ  
 کرنے والے کی لگامت سے نہیں ڈرتے۔

جو طالب پرورد مرشد کے پاس جائے۔ اندازے بدرگوں کی تلقین پر یقین نہ ہونے  
 سمجھ لو کہ اس کے وجود پر نفسِ امارہ بطور رقیب موجود ہے۔ ایسے شخص کو سارے وقت ہی  
 بے نصیب کہتے ہیں۔ درست گھر میں ہے۔ لیکن اس اندھے کو دکھائی نہیں دیتا۔ اس اندھے پن  
 کا علاج یہ ہے کہ ایسے مرودِ ماطرِ الحق، مرتدِ الحقیقت اور معرفت سے بے خبر طالب کو مرشدِ کامل  
 تو پر سے اخلاص اور تصور سے یقین اور تصدیق اور اقربا کرادے اس کے جسے کو اسم اللہ  
 ذات کے تصور میں لپیٹ کر تجلی الار کے شعلے میں پھینک کر وہ پیار پروردگار سے مشرت کر دے۔ جب  
 یہ حالت ہو جائے۔ تو طالب کو خود بخود اقربا آ جاتا ہے۔ سرشد و نیاری بے شمار طوائف  
 بخشتا ہے۔ ایسا مرشدِ کامل طالب کے لئے قرب الہی کے واسطے وسیلہ اور گواہ ہوتا  
 ہے۔ اور ایسے مرشد کا طالب مجلسِ مخدئی میں حاضر رہتا ہے۔ اور روشن ضمیر ہو کر فقیر  
 کے مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔ نفسِ امارہ پر حکمران ہو جاتا ہے۔ اور صاحبِ واقفیت ہو  
 جاتا ہے۔ پس مرشد میں یہ صفت ہونی چاہئے۔ کہ گمراہ مرشد اور طالب کو جمعیت  
 بخشنے اور حق دکھانے سے

طالب شہسازِ طاہرہ جانِ مرشد

باہر مرشد غنا صفت باشد ہوا

مرشد وہ ہے جو ہمیشہ کی جمیعت جان کو عنایت کرے نہ کہ جو خود ہی پریشان ہو۔ اور اس کا طالب شیطان و وسوسوں میں پھنسا ہو پس جسے کاملوں سے تلقین ہوئی ہے۔ وہ گویا جہان میں خندانہ اور کان ہے۔

ذکر اثبات بغیر اسم اشرفیات کی مشق وجودیہ اور ذکر و فکر کی اساس کے حاصل نہیں ہوتا مشق وجودیہ سے مردہ اندام زندہ ہو جاتے ہیں۔

ذاکر کے ذکر کے دو گواہ ہیں۔ ایک یہ کہ خفیہ ہو۔ خفیہ ذکر اشرق علیہ کا ہم جلس ہوتا ہے۔ آقا جلیس مقام ذکر فی جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوں۔ دوسرے یہ کہ اسے ہمیشہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ حضوری بعض کو ظاہری وجود سے یا قلب سلیم سے یا روح سے یا سر سے جو بحق سلیم ہو یا نور صفت کریم سے ہوتی ہے۔ بعض اس بات کو جانتے ہیں۔ اور بعض نہیں جانتے۔ ان میں سے ایک نہ ایک طرح ذکر کو ضرور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوتا ہے۔ خواہ وہ ظاہر میں لوگوں سے بات چیت کر رہا ہو۔

ذکر فریاد است وائم در غرضش      ذکر را بگذار خون از جگر نوشش  
جمیعت ذکر شن یا بد وقت کر      ذکر باشد با حضوری دل نگر  
جمیعت ذکر شن آنکہ تو دانی آواز      ذکر خفیہ قرب وحدت مین راز  
ہر کہ دعویٰ کرد من ذکر خدا      دعویٰ اثبات بنما پیدل خدا  
بہیں شخص کو باطنی تلقین اور ارشاد ہدایت کی دست جمیعت جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوا اور صحابہ کبار کا معاوضہ اور بخشش عطا نصیب ہو وہ مرشد ہونے کے لائق ہے۔ جو طالب ایسے شخص سے تلقین حاصل کرے گا۔ وہ دنیا اور آخرت میں زندہ دل اور غالب اولیاء رہے گا۔ طالب خدا کبھی نہیں مرتا مرشد ہونا آسان کام نہیں۔ یہ تیلی کے پیل کے سے احمق یا ذال کب مرشد ہونے کے لائق ہیں۔

مرشد جاہل بود شیطان صفت

مرشد عالم طبع لغت مرگ

خدا علی سے کہ اشرق علیہ اور خدیوے کے مابین کوئی سد سکندری کا سماج نہیں

یا بڑی دور دراز کی راہ نہیں۔ بلکہ عرف پیاڑ کی بھٹی ہے جسے اگر مرشد کامل چاہے تو ایک ہی نظر سے پارہ پارہ کر کے طالب کو اللہ تعالیٰ سے ملا سکتا ہے اور لاہوت و لامکان میں پہنچا کر عالم باقعات دلی اللہ بنایا سکتا ہے۔ اسے آنکھ بند کرنے مراتبہ کرنے۔ نماز، تراویح اور استغفار کی کوئی ضرورت نہیں۔ کوئی جاہل کبھی خدا رسیدہ نہیں ہوا۔ اور کسی عالم نے ظاہری آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا۔ ہاں خواب یا مراتبہ میں۔ مدوں جہان ہر وقت عارف کی آنکھوں کے سامنے ہیں۔

زندہ رگ نزدیک چوں گرید دور	گرد چشم کے بند بے شعور
نخن اقرب راز قرآن یاد کن	ایں مراتب یا فتن از گنہ کن
ہر کہ دریا بدل بستہ دوام	ہر کہ گوید دیدہ ام تا مرد خام
دیدہ با ویدار سے باشد نہ نور	کے بہ بند گرد چشم بے حضور
ہر کہ سے بند نمساند مر ترا	مثل بستہ کے شود رویت خدا
بے مثل راسکے وہ رویت نشان	ہر کہ سے بند بود عارف بیان

جس شخص کو عالم مطالعہ سے مشرت کرے۔ وہ بے حجاب اسرار بازی کرتا ہے۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے کہ مراتبہ نصیحت پہنچ کر صاحب وسیلہ فقیر مرشد سے طالب معرفت نہیں کرتے۔

اس راہ کی اصل علم ہے۔ اور اس راہ کا اصل حکم ہے اور اس راہ کی حکمت بیان سے حاصل ہوتی ہے۔ حادث رگ جو حق کو پا لیتے ہیں ان کی یہ علامت ہے۔ کہ وہ عالم ربانی ہوتے ہیں۔ عالم ربانی میں یہ برکت۔ حوصلہ اور طاقت نہیں کہ عالم ربانی کا مقابلہ کر سکے۔

شوق ایک آگ ہے یا ایک درد لا دو اسے۔ عاشقوں کی ہمیشہ تقاسے مشرت ہوتا ہے۔ اسے ہمیشہ کی بندگی کہتے ہیں۔ بغیر بندگی کے سشدہ مندی حاصل ہوتی ہے۔ بغیر بندگی کے زندگی نہیں۔ بلکہ دوسرا ہی ہے۔ کیونکہ اس حالت میں خطرات شیطانی شرک و کفر دل کو تباہ کر دیتے ہیں۔

دماغ رہے کہ فقیر کے لئے دعوت بہتر لہ اوزار ہے۔ جس کے سبب وہ شجاعت شعار اور سپہ سالار بنتا ہے۔ اور دعوت پر فطرتی وقت حضور میں مشیہا ہوتا ہے۔



میں کی یہ حالت ہوا ہے اپنے گرد مصار کھینچنے کی کوئی حاجت نہیں۔ جو اس طرح کا صاحب  
دعوت ہو گا۔ اسے کبھی رحمت لاحق نہ ہوگی۔ اس کا طالب کبھی دیوانہ نہ ہوگا۔

کالان را دعوتے بادم تمام

روز مرہ تاقیامت بر دوام

جو شخص علم دعوت کو اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیاء  
اور اولیاء سے محافظہ یا محافظہ دور بدور استماع یا استماع اور الہام بالہام پڑھے گا۔ اس کے  
کوئی مشکل حل کئے بغیر نہ رہے گی وہ ہر گھڑی میں ساری مشکلات حل کر سکے گا۔ اس دعوت  
کو تیغ برکھنہ کہتے ہیں۔

قائد کرونی آؤ کرو گد تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ کیونکہ اس صورت میں یہی  
میں کسی فرشتہ، مگر جمی اور دو مانیت کا دخل نہیں۔ بلکہ بلا وسیلہ اللہ تعالیٰ اور نبی اللہ محمد صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے ایک دم میں ہزار بلکہ بے شمار آمد رفت ہوتی ہے۔

واضح رہے کہ جو شخص لوگوں کو غیب کی باتیں بتا کر اپنا مقبلہ۔ مبلغ۔ مرید اور طلب کرنا  
چاہتا ہے۔ اوصافی حال اور مستقبل کے متعلق بیان کرتا ہے۔ وہ ابھی کشف اور جزویت نفسانی  
کے ادنیٰ مرتبے پر ہے۔ اہل ہشت سے شیطان تحقیق کا سہرہ ہونا مکروہ ہے۔ مرد خدا

وہ ہے جو عین کشف ربانی کشف کرے اور مشکلات کو حل کرے۔ ایسا کرنا نہ غیب  
ہی ہے اور نہ غیب۔ فارغ بلا شک و شبہ ہے حجاب ہوتا ہے۔ اور اس کی ہر ایک بات  
مضمون سے ہوتی ہے۔ اس کی توجہ سراسر نور ہوتی ہے۔ اس کا وجود مغفور اور

قلب بیت المعمور ہوتا ہے۔ خود صاحب سرور ہوتا ہے۔ اور اس کا باطن معرف فنا  
نی اللہ میں ثابت ہوتا ہے۔ یہ مراتب جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات  
سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان مراتب کو معراج کہتے ہیں۔ معراج مسترآن شریف ہے۔ اور جو

قرآن شریف سے باہر ہے۔ وہ معراج نہیں بلکہ شیطان استمداع ہے۔ بعض کو  
یہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک بعض کو صبح سے شام تک اور بعض کو بطور دائمی توجہ  
مرشد سے فنا فی اللہ کا مرحلہ حاصل ہوتا ہے۔ اس قسم کا معراج بعد قیامت تک

مستمر رہتا ہے۔ یہ عین بھی مرشد کامل سے حاصل ہوتی ہے۔ فیر کے لئے اس  
سے بڑھ کر اور کوئی بات نہیں کہ لوگوں کے ساتھ نیک و بد اور شر و

بارے میں گفتگو کرے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اس کا کلام بے تاثیر ہو جاتا ہے۔ اور اسے غم کہ دردت حجاب اور خطرات معرفت ویدار قرب الہی سے باز رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کامل فقیہ اور ہمیشہ خلوت گزریں ہوتے ہیں۔ اور خلقت کو چھوڑ کر تنہا جنگلوں میں بسر کرتے ہیں اور ہمیشہ مسافر ہی رہتے ہیں۔ اور اپنے تئیں لوگوں سے پرشیدہ رکھتے ہیں۔ اور اگر شہر میں یہ رہتے ہیں۔ تو بعض دیوانے بن جاتے ہیں۔ اور بعض ظاہر میں مجذوب لکچر باطن میں مجبوب بنے رہتے ہیں۔ بار کے ساتھ ہی انہیں بیچارہ ہوتی ہے۔ ویدار سے ہی انہیں بمعیت حاصل ہوتی ہے۔ ویدار بغیر تو بہشت بھی ہمیشہ لہ خار ہے۔

واضح رہے کہ جو طالب اللہ دل کا مرتبہ حاصل نہیں کرتا۔ اور ریاضت اور سہلہ سے حاصل نہیں کرتا۔ وہ مردہ دل اور بے حاصل ہے۔ دل وہ نہیں جسے تم گوشت کا ٹکڑا خیال کئے ہوئے ہو۔ بلکہ معرفت محبت میں مشاہدہ نور کا نام دل ہے۔ صاحب دل ہمیشہ ویدار حضور میں مستغرق رہتا ہے۔ پس سوچنا چاہئے کہ دل کیا چیز ہے۔ اور دل کس علم، عقل اور دانش سے حاصل ہوتا ہے۔

سنو! جس طالب کو دل، جان سے بھی عزیز ہے، اسے صغیر لفظ یا حرف یا نظر سے ہی علم حاصل ہے۔ اور تمام غیبی اور لاطینی علوم اس علم کے آگے درست نسبت ہیں جو شخص اس علم سے سبق پڑھتا ہے۔ وہ روز قیامت تک مست رہتا ہے۔ اور دل علم سینے میں ہوتا ہے۔ پس جو شخص دل سے علم پڑھتا ہے۔ وہ جاہل بے تصدیق ثابتاً بالفاق اور باحد و کینہ ہے۔

دل ایک لطیفہ الہی ہے جو فنا فی اللہ کے کپڑے میں لپیٹا ہوا ہے۔ جسے نور فانی کی شعلہ حاصل ہے۔ صاحب دل کو ہمیشہ مشاہدہ کی پیاس رہتی ہے۔ اور یہ درد گار کے ویدار کا متوجہ رہتا ہے۔ زندہ دل بالیقین باقیارادہ ایمان میں ہوتا ہے۔

دل براق و لدل ست معراج

ہر کہ دل دریافت شد صاحب نظر

دل اکہ الیا وسیع ملک ہے جس میں باقی تمام ملک سما سکتے ہیں۔ لیکن یہ بلحاظ خلقت کسی ملک میں نہیں ساکتا۔ تاہم دلی مرید کو اسی دل نہیں سے معنوی اور مشاہدہ جمال

حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے طریقوں میں طالب دم بند کرتا ہے۔ اور ہمیشہ خطرات میں پڑا رہتا ہے۔ اور وہ خام خیال ہوتا ہے۔ کیونکہ دوسرے طریقے بہتر نہ چاہے ہیں۔ اور طریقہ قادری بہتر انتخاب ہے۔ سرچاہے کی کیا ہستی ہے؟ کہ انتخاب کے رد و بردوم مایہ اگر دم مارے گا تو بجھ جائے گا۔

دل کہ جنبہ سے جہاندرش را  
دل کہ جنبہ نفس را گرد و خاں  
دل کہ جنبہ سے تمساید کسب یا  
دل کہ جنبہ ترور رحمت جال صفا  
دل کہ جنبہ باز دارد از ہوا  
دل کہ جنبہ بخشش دل کہ تو نمیدہ  
دل کہ جنبہ سے رساند با خدا  
دل کہ جنبہ با ایماں شد با جا  
دل کہ جنبہ شد مشرت بالقا  
دل کہ جنبہ یافت مجلس مصطفیٰ  
دل کہ جنبہ با دناقت رہنما  
اہل دل لا ین الا اللہ ویدہ  
ذکر آل واپیم بہ مجلس مصطفیٰ  
میں طریقے یا خانراہ سے کو جو دولت و نعمت نصیب ہوئی ہے۔ وہ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ قدس سرہ العزیز کے وسیلے ہوئی ہے۔ جو شخص قادری طریقہ کا شکر ہے۔ وہ دنیا اور آخرت میں مردود ہے۔

ہر طریقہ خانراہ شد غلام  
لقشبندی را بہ قدرت دم زند  
اہل شیشتی غرابکان خاک پاک  
ہر کہ از بندہ عند امت نبی  
شاہ عبدالقادر جیلانیؒ قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ قدیٰ علیہ السلام علی رقبۃ کل ولیّ اللہ میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے۔  
پائے ہر سیر سہ گردن دل  
خس سجدہ آند و حکم از نبی

حضرت پیر دستگیر دینی اشرف کا خاص طریقہ ثنائی اشرفیات ہوتا ہے جس کی اتباع اور امتثال زندگی اور موت میں نجات کا حاصل ہوتا ہے۔ انتخاب کے مرید اولیاء اللہ ہوتے ہیں آپ کے تبرکات، کرامات اور خوارق عادات تا قیامت جاری رہیں گے جو عبادت کسی کو حاصل ہوتی ہیں۔ وہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ کے خزانے سے حاصل



ہوتی ہیں۔ رہا سہی

نئے زرد من کفتم از ستر ہوا  
ایں حقیقت یافتہ از مصطفیٰ م  
قادی را سہ مراتب نہ نشان  
با عیال و لامکان و جال نشان  
واضح رہے کہ جو عارف عقلمند قادی اور باشعور ہے۔ اسے بے شک اس کتاب کے  
مطالعہ سے حضوری حاصل ہوگی۔ اگر طالب مرید قادی کو موکل فرشتے چشمہ آبیات پر  
ظلمات میں لیجائیں۔ ترپانی کی کرختی سے گرم ہو جاتا ہے۔ اور ہمیشہ سیر و سفر میں مشغول رہتا  
ہے۔ جیسا کہ فقیر دل اللہ رکھتے ہیں۔

فقیر معرفت توحید میں چار تصرف کی توفیق کے چار مراتب ہیں۔ ایک علم و معرفت کا منصب  
جس سے ایک ہی دم میں تمام مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ دوسرا دائم ذکر و تکرار مجلس  
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری۔ جس سے پیغام لاتا اور لیجانا حاصل  
ہوتا ہے۔ تیسرا باطن میں مشاہدہ معرفت الہی کرنا۔ اور رحمت الہی کو مد نظر رکھنا۔ جس کے  
ذریعے ہر بات یا ذکر و مذکور ہوتی ہے۔ کبھی سزق ثانی اللہ اور ایامست ہوتا ہے کہ  
مستی، ہشیاری، سونا اور ہانگنا سب کچھ انوار کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ  
لَا مِثْرَ لَہٗ لَعَالِی وَ الشَّفَقَتُ عَلَی خَلْقِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عظیم سکرم الہی بجالانے کی خاطر  
اور شفقت خلق خدا پر۔ چنانچہ اس منصب میں تَخَلُّقُوا بِأَخْلَاقِ اللّٰہِ کا مصداق  
ہو جاتا ہے۔ جو حق تعالیٰ اور خدا کا منصب جو بمنزلہ کوئی ہوتا ہے۔ سوطالب صادق کا  
خیال رکھنا ہے۔ کیونکہ وہ حق کا طالب ہے۔ اور جو بولے طالب کو چھوڑ دینا چاہیے۔ کیوں کہ  
باطل کی طلب میں ہے۔

یہ چاروں منصب طریق قادی میں پہلے چار درجوں میں حاصل ہوتے ہیں۔ کامل مرشدان  
چاروں پر پورے طور سے متصرف ہوتا ہے۔ اسے تصور اور جمیعت بے شمار حاصل ہوتی  
ہے۔ اس میں توجہ کل اور فکر کما میت حد سے زیادہ درکار ہے۔ اگر یہ بات حاصل ہے  
تو وہ عاشق کے مرتبے میں ہو کر نظارہ کرتا ہے۔

طالب تراگر دن زخم سہیش نہ  
دم مزن اگر صافی و سہر جان بدہ  
طالب بے سربیا جانب حشدا  
خوشش بہین دیدار اللہ شہد لقا  
خود پسند طالب سالہا سال بھی مرشد کے حضور میں رہ کر یہ سبب بے ادبی کے حاصل

مردم رہتا ہے۔ جو مرید پر کی خدمت میں شمار کرے وہ طامع ہے۔ اور مرشد کے حق میں ہنزلہ  
عزرائیل ہے۔ ایسا شخص نفس کی قید میں پھنسا ہوا ہے حکایت با شکایت پس پشت ہے  
طا لبا گر فساتی از من بخواب  
تا ترا بخشش کنم و تیر باد  
کامل اور صاحب منصب مرشد توجہ سے علم معرفت الہی اور حضوری سنیہ لیبینہ نظر بہ نظر  
قلب بہ قلب روح بارود اور سر بہ سر عطا کر سکتا ہے اس کو یہ یقین بالیقین سے طالب روحانی  
اور دونوں جان سے لاپرواہ ہو جاتا ہے۔ اور فقر کے انتہائی مقام اور فنا فی اللہ کے  
درجے پہنچ جاتا ہے۔

## شرح انتقال

حقیقت میں ایک مرتبہ ہے۔ جس میں ایک حال سے دوسرے حال میں آتے ہیں۔ جس کو  
انتقال احوال کہتے ہیں۔ اور وہ مَوْتُکُمْ اَوَّلُ قَبْلِ اَنْ تَمُوتُکُمْ اور مرنے سے پہلے مر جانا ہے۔  
بعض طالب کو انتقال کی وجہ سے حادث باطن میں جاتے ہیں۔ اور بعض مردود ہو جاتے  
ہیں۔ اور شرک و کفر میں پڑ جاتے ہیں۔

اگر مہشت و ظمان یا بے ریش لڑکوں کے خط و خال سے دیدار پروردگار کو متماثل کیا جائے۔ تو  
درست نہیں کیونکہ دیدار پروردگار متماثل ہے۔ جو کہ اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل  
ہوتا ہے۔ جس کی اس بات پر یقین نہیں۔ اگر اسے تمام قرآن احادیث تفسیر اور اقوال  
مشائخ بھی تباہے جائیں۔ اور ہر قسم کی نصیحت بھی کی جائے تو بھی اس بیدار کو اعتبار نہیں آتا +  
اس لیے قہاری کا علاج یہ ہے کہ پروردگار توفیق باطن سے پاوے مجلس محمدی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر کرے یا حضرت فناء علی الدینی ولی اللہ قدس سرہ کی  
مجلس میں لے جائے کہ تاکہ ان صاحبزادوں سے کوئی صاحب اسے یقین فرمائیں۔ ایکنے  
سے وہ مردود طالب محمدی مقبول ہو جائے گا۔ اور اس کے تمام مقاصد حاصل ہو جائیں گے  
کامل مرشد میں ایسی ہی توفیق ہونی چاہئے۔ جس سے کہ اوپر بیان ہو چکی ہے۔ ناقص  
مرشد سے کچھ کام نہیں نکل سکتا +

جہاں پر لاہوت کا دیدار اور لامکان کا راز ہے۔ وہاں پر سرور کے نہ آواز  
ہے نہ صوم ہے نہ صلاۃ ہے نہ حج کعبہ نہ زکوٰۃ ہے۔ نہ مکاں نہ وجہات ہے  
وہاں پر ثنائی اشرعین نور میں اشر ذات لا ذوال ہے۔ یہ مرتبہ اسے حاصل  
ہے جو معرفت میں ثنائی اشر جہاں اشر اور وصال لا ذوال کے مرتبے پر پہنچا  
ہوا ہے۔

ہر کہ طالب حق تقایا بدلتا

ہر کہ شکر حق لقا کنت از ہوا

منو امر دان خدا کی راہ با توفیق ہے۔ طالب دیدار بے سر ہونا چاہئے۔ تاکہ  
اسرار کا سر حاصل کر سکے۔

گر تو خواہی دیدن رویت خدا      سر ز گردن کن حسب اہل بیت  
بے زبان ہم سخن باشی عیاں      مرتبہ لاہوت میں است لامکان  
سر پریدہ بے سر اسے طالب پیا      بعد از ال دیدن خدا پر تو روا  
یہ مراتب صاحب عزق کے ہیں۔ قولہ تعالیٰ۔ **وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَلِيلَ حَبِيبٍ**  
تو باقی خیالات بھول جائے۔ تو پیرا اشر تعالیٰ کو یاد کر۔  
حدیث ہمیشہی علی الزا میں **يَدُؤْنِ الْاَشْدَاءُ اِمَّ قَدَمِوْا كَيْ طَلُوْا سِرَّوْا** کے مل  
چلنا چاہئے۔

یہ مراتب فقر تمام کے ہیں۔ کہ **اِذَا كُنَّا اَلْفَقْرَ كُنَّا اَلْفَقْرَ**۔ جب فقیر اپنی تمامیت  
کو پہنچا ہے۔ تو اشر جہاں اشر ہے۔

دیدار الہی کے لئے کس علم سے راہ حاصل ہوتی ہے۔ اور کتنا علم اس کا گراہ  
یہ بات اسم اشر ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ جس میں اشر تعالیٰ کے دی  
نفس دی قلب۔ دی روح اور دی سر کے ذریعے اللہ نام ہوتا ہے۔ اسم ذات کے  
تصور سے نفس قلب۔ روح اور سر سب کے سب نور ہو جاتے ہیں۔ اور طالب الہی  
سے مشرف ہوتا ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں جن کا باطن معبود ہو۔ اور جن کا وجود  
معنور ہو۔ قولہ تعالیٰ **لِيُعْطِيَكَ نَاسًا مَّا تَشَاءُ** تم میں نہایت کی مانتا ہے  
اشر تعالیٰ تیرے لیے اور کچھ لگاؤ بخش دے گا۔



# شرح انتقال

طریقیت میں بعض طالب تحقیق شیطانانہ جو کہ نار مردار سے مدد کھد کر کتے ہیں۔ کہ ہم نے دیدار دیکھا۔ سو یاد رہے کہ معرفت کا وسیلہ دیدار موت ہے۔ کیونکہ موت کی پھر اطمینان و سلامت گذر کر درست و درست سے جاتا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے  
 الْمَوْتُ جَسَدٌ يُؤْتِيهِ الْجَنَّةُ وَالْجَنَّةُ الْيَتِيمَانِ الْحَيِّبِ مِنَ الْحَيِّبِ  
 وَلَا يُعَيِّنُ لَبَّ الْحَيِّبِ الْحَيِّبِ۔ موت ایک پل ہے۔ جو درست کو درست سے جاتا ہے۔ جیب جیب سے نہیں ڈرتا۔ اور جیب جیب کو خذاب نہیں کرتا۔ ان مراتب کو مَوْتُ تَوَاقُّبِ اَنْ تَمُوْتُوْا مَرْتَبَةً مِّنْ مَّرَاتِبِ كَتے ہیں \*

بعض انسان کے مرجانے کو انتقال کتے ہیں۔ اور بعض اس حالت کو کتے ہیں جب کہ موت کے بعد زندگی حاصل ہو کر از سر نو روح داخل ہوگی۔ اور بعض چولا بدلتے کو انتقال کتے ہیں۔ ایوں کو اوتار کتے ہیں۔ لیکن یہ رسم اہل زنا اور اہل نمار کی ہے۔ ان بد مذہبوں کی رسم رسوم کے ہزار بار استغفار \*

وہا اصل انتقال سے مراد وہ وصال ہے۔ جو فقیر اولیاء اللہ کو موت کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ بعض کو انتقال بذریعہ موت ہوتا ہے۔ بعض کا بذریعہ مراقبہ۔ بعض کا باعیان بعض کا وسیلہ خواب اور بعض کا بذریعہ استغراق۔ اولیاء اللہ ایک دم میں ہزار ہا احوال سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ کبھی وہ لا الہ کے مرتبہ میں ہوتے ہیں۔ کبھی الا اللہ کے مرتبہ میں۔ کبھی محمد رسول اللہ کے مرتبہ میں اور کبھی نور حق کے مرتبہ میں ہوتے ہیں اس غائی حد کا میر کو قبر میں انتقال ہوتا اور بات ہے۔ اور بالصور قاتی اور باقرب انتقال اور بعض اور نفس قلب روح اور سر کا انتقال اور ہے۔

کے شتائیں اس میں مراتب راخیل	استغراق میں شوق خدا انتقال
نور برسد ذات نور لا ذوال	گذارد انتقال وہم و قتال
بعد ازل از ذکر شد اولیاء	مکرم و حق بود حق نفسا

از طالبان صادقان قوت تمام  
طالب حق کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم ہے  
کہ جو کچھ اس کا مطلب ہے مجھ سے طلب کرے۔ اور مجھے بھی قسم ہے۔ اگر میں اسے  
پورا نہ کروں۔ یعنی میں ضرور پھدا کروں گا۔ کیونکہ طریقہ قادری میں مجھے ساری ترقی اور  
قدرت حاصل ہے۔

یہی طالب را ندیدم در جہاں  
ہر کہ طالب بشود دشمن بہاں  
اولا طالب بود مشعل عظام  
بعد ازاں دشمن شود شیطان تمام  
تو را تعالیٰ ز آئندہ آفتوں کیسے  
یا سنیٰ آؤ قدر آن لا تعذب الشیطان  
اِنَّ لَکُمْ عَدُوًّا وَثَیْلَیْنِ کیا میں نے تم سے حمد نہیں کیا تھا اسے آدم کی اولاد!  
کہ تم شیطان کی عداوت نہ کرو۔ کیونکہ وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ اگر صورت نہیں تو طالب  
بہتر کہہ سکتے ہیں۔ حدیث لا تَرْکُوْا الدِّیْنَ رَافِیْ اَقْوَامَ الْکَلَابِ ط۔ کون کے  
منہ میں موتی نہ دو۔

اہل قادری طالبوں پر حضور کی راہ صاف کرتا ہے۔ ساور حضور دکھا دیتا ہے۔  
ہر کہ سے بینہ بود دائم حضور  
ہر طالعے در حکم زد گشتہ نور  
راہ دیدار است و گر گمراہ تو  
چشم چنایے بود چشم گمراہ  
چشم از برائے دید و دیدارش مگر  
مگر کرد ما صد بار بنام لقا  
ہر کہ سے بینہ نہ بود آواد  
کو در ناد کے بینہ نہ  
حدیث من غوی ربک فقتل علی  
کو پہچان لیا اس کی زبان گزلی ہو گئی۔

مرض و حاجب منت و ہم مستحب  
حکم را کردم حضور را ز رب  
این نماز دائمی را نگہ دار  
تا ہر نماز وقت باشد بقرار  
حدیث۔ مَنْ لَمْ یُحَیْزْ قَوْلَ مَنْ الْوَقْتُ الدَّائِمُ لَمْ یُفْعَلْ اَللّٰہُ  
قَوْلَ مَنْ الْوَقْتُ وَ مَنْ لَمْ یُحَیْزْ قَوْلَ مَنْ الْوَقْتُ لَمْ یُفْعَلْ  
اَللّٰہُ قَوْلَ مَنْ الْوَقْتُ۔ جو شخص مرض و حاجب کو ادا نہیں کرتا

اٹھ تھلے اس کے وقتی فرض کو قبول نہیں کرتا۔ اور جو وقتی فرض کو ادا نہیں کرتا۔ اس کے دائمی فرض کو قبول نہیں کرتا۔ لَا صَلَوةَ إِلَّا بِحَسَنُوْنَ الْقَلْبِ۔ دلی حضور کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

عارفوں کو نماز کے وقت انوار دیدار الہی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اور ان کے دل میں ایک قسم کا نور پیدا ہوتا ہے۔ اَلصَّلَوةُ مَعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ نماز مومن کے لئے بہتر معراج ہے۔

## شرح دوم

دم ہی طریق ہے۔ دم ہی ذوقیت ہے۔ دم ہی دریا ئے عینیت ہے۔ اور دم ہی تعبیلیت ہے اور دم ہی عزلیت ہے۔ اور دم ہی لذلیت بھی ہے۔ اگر دم کی تہ کو پہنچ کر اس کی حقیقت حاصل کرے تو اس میں یہ قدرت بھی ہوجاتی ہے۔ کہ توبہ کے ثمرات سے ایک دم میں اٹھارہ ہزار عالم کی روحانیت کو تکرار میں لاسکتا ہے۔ اس قسم کا کامل آدمی اگر عالم ہے تو ایک دم میں تمام جہان کو تباہ کر سکتا ہے۔ اور نیز تمام جہان کو فیض کے نزلانے بخشش کر سکتا ہے۔ ایسے شخص کو حصار کہہئے۔ عاب قدر اور دعوت پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

واضح رہے کہ علم سونے اور چاندی و نقدی کی طرح ہے۔ اور فقر معرفت فلاوی تیغ کی طرح ہے۔ پس جو کام عمار سے نکل سکتا ہے۔ وہ سونے اور چاندی سے کس طرح ہو سکتا ہے ولایت کی طرح کی ہوتی ہے۔ چنانچہ ولایت بائج عنایت۔ ولایت باہین عنایت۔ ولایت بافضل فیض رحمت ولایت باصلاح عین علم حکایت۔ اور ولایت یا دنیا پر شکایت ان میں سے ہر ایک ولایت طالب کو کامل مرشد قادری سے تقابلی کے ذریعے نصیب اور اس پر شکست ہو سکتی ہے۔

توجہ کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ لیکن سب کی سب صرف اسی توجہ میں آجاتی ہے۔ اور وہ ہے کہ ہر دم اٹھ تھلے کی طرف متوجہ رہے۔ ایسی توجہ والے کو اٹھ تھلے نے فرمایا ہے کہ میرے ایک بندے۔ جو توجہ رہتا ہے مجھ سے ایک میں تجھ عنایت کروں گا۔



یہ زالیہ شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے خالی نہ ہو گا۔  
 حضوری کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ حضوری نفس حضوری قلب۔ حضوری روح۔ حضوری  
 سر۔ حضوری اللام و آواز۔ حضوری معرفت حضوری غرق جان۔ حضوری با حیاں۔ حضوری  
 با مشعلہ و ہم و آگاہ۔ حضوری فنا فی اللہ لقا با اللہ۔ تجلیات کے مشاہدے میں عین با عین  
 رمز بارمز توجہ باتوجہ۔ شعلہ با شعلہ۔ تصور با تصور۔ فکر با فکر متزاہد ہے۔ ان تمام حضوریات  
 کو مرشد کامل قادر ہی سمجھا سکتا ہے۔ اور اہل تلقین کو یقیناً دلا سکتا ہے۔  
 ایں علم دیگر بود و سیدہ حضور      وال علم دیگر بود عقل و شعور  
 عقل یک گنج اسب با قرب خدا      آل عالمی بے عجب و کسب ادلیا  
 پہلے مرشد کو طالب۔ پیر کو مرید اور استاد کو شاگرد کے ساتھ منعقاد ہوتا دیکھنا چاہیے  
 اور انسانیت اور آدمیت سے کام لینا چاہیے۔ انسان کی صفات ہونی چاہئیں کہ  
 با جمیعت علم سے علیم۔ حکمت سے حکیم۔ علم سے علیم۔ عظمت سے عظیم۔ کرم میں کریم۔  
 سلیم القلب با مراد مستقیم۔ اور وہ وہ ازل پر قائم ہو۔ یعنی اَوْفُوا بِالْعَهْدِ  
 اَوْفُوا بِالْعَهْدِ کہ تم میرے عہد کو پورا کرو۔ تمہیں تمہارے عہد کو پورا  
 کر دیا گیا۔

صدیق قدیم رکھتا ہو نفس شیطانی اور دنیا پر غالب ہو۔ نعمت منعم میں نعیم ہو۔ جہنم  
 حق کی طرف متوجہ و مستغرق ہو۔ باطل اور توفیق سے بیزار ہو۔ بلحاظ وجود مستغرق ہو  
 اور اس میں غضب۔ غیر۔ غیرت۔ غلیظ اور غلاظت نہ ہو۔ جو شخص ان صفات  
 سے متصف ہے۔ وہ اشرف الانسان ہے۔ اور جو نہیں وہ انسان صوری حیوان  
 سیرت اور طامع اور پریشان ہے۔

آدمی با عقل و ادب و دو گواہ      آدمی با معرفت و شرب از الہ  
 با حضوری آدمی کشف القیور      عقل تم ایں است با نعم شعور  
 جو انسان ہے اس کی ایک ہی بات کی قیمت سونے چاندی سے بہتر ہے۔ آدمی  
 میں بوقدرت ہے۔ تو اس واسطے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک بھید ہے۔ جیسا کہ  
 حدیث قدسی ہے۔ ظاہر ہوتا ہے۔ اَلَا تَشَآءُنَ یَسْتَرِیْ وَ اَنَّا یَسْتَرِیْ اَلَا تَشَآءُنَ  
 آدمی اس کا بھید ہوں۔ تو لہذا تعالیٰ کے حکم کے آگے انسان مائیکہ یلکے انسان



کامل دعوت کو دعوت و درود وظائف کے شروع ہی میں جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا ہے فرشتہ موکل اس کی آگاہی دیتا ہے۔ اور اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ پھر لوح محفوظ کے مطابق فرشتہ موکل آواز دیتا ہے۔ اگر یہ حالت ہو۔ تو اہل دعوت کو غام اور علم دعوت میں ناتمام سمجھنا چاہئے۔

علم دعوت میں کامل عامل اور عالم باشندہ شخص ہے کہ دعوت اور درود وظائف کے شروع ہی میں روشن ضمیر ہو۔ اور تمام انبیاء اور اولیاء کی پاک روہیں آمو جو رہوں۔ اور اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیجا نہیں اور گردا گرد حلقہ باندھ کر وہ اس سے مل کر علم دعوت پر چھیں۔ اور قرب الہی سے الہام حاصل ہو۔ اور وہ منظور نظر ہو۔ جو کچھ باطن میں حکم ہو۔ وہ مقصود کے موافق ظاہر ہو جائے۔ یہ مراتب غالب الاولیاء اور شہسوار قبور کے ہیں۔

ہر کہ را شد قرب قرآن و خبر  
ہر خوان گنج آں را در نظر  
عامل دعوت بود صاحب وصال  
لا سلب لارحمتہ شد لازوال  
یافت عزت با ہوا ز ہو ماحند  
یک دے یک ہو کند عالم منت  
اس قسم کے مراتب اولیاء اللہ کی قبروں۔ قرآن شریف اور قرب حقانی اللہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان کے حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کامل عامل منہ کی زبان سے دعوت نہ پڑھے۔ کیونکہ زبان نیک و بد گفتگو سے مملو آلودہ ہوتی ہے۔ اور اس لئے قرآن پڑھنے کے لائق نہیں۔ بلکہ وہ دل کی زبان سے پڑھے اور صاحب دل کئے یا سر کی زبان سے پڑھے اور صاحب سر تلباسے کئے۔

شد وجود گنج کان حق کرم  
ہر کہ واقع معرفت آں اہل دم  
قرآن تعالیٰ و لفظت فیہ جون رقی سچی اور میں نے اس میں اپنی روح میں سے کیونکہ  
اس قسم کی دعوت کا کامل عامل بمنزلہ کشتی بال ہے اور قرآن شریف بمنزلہ  
سمندر ہے۔ وہ اس طرح پڑھتا ہے کہ کعبہ مدینہ و عرش کرسی اور لوح و قلم سب کو عرش  
سے فرش تک ہلا دیتا ہے۔ اور تمام روحانیت کو دیکھتا ہے۔ بشہ طیکہ وہ جلالت کے لئے  
اور اگر چاہے پڑھے تو تمام انبیاء اور اولیاء اور فرشتے دست حیرت  
سرت جلتے ہیں۔ اور تمام جن و دیو پری وغیرہ اس کے گنہگار و فرج کئے ہیں۔



و موت مرث وہی پہنچتے ہیں۔ جو اہل قرب ولی اللہ ہیں۔

واضح رہے کہ فقیر اسے کہتے ہیں۔ جسے قرب ربانی۔ نفس ثانی کی سلطانی۔ ناظر عیانی  
نظر لامکانی اور روحانی مرتبہ۔ حاصل ہو۔ اور اگر لاہوت و لامکان میں اگر دونوں جہاں  
کی طرفوں کو دیکھے تو وہ اسے رائی کے دانے اور بچھر کے پر کے برابر دکھائی دے۔ جو  
فقیر ہمیشہ لامکان میں دیدار سے مشرف ہے۔ اسے مطالعہ علم اور ثناء و محبت کسی حد کا درجہ ہے

طالع من راغبی نور شد

یا خدا ہم ستمی ہم مذکور شد

جب میں نے اللہ جل شانہ کے مطالعہ سے قرآنی آیات اللہ تعالیٰ دور بدور پرچیں  
تو دنیا کو تین طلاقیں دیدیں۔ فقیر کی نگاہوں میں بادشاہ عاجز و مستحق دکھائی دیتے ہیں  
اور محبت ہزاری لباب نفس کی قید میں کہیں کربری حالت میں ہیں۔

من فقیری گنج دارم صد ہزار گزرا چشم است جانب انگاہ

اگر فقیر مرتبہ چاہے تو اسے اس قدر قوت حاصل ہے کہ وہ قلل اللہ بن سکتا ہے۔

باموہبہ۔ طریقہ کندہ تحقیق تر ہم پر مرانہ شناسد سیم زند

کسی طریقہ یا خانوادہ کی انتہا اور کمالات کا طریقہ قادر ہے کی ابتداء کو بھی نہیں پہنچ سکتی

خواہ وہ ساری عمر چلوں اور یا صفت ہی میں بسر کر دے۔ کیونکہ قادی طریقے میں ابتداء

میں مشاہدہ حضور ہوتا ہے۔ اور انتہا میں ثانی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ پس برتھیں

قادی کے ساتھ برابر ہی کا دلوئے کرے۔ وہ اتنی اور بے شعور ہے۔ طریقہ قادی

میں تکلیف تھکید، سستی، سستی، خودی اور خود پرستی ہرگز نہیں ہوتی۔

خام را مستی بود ہم از خیال مست را ہشیا و گردانہ وصال

کامل قادی میں نما۔ جین کٹنا۔ جین منا۔ جین بقا اور جین لقا ہوتا ہے۔ نہ وہ خدا

ہوتا ہے۔ نہ خدا سے ایک دم جدا ہوتا ہے۔ قادی عنایت میں جین ہوتا ہے۔ کیونکہ

اسے ہمیشہ قرب الہی سے ہوتا ہے۔

الہی کن ما ہنم بر مدد کس سوال وصال تو بہتر بود زرد مال !

اگر سہارا کوئی قادی سرور و سماج کے سبب مغربی عشق کے ظلمات کی وجہ سے

سورے شکر میں آئے۔ تو اس پر تعجب نہ کر۔ کیونکہ اس کے لئے یہ سرور

وسماع از مدعی نفس و خواہش نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے بھی اسے خدا کی راہ ہاتھ آتی ہے  
 اس پر وہی یقین کرتا ہے۔ جو اسے جانتا ہے۔ بیدین و بے یقین کو کیا خبر ہے  
 کل درجہ و یک مرتبہ استناس تو یک یک ترا با یک بروا استبحر  
 فقیر دل پر غیرت نہ کر دیکھو کہ ایسا کرنے سے غضب الہی برش میں آکر ماسہ اور  
 ناموافق مرید کو پریشان کرتا ہے۔ اور اس کی جان میں بمنزلہ پیراڑ کر رہے۔  
 اگر کوئی کام کی چیز ہے۔ تو یقین ہے۔ ورنہ بے یقین بیدین نفس اور عیال کے  
 تابع ہو رہے یا اس کا دل بمنزلہ شورہ زمین کے ہے۔ جو غم ریزی کے لائق نہیں۔  
 ہر ایک شخص بادشاہی کے لائق نہیں ہو کرتا۔ اور نہ ہر دل اسرار الہی کے خزانہ  
 کا سزاوار۔ نہ ہر ایک پتھر میں لعل ہوتا ہے۔ اور نہ ہر بودا کیمیا کی آگیر کے مناسب ہے  
 ہر ایک زبان احادیث و تال کے قایان۔ اور نہ ہر ایک وجود وصال کے لائق۔ نہ ہر فقیر  
 روشنی ضمیر لائق اور بے زوال ہوتا ہے۔ نہ ہر ایک جاہل مرتبہ میں ابرہیل کا ہوتا  
 ہے۔ نہ ہر ایک کے پاس ہمیشہ مال و دولت ہوتا ہے۔ نہ ہر ایک اہل دنیا قاعدن کی  
 طرح بخیل۔ نہ ہر ایک شخص یا سوال دہتا ہے۔ اور نہ ہر فرد حضرت رادم ایک ہی ہے اعمال  
 اور بصیرت با کمال رکھتا ہے جس سے اس کو کچھ حاصل نہ ہوا۔ سمجھو کہ وہ ازلی مخلوق ہے  
 اگرچہ لوگوں کی نگاہوں میں وہ محدود ہے۔ حدیث اَلَا نَکُنَّا کَانَ اَبْنَا کُنَّا لَکَ  
 دلیا ہی ہے۔ قَوْلَ تَعَالٰی کَفَعَلْنَا لَکُمْ شَاوُوْا وَ یُحْکَمُ مَا یُؤْتٰی اَشْرَہَا ہَا  
 ہے کرتا ہے۔ اور جس اس کی مرض ہوتی ہے۔ ایسا حکم کرتا ہے۔  
 قَوْلَ تَعَالٰی اَحْسَنَ کَمَا اَحْسَنَ اَللّٰہُ اَلْکِیْلُ ہیا اشر تعالیٰ نے تمہارے  
 کیا ہے۔ تو بھی احسان کرے

طلب کن ادمرشد گنج فنا

احتیاج تو غائب سیم و زر

لا تزل مرشد نہ باشد اہل خام

ہر کہ خواہ معرفت و حدت خدا

کینا یا سنگ یا رس یا نظر

مرشد آل باشد عین کام تمام

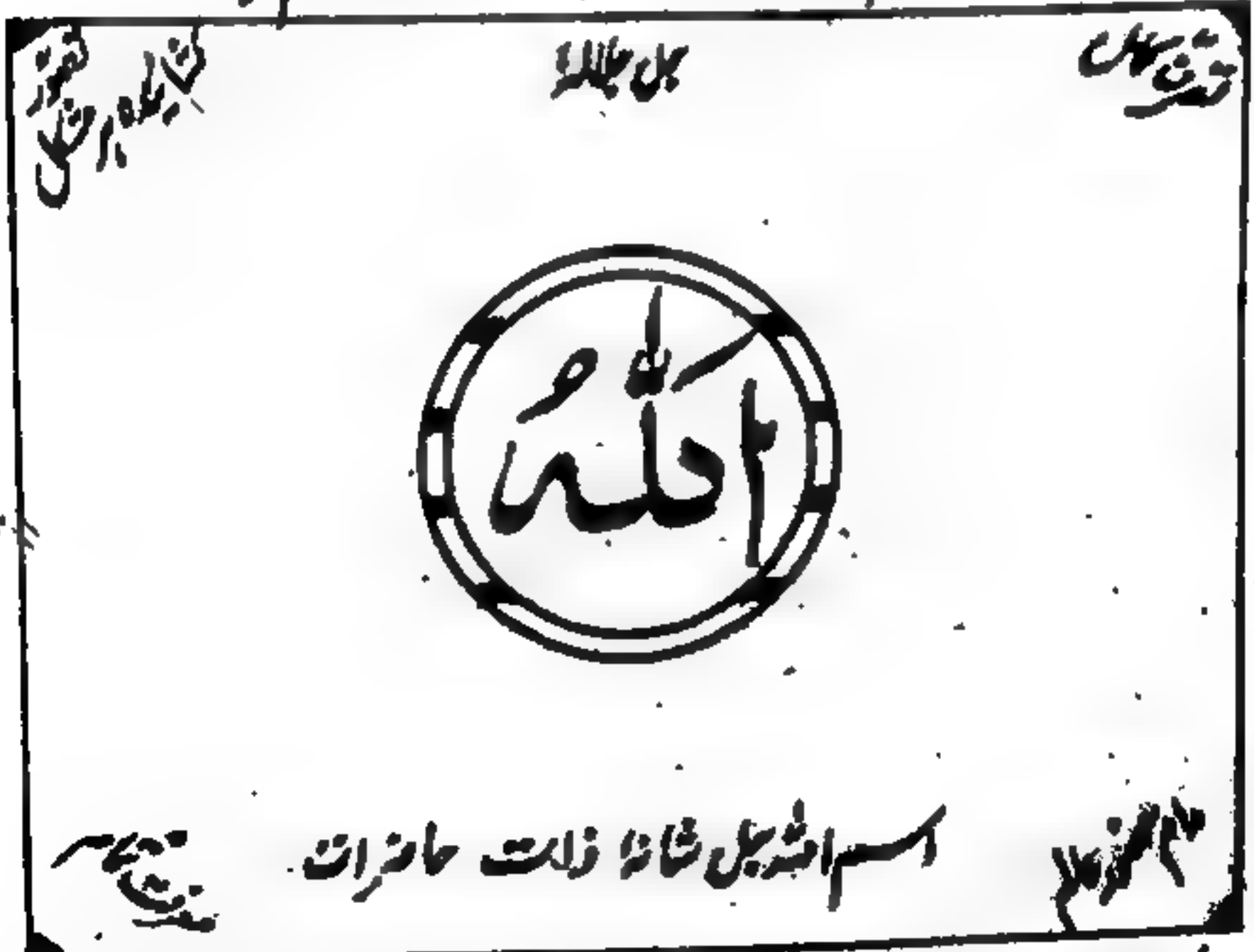
جو مرشد قبلہ الہام ہے۔ اس کا مرید بمنزلہ حدت ہے اور ہر مرتبہ تمام ہے۔ اس کا مرید

خام ہے۔ سو دلوں حرم و ہوا میں گزشتہ اور اس مافہ سے مطلق ہے۔ گھر میں۔ انہیں اس

بات کی اطلاع ہی نہیں کہ وہ دلوں کی جہت نہ لے دیا ہوا ہے۔ جس کی یہ حالت ہے

ان کا مرشد خام اور روسیہ ہوتا ہے۔ اگر مرشد کی تقلید کر مرید کو سہ تو یہ پیر کے لے بکیرہ گناہ ہے مرشد خام اپنے طالب کو ذکر و فکر مراقبہ اور بادشاہوں اور امراء کو مسخر کرنے کے لئے نقوش کے پر کرنے اور مخالف کے مدد طلبہ کرتا ہے۔ اور اسے قرب الہی اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مطلق خبر نہیں ہوتی۔ دنیا اور آخرت میں ایسا مرید اور طالب روسیہ ہوتا ہے۔ سو مرید کو لازم ہے کہ ناقص مرشد کو پہلے ہی دن تین ملاقاتیں دے کر کسی کامل مرشد کی خدمت میں حاضر ہو دے۔ جو کہ اسے پہلے ہی روز موم راز اور حاصل بعزت پر مددگار کر دے۔

دافع ہے کہ حسب ذیل نقش اور العلویہ والعلوہ ہے۔ کیونکہ ہر ایک علم و معرفت کی حقیقت اس نقش پر توجہ کرنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جس نے اسم اللہ علی شانہ کی کتب دریافت کر لی وہ غالب اولیاء ہو گیا۔ اور مخدوم بن گیا۔ اور جو اسم اللہ کا حکم ہے۔ اور اسے اس اسم کا گنج معرفت حاصل نہیں وہ محسروم ہے۔



یہ ایسی راہ ہے جس کی ابتدا میں حضور امیر مشرق ہوتا ہے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوتا ہے۔ اور وہ موت و لامکان کو حیاں دیکھتا ہے۔ جیسا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نور دیکھا تھا۔ وہاں پہنچتا ہے۔ ان



مراتب کو اہم حق حیوان کیا جائے۔

نفس اسم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب ذیل ہے۔ اس پر اگر باطن غافل اور تصدق ہو۔ تو ایک ہی دم میں اسے اس نفس سے ہزار باروٹے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن یقین کا ہونا ضروری ہے۔ یہ راہ فیض بخشش اور مستحق ازل کا فضل اور کھائی بالمشققت یعنی مقبول کے لئے ہدایت ہے

قبض البرکات

بغیت باجمال محمدی  
صلی اللہ علیہ وسلم

کلیغ الفضل

وصال لا زوال

واضح رہے کہ اسم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چار حرف ہیں۔ یعنی ح ر ح۔ ہر دو پہی حرف میم کے تصور سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسم کے تصور حضور محمدی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم نفس دم بدم اور سر سے باطن جو مائیکے۔

واضح رہے کہ اہل محبت محبت کے آئینہ میں دیکھا کرتے ہیں۔ اور آئینہ محبت شرف حضور ہے۔ جس سے اہل حضور کو محبت حضور با مراد حاصل ہوتی ہے۔ جو دیدار حضور کو

پہنچ چکا اسے مذہب و ملت سے کیا سروکار یعنی اس کا نفس نانی۔ قلب عسانی۔ اور روح باقی ہوتی ہے۔ ایسا شخص مذہب و ملت سے بیزار اور مستی کا دوست دار ہوتا ہے۔ جو شخص صحابہ کبار اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت شاہ محمد الدین علی اللہ رضی اللہ عنہ کے دیدار اور ملازمت سے مشرف ہوا یا ہے۔ وہ اس نقش سے ہو سکتا ہے اسے حارت بالیقین دیکھ سکتا ہے۔ جو شخص اس نقش کو ہر وقت دیکھتا رہے اسے مذکورہ بالا معانی ان کی مجلس میں و شام نصیب ہو سکتی ہے۔

ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ	یا محمدؐ ہو	عمر رضی اللہ عنہ عدل نظر
عثمان اہل حیا رضی اللہ عنہ	یا محمدؐ ہو	علی رضی اللہ عنہ علم باسما
حسن حسین رضی اللہ عنہ	یا محمدؐ ہو	حسین رضی اللہ عنہ حسن الخلق
فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہ	یا محمدؐ ہو	محمدی الدین رضی اللہ عنہ ارشاد توحید

اور یہ نقش نہایت اعلیٰ درجہ کی چابی اور توحید کی اصل ہے۔ اس کے ذریعے ہر مطلب کا قفل کھل سکتا ہے۔ اس کو کامل لوگ ہی جانتے ہیں۔ مکمل ہی پہچانتے ہیں۔ اور اکمل لوگ دیکھتے ہیں۔ اہل جامع اسم اللہ ذات سے طالب کو جمعیت بخشے ہیں۔ طالب اسم اللہ سے مطلوب کا طریقہ حاصل کرتا ہے۔ لہٰذا سب پر غالب آتا ہے اور کھوئے تمام مطلب حاصل کرتا ہے۔ جو شخص ان عظمت العظم اسرار کو نگاہ نہیں رکھتا۔ وہ گویا نقیر کی معرفت سے آگاہ ہی نہیں

عاقبت	آملہ	فوز	حاصل
جہاد	لہ	جہاد	جہاد
جہاد	لہ	جہاد	جہاد
جہاد	لہ	جہاد	جہاد

اس کو مجھ سے انسان تیغ برہنہ بن جاتا ہے۔ اور اس کے فکر سے تمامیت فیض حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے تصور سے ترسم اور تصرف سے سخاوت نصیب ہوتی ہے۔ جو شخص اس دائرے کو ہمیشہ مد نظر رکھتا ہے۔ وہ ابتداء اور انتہا والوں سے بازی جیت جاتا ہے۔ اور دونوں جہان میں زندہ ہے۔ کبھی نہیں مرتا۔ اس دائرے سے مفتاح الارواح کلید توحید و تہجد و تفرید، نور حضور قدر قرب اور فنا و بقا حاصل ہوتی ہیں۔ دعوت قبور کے علم سے کامل فقیہ کو حضور کا تصور حاصل ہوتا ہے۔ دعوت اہلین طرح کی ہوتی ہے۔

ایک تو دعوت پڑھنا عینکیت وغیرہ کا، جن سے جنوں کو قابو میں لایا جاتا ہے۔ دوسرے دعوت پڑھنے سے مؤکل فرشتے کو قابو میں لانا۔ اس دعوت والے جنوں ہیں۔ وہ تمام حیرات کا گوشت جمالی، جلالی اور کمالی والے نہیں کھاتے۔ اور بڑی احتیاط کرتے ہیں۔ اگر غسل لوث جائے تو فوراً انہیں غسل کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کی دعوت جن اور فرشتوں وغیرہ کے مسخر کرنے کے لئے پڑی جاتی ہے۔ اور یہ سراسر کفر و شرک فحاش اور استہداج ہے۔

تیسرے تمام انبیاء، اولیاء، شہداء، غوث، قطب، اور ابدال کی روحوں کو اپنے قبضے میں لانا۔ جو شخص اسے پڑھتا ہے۔ اسے اسم اللہ، ذات کی حضوری سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس کا عمل قیامت تک باز نہیں رہے گا۔ بلکہ دعوت قبور اور کشف الارواح کا حامل سمندر شہسوار اور نظام کے ہوتا ہے۔ جو ایک ہی ہفتے میں مشرق سے مغرب تک کے ملک کو اپنے قبضے میں لے آتا ہے۔ اور تمام آدمی اس کے فرمانبردار ہوتے ہیں۔ نیز عالم، عالم صاحب دعوت، قبور کے ساتوں اعضاء اسم اللہ، ذات کے تصور سے سراسر نور ہو جاتے ہیں۔ اور اولیاء اللہ کی قبروں پر تلخ برہنہ لے جا کر کھاتا ہے۔ اَلْخَضِرِیُّ ذَا الْمَلَأِیْنِ اَتِیَ بِاَمَّا یَلِیْکَ الْاَرْمَاحُ الْمُقَدَّسَیْنِ اَوْدُنِزْ قُتْمُ یَا ذِیْنِ الْعِلْمِیْنَ کے جذب سے روحانی معبود ظاہر قبر سے نکل کر اَلْهَمْ عَلَیْکُمْ کُتَابُہُ ہے۔ اور دعوت کے پڑھنے والا دعلیم السلام کھاتا ہے۔ اور اہل قبور سے معاف کر دیتا ہے۔ اور ایک دوسرے سے ظاہری آنکھوں سے ملاقات کرتا ہے۔ اور روحانی اسے امیر تعالیٰ کے فیضی لادہی فرائض کا ثمرن بنتا ہے۔ ظاہری آنکھوں سے غیب کو دیکھتا ہے۔ اور جب نزلے کو دیکھ لیتا ہے





تصویر	تصویر	تصویر	تصویر	تصویر	تصویر
ش	ص	ض	ط	ق	ک
حافظات	حافظات	حافظات	حافظات	حافظات	حافظات
کلید	کلید	کلید	کلید	کلید	کلید
تصویر	تصویر	تصویر	تصویر	تصویر	تصویر
ظ	ع	غ	ف	م	ل
حافظات	حافظات	حافظات	حافظات	حافظات	حافظات
کلید	کلید	کلید	کلید	کلید	کلید
تصویر	تصویر	تصویر	تصویر	تصویر	تصویر
ن	و	لا	لا	ی	ی
حافظات	حافظات	حافظات	حافظات	حافظات	حافظات
کلید	کلید	کلید	کلید	کلید	کلید

دماغ رہے کہ دائرہ وجود کے نقش سے ننانی اشرفیات کے مراتب لازوال اور بادصال ہوتے ہیں۔ اس علم تصور کی وجودی مشق سے طالب کا وجود پارے کی طرح ہو جاتا ہے۔ کہ ہزار ہا چھوٹے چھوٹے خستوں میں منقسم ہو کر پھر آنا فنا ایک جسم بن جاتا ہے۔ اور کبھی جسم کے بند بند جدا ہو کر پھر ایک بن جاتے ہیں۔ اور کبھی خود اپنے آپ کے نکلنا یعنی فرزند وغیرہ بنتا ہے۔ یہ وجودیہ مشق نفس دنیا فیضان شہوت اور حرص و ہوا کے خلاف ہے۔ اس کی مشق کرنے والا ہمیشہ اشرفیائے عالم کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کی ریاضت کرنے والا صاحب صفا اور عاشق البشر ہے۔ اور اسے ذات رب العالی کی محبت ہوتی ہے۔ نقش وجودیہ دوسرے صفے پر مندرج ہے۔ جس سے یقیناً معرفت تو سیدک عقدہ کشائی ہوتی ہے۔

الله

محبت بیجا  
بوسه نانی بیدار

دبا علی گداور من  
بر حقین

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ

الله

الله

محمد الله الله محمد

تکرار درود  
نوبت حضور

الله  
شکر  
انوار  
الله مشرف بیدار

عالم الغیب والشفاعة  
هو الرحمن الرحيم  
محمد صلى الله عليه وسلم

الله محمد

الله محمد

عالم من لدن

عقبات  
خان احمد زکریا  
محمد سرور کائنات  
الله نبی عالم  
فات

عالم  
فان الله ذات و  
عالم محمد سرور کائنات  
فان الله ذات

الله

سرور الله لا اله الا الله

سرور الله لا اله الا الله

پیشم با ایمان لا یرت لا مکان  
قلب سلیم

بعل عاقل ظاهر

الله

کائنات حاسن باطن

دفع تفکر و عقل و دفع شیطان



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۹۹۹ء کے نتائج کے متعلق تمام یہ ہیں

[illegible]

يا مَحْبِبُ	يا وَاسِعُ	يا وَدُودُ	يا مُجِيبُ
يا بَاعِثُ	يا شَهِيدُ	يا حَقُّ	يا وَكِيلُ
يا قَوِيُّ	يا فَتَّاحُ	يا قَالِبُ	يا عَالِمُ
يا بَاسِطُ	يا حَافِظُ	يا رُبُّ	يا رَافِعُ
يا مُعِشُّ	يا عَدَلُ	يا مُجِيبُ	يا صَبِيرُ
يا حَكَمُ	يا مَنَّانُ	يا خَبِيرُ	يا حَكِيمُ
يا مُعْطِي	يا عَلِيمُ	يا غَفُورُ	يا مُبِينُ
يا وَكِيلُ	يا حَكِيمُ	يا خَفِيُّ	يا بَدِيعُ

یا مَحْجِیُّ	یا حَمِیْتُ	یا حَیُّ	یا قَیُّوْمُ
یا قَاضِیُّ	یا بَعْدُ	یا صَمَدُ	یا قَادِرُ
یا مُقْتَلُ	یا مُقَدِّمُ	یا مُؤَنِّمُ	یا اَوَّلُ
یا اِنِّیُّ	یا ظَاہِرُ	یا باطِنُ	یا وِلِیُّ
یا مُتَعَالِیُّ	یا بَرُّ	یا تَوَّابُ	یا مُعِیْبُ
یا مُنْقِذُ	یا عَفُوُّ	یا رَوْفُ	یا مَالِکُ
یا زُوْلَ الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ			
یا مُغْنِیُّ	یا مُغْنِیُّ	یا مُخْصِیُّ	یا مَانِعُ



تسبیح یا مَآلِمْ	تسبیح یا رَاقِعْ	تسبیح یا نُورْ	تسبیح یا هَارِیْ
تسبیح یا یاقِیْ	تسبیح یا رَشِیْدْ	تسبیح یا صَبِیْ	تسبیح لِیْسْ
تسبیح مِثْلِیْ	تسبیح شَیْءْ	تسبیح وَهُوَ	تسبیح السَّهْمِیْ
تسبیح الْعَلَمِیْ	تسبیح وَعَلَامْ	تسبیح الْحَقْ	تسبیح اِنَّكَ
تسبیح لَا تُخْلِفْ	تسبیح الْمِیْعَادْ	تسبیح حَمْدْ	تسبیح مُحَمَّدْ
تسبیح اَحْمَدْ	تسبیح جَامِدْ	تسبیح فَقْرْ	تسبیح فِیْضْ
تسبیح فَنِیغْ	تسبیح قَضْلْ	تسبیح جَمِیْعَتْ	تسبیح كُلْ
تسبیح —	تسبیح تَمَامْ	تسبیح —	تسبیح —

اے طالبِ ذیل میں اسرارِ الحسنتی کی شرح فوائد مع علامت اسمِ جمالی و جلالی اور  
خود معبر کتابوں سے معتبر کتابوں سے منتخب کر کے لکھے گئے ہیں۔ ان کا وظیفہ طالبوں کیلئے  
ایک لاکھ انتہا خزانہ اور بے بہا موتی ہے۔ اور دنیا کے شر سے بچنے اور عاقبت کی نیکی حاصل  
کرنے کا وسیلہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

خاصیت۔ جو شخص ہزار مرتبہ پڑھے وہ صاحبِ یقین ہو جاتا ہے۔ جو  
شخص ہر نماز کے بعد پڑھے سو مرتبہ وہ صاحبِ باطن اور کشف ہو جاتا ہے  
اگر کوئی شخص پالیس روز ہر دن تین سو مرتبہ پڑھے گا تو اسے  
میں گویا باندھ کر دریا میں پھینکے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اس  
کی مراد پوری ہوگی۔

یا اَھلّے

اے محبوب۔ خدائے

بزرگ

اسم ذات ۶۶

یا رَحْمٰن

خاصیت۔ جو شخص ہر نماز کے بعد ۲۹ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر بہت  
رحم کرتا ہے۔ اور جو شخص ہر نماز کے بعد الرحمن الرحیم کا وظیفہ مقرر کرتا ہے۔  
اللہ تعالیٰ اس کے دل سے غفلت و نسیان اور مساوت و دور گردی ہٹا دے  
اور اس کے دل کو نورانی بنی سے روشن کرتا ہے۔

اے بہت بخشنے والے

جمالی ۲۹۸

یا رَحِیْم

خاصیت۔ جو شخص اس کو پانچ سو مرتبہ پڑھے اسے دولت ملتی ہے  
اور ساری خلقت اس پر مہربان ہوتی ہے۔ اور اگر اکائیس مرتبہ اکائیس  
روز تک یا رَحْمٰن و رَحِیْم پڑھے تو اس کی ضروری حاجتیں بھی نہ رہیں۔

اے مہربان

جمالی ۲۵۸

یا مَالِک

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو قدوس کے ساتھ ملا کر پڑھے۔ اگر ماب  
ملک ہو تو اسے قلعے اس کے ملک کو پیشہ رکھے۔ نہیں تو شخص اس  
کا نذر بار اور تاجدار بن جائے۔

اے بادشاہ

جمالی ۴۰

## یا قَدُوسُ

لے بہت ظاہر  
لے بہت پاک

۱۶۰ | جالی

خاصیت۔ یہ اسم عورت اور عورت کے لئے خاص مخصوص ہے اگر کوئی شخص تڑے مرتبہ پڑھے تو اس کا دل اشر تقائے دشمن اور متوہ کر دیتا ہے۔ جو شخص ہزار مرتبہ پڑھے سب سے بے پرواہ ہو جائے۔ اگر جو کی روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھائے۔ تو فرشتہ صفت بن جائے دشمنوں سے بچنے کیلئے بھاگتے وقت جتنا ہوسکے پڑے۔ اگر مسافر ہو تو رستے میں ناز پڑھنے سے ہرزہ ٹھکے گا۔

## یا سَلَامُ

لے سلامت

۱۶۱ | جالی

خاصیت۔ جو شخص فجر کی نماز کے بعد اس کو ہزار بار پڑھا کرے وہ صاحب علم و جود ہو جائے۔ اگر ایک سو اکتالیس بار پڑھا کر برعین پر دم کرے تو صحت یاب ہو جائے۔ اس کا وظیفہ نوان خوت سے نڈر ہو جاتا ہے۔ اور اشر تقائے سے دوزخ جہان کی سلامتی کا امیدوار قبلا ہے۔

## یا مُؤْمِنُ

لے امن دینے والے

۱۶۲ | جالی

خاصیت۔ جو شخص ہر روز تین سو مرتبہ پڑھے خوت سے غافل جمع ہو جائے۔ اور لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اشر تقائے اس کو شر ٹیٹھان مسلمان میں رکھے۔ اور ظاہر باطن میں اشر تقائے کی پناہ میں رہے۔

## یا مُحْیِیْمُنِ

لے خداوندائے جہان

۱۶۳ | جالی

خاصیت۔ اگر کوئی شخص اس اسم کو ۲۹ بار پڑھے۔ تو اسے علم لائق نہ ہو۔ اگر مادامت کرے تو تمام آفتوں سے بچا رہے اور اگر غفل کرے اس اسم کو ایک سو پندرہ مرتبہ پڑھے تو باطن اور غیب سے مطلع ہو جائے۔

## یا عَزِیزُ

لے غالب و بڑی

۱۶۴ | جالی

خاصیت۔ اگر رگ جمع ہو کر رات کے آخری حصے میں اس اسم کو دو ہزار مرتبہ پڑھیں تو بارش ہو۔ اور جو جیش اسے پڑھے وہ معزز ہو۔ اور دشمنی ہتھالیب آئے۔ اور اگر کیا عزیز میں شکتی مغرب پڑے تو ساری خلقت اسے عزیز جانے۔ اگر فجر کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ پڑھے تو کسی کا ممکن نہ ہو۔



خاصیت۔ جو شخص مہجانات عشرہ کے بعد اکتالیس مرتبہ یہ اسم پڑھے وہ طاعون کے شر سے امن میں رہے۔ اور اگر ہمیشہ پڑھا کر زحمت کی بدگونی اور غیبت سے نڈر رہے اور اگر نقش کھدوا کر انگوٹھی کے طور پر پہنے۔ تو خلقت کے دلوں میں اس کی ہیبت و شوکت پیدا ہو۔

یا جبار

اسے ہر کرب خیلے  
مرا زینے والے

جلالی ۲۰۶

خاصیت۔ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے ہم بستر ہوتے وقت دخول سے پہلے دس مرتبہ یہ اسم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیک و پرہیزگار مرد کا عطا کرے۔ اگر ہم کام کی ابتدا میں بکثرت پڑھے تو خواب میں ہرگز نہ ڈرے۔

یا مسکیر

اسے بزرگ و بزرگان

جلالی ---

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہے۔ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ جو اس کے لئے قیامت تک عبادت کرتا ہے۔ اور قیامت کے دن اس کا چہرہ روشن اور منور ہو گا اور اگر راتوں میں بکثرت پڑھے تو دشمن پر غالب آئے۔

یا خالق

اسے ہر چیز کے پیدا کرنے والے

جلالی ۷۳۱

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو ہفتے میں سو بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو قبر میں نہ بھیڑے گا۔ بلکہ بہشت کے باغ میں لے جائے گا۔ اگر عجب کو دس مرتبہ پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے نیک فرزند عطا کرے گا۔

یا یاری

اسے خلقت کے پیدا کرنے والے

جلالی ۲۱۳

خاصیت۔ جو عورت باسجھ ہو۔ وہ اگر سات روز کے اور انفلو کے وقت اکیس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے نیک فرزند عطا کرے گا۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے گا اس کے سارے مشکل کام آسان ہو جائیں گے۔

یا مقوس

اسے خلقت کی صورت بنانے والے

جلالی ۳۲۶

خاصیت۔ جو شخص صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ استغفر لی و فوری یا غفار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے بخشے ہوئے میں سے بنا لے گا اور آخرت میں اسے اپنی مغفرت اور قنات کا امیدوار بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل عظیم ہے۔

یا غفار

اسے گناہوں سے بخشنے والے

جلالی ۱۲۸۱

## یا قہار

نہ قہر نہ غلبہ  
نہ آواز نہ سر نہ آواز

جہاں

۳۰۴

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کا ورد کرتا ہے۔ حق تعالیٰ اس کے دل سے دنیا کی محبت اٹھا لیتا ہے۔ اور اس کا انجام نیک ہوتا ہے۔ اگر کسی مشکل کیلئے سو مرتبہ پڑھے۔ تو وہ مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ اگر دشمن کی مقوری کے لئے سنتوں اور فضلوں کے امین پڑھے تو ہمارا ہوتا ہے۔

## یا وھاب

اے بہت بخشنے والے

جہاں

۱۴

خاصیت۔ جو کوئی فقر و فاقہ میں مبتلا ہو۔ تو اس کا درد کوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس طریق سے عنایت کرے گا۔ کہ حیران رہ جائے گا۔ کہ یہ کہاں سے انعام حاصل ہوا۔ اگر پاشت کے جد سر بسود ہو کر آئین سجود پڑھے اور پھر سات مرتبہ یہ اسم پڑھے۔ تو خلقت سے بے پرواہ ہو جائے۔

## یا رزاق

اے خلقت کو روزی کرنے والے

جہاں

۲۸۹

خاصیت۔ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر گھر کے چاروں کونوں میں دس دس مرتبہ یہ اسم پڑھے۔ اس گھر میں کبھی رنج و غم نہ آئے۔ لیکن واسطے کوئے سے نروغ کرے۔ سادہ منہ قبلہ کی طرف سے نہ پھیرے۔ یہ اسم کلانش رزق کے لئے از بس مفید ہے۔

## یا فتاح

اے کھولنے والے

جہاں

۳۸۹

خاصیت۔ جو شخص فجر کی نماز کے بعد سر پہ دو زون ہاتھ رکھ کر شہاب پڑھے تو اس کے دل سے رنگ دور ہو جائے اور صفائی آجائے۔ اگر دائمی طور پر کہے تو دل صفائی میں کامل ہو جائے۔

## یا علیم

اے جاننے والے

جہاں

۱۵۰

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو بہت پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی معرفت عطا فرماتا ہے۔ اگر ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے۔ تو عالم الغیب اور اہل کشف ہو جاتا ہے۔ اگر استخارہ کرتا چاہے تو مہجرات کو سو مرتبہ پڑھ کر سجدہ کرے اور سو جائے۔

## یا قاضی

اے قوت کرنے والے

جہاں

۹۰۲

خاصیت۔ جو شخص چالیس روز تک اسے لقمے پر لکھ کر کھا جائے وہ خدا اب تہرے نجات پاتا ہے۔ اور بھوک سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اگر تیس مرتبہ پڑھے تو دشمن پر نفع پائے۔ و احسن اعظم بالصواب والیس فی ترجیع المآب۔

یا باسط	خاصیت۔ جو شخص سحر کے وقت ہاتھ اٹھا کر اس اسم کو دس مرتبہ پڑھ کر ہاتھ نہ پرکھیرے۔ وہ کسی کا محتاج نہ ہوگا۔ اگر پالیں مرتبہ پڑھے لا یتحاج ہو جائے۔
۱۷۲	جلالی
یا خالق	خاصیت۔ جو شخص تین روزے رکھے۔ اور پڑھتے روز ایک مجلس میں بیٹھ کر ستر مرتبہ یہ اسم پڑھے وہ ضرور دشمن پر فتح پائے۔ اگر پانچ مرتبہ پڑھے۔ دشمن سے نڈر ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائے۔
۱۷۱	جلالی
یا رافع	خاصیت۔ جو شخص آدھی رات کو یا زوال کے وقت اسی اسم کو سو مرتبہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اسے خلقت سے برگزیدہ بنالے۔ اور ترانہ رجبہ نیاز کرتا ہے۔ جو شخص ہر روز بیس مرتبہ پڑھے تو اس کی تمام حاجتیں اور مرادیں بفضلِ اپنے دی پوری ہوں۔
۱۷۱	جلالی
یا معز	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو سو وار کی رات یا صبح کو شام کی نماز کے بعد اہم مرتبہ پڑھے خلقت کی نگاہوں میں اس کی ہیبت پیدا ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی سے نہ ڈرے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے امن سے کراہنے حفظ میں رکھے گا۔
۱۱۷	جلالی
یا مذل	خاصیت۔ جو شخص کسی دشمن یا ماسد سے ڈرتا ہو۔ وہ اس اسم کو ۷۰ مرتبہ پڑھ کر سب کو دہرے کرے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے پھیلے گا۔ اور مجھے ظالم دشمن کے شر سے امن دے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے امن دے کر اپنے حفظ میں رکھے گا۔
۷۰	جلالی
یا سمیع	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو صبح کے روز پاشت کے بعد ۵۰ مرتبہ پڑھے یا ایک قول کے بموجب ہر روز ۵۰ مرتبہ پڑھے۔ اور چھتے وقت کی سے کلام بکرے تو پھر بدنامانگے ضرور تہل ہوگی۔
۱۸۰	جلالی
یا بصیر	خاصیت۔ جو شخص صبح کی ستون اور فرض کے درمیان اس اسم کو کمال اعتقاد پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت سے مخصوص ہو جائے۔ اور اگر ہر روز صبح کے وقت سات مرتبہ پڑھے تو بغیر غدا مرگ مغایات سے امن میں رہے۔
۲۰۲	جلالی



## یا حاکم

لئے حکم کرے گا

جلد ۶۸

خاصیت جو شخص اس اسم کو معبرات یا بقول بعض آدمی رات کے وقت اس قدر پڑھے کہ پیش ہو جائے۔ تو حق تعالیٰ اس کے باطن کو معدن اسرار بنائے۔ اور جو ہر نماز کے بعد اس کی مرتبہ پڑھتا ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔

## یا عدل

لئے انصاف کرے گا

جلد ۱۰۴

خاصیت جو شخص اس اسم کو روٹی کے بین لقموں پر لکھ کر کھائے اور تعالیٰ ساری خلقت کو اس کا مسخر بنا دیتا ہے۔ اور شام کی نماز کے بعد ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور تعالیٰ اسے آسمان اور زمین آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔

## یا لطیف

لئے باریک بین

جلد ۱۲۹

خاصیت جو شخص خضر و قاضی سے تنگ آجائے۔ یا سفر میں یا روغنوار کے بغیر ہو۔ یا بیماری میں گرفتار ہو۔ یا لڑکیوں کی شادی کے بارے میں متکبر ہو۔ کہ کس طرح نکاح ہوگا۔ تو غسل کر کے دو گنا ادا کرے۔ اور سو مرتبہ پڑھے۔ تو جس کام کے بارے میں نگران ہوگا اور تعالیٰ ہم سب کو نیکے گا۔

## یا خبیر

لئے خبردار

جلد ۸۱۲

خاصیت جو شخص نفس امارہ کے ہاتھوں تنگ ہو۔ وہ ہر روز اس اسم کو پڑھا کرے۔ انشاء اللہ نفس امارہ کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور استغفار کیلئے یا خبیر اخبیر فی دہرے تراشاد اللہ اور تعالیٰ نیک و بد سے مطلع ہو جائے گا۔

## یا حلیم

لئے بردبار

جلد ۸۸

خاصیت جو شخص اس اسم کو لکھ کر اور اسے دھو کر راحت پر چھڑکے تو وہ زراعت ہر آفت سے محفوظ رہے گی۔ جو شخص ظہر کی نماز کے بعد ہر روز ۹ مرتبہ پڑھے وہ ساری خلقت سے کسرتا رہے۔

## یا عظیم

لئے عظمت و بزرگوں کی

جلد ۱۰۳

خاصیت جو شخص اس اسم کا وظیفہ کرتا ہے۔ وہ لوگوں کی نگاہوں میں معزز و مکرم ہو جائے۔ اور اگر درد شکم کے لئے سات بار پڑھ کر آئے پھر دم کر کے دے۔ تو آرام پائے۔

یا غُفُورُ مَا	خاصیت۔ جو شخص مریض یا غم ناک ہو۔ وہ اس اسم کو کھد کر
لے بخشے دے	روٹی میں رکھ کر کھائے گا۔ انشاء اللہ صحت پائے گا۔ اس اسم
جہاں ۱۲۸۶	کو کثرت سے پڑھنے سے دل کی سیاہی دور ہوتی ہے۔ جو
یا شَکُورُ مَا	شخص سبب سے ہو کر بھی مرتبہ رب اعظمیٰ پڑھے۔ اس کے
لے شکر کرنے والوں کا قدر دان	جرم بخشے جاتے ہیں۔
جہاں ۵۲۶	خاصیت۔ جس شخص کو کسی قسم کی تکی ہو۔ وہ انکے میں مرتبہ
یا عَلیُّ مَا	پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی جائے۔ اور دل اور آنکھ پر ملے۔ شفا
لے سب سے بلند	پائے گا۔ اور جو ہر روز پانچ ہزار مرتبہ پڑھے گا۔ قیامت کے
جہاں ۱۱۰	دن اس کا مرتبہ بلند ہو گا۔
یا کَبِیرُ مَا	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے اور اپنے پاس رکھے
لے سب سے بڑے	تو اگر بے عزت ہے تو معزز بن جائے گا۔ اگر فقیر ہے تو دولت مند ہو
جہاں ۲۲۲	جائے گا۔ اگر سفر میں جلا ہے تو وطن میں آجائے گا۔ اگر تین مرتبہ
یا حَقِیْقُ مَا	پڑھ کر درم پر دم کرے تو درم دود ہو جائے گا۔
لے خلقت کو نگاہ رکھنے والے	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا۔ عاقل قدر ہو جائے
جہاں ۹۹۸	گا۔ اگر ماک یا بادشاہ کی ملاومت کرے۔ تو اس کی پیش نیاہ ہو
یا مَقْدِیْتُ مَا	گی۔ اور اس کی مہات سر انجام ہوں گی۔ اگر نو مرتبہ پڑھ کر بیمار
لے توت دینے والے	پر دم کرے گا۔ تو شفا پائے گا۔
جہاں ۵۵۰	خاصیت۔ جس شخص کو بطن، عروق ہونے، زخم کٹے یا بی ویری
	کا دہم ہو یا اسے نقر مرام اور نظر بک کا اندیشہ ہو۔ وہ اس اسم
	کو کھد کر بازو پر باندھے۔ تو انشاء اللہ اس میں رہے گا۔ اور اگر
	بیضہ کی بیماری میں دم کرے تو شفا پائے گا۔
	خاصیت۔ جس کی آنکھ درد کرتی ہے یا سرخ ہو گئی ہو۔ تو دس
	مرتبہ پڑھ کر دم کرنے سے شفا ہوگی۔ اور اگر کوئی شخص معس اور مسکین
	ہو کسی مسکین کو دیکھے۔ یا لڑکا بد چلن ہو تو خالی آبخور سے پر سات بار پڑھ
	کر چوتھے اور اس میں پانی ڈال کر غروب سے یا پائے تو اسے شفا حاصل کرے گا۔

## یا حَسْبُ

لئے حساب کرنے والے

۸۰

۸۰

خاصیت۔ جو شخص اس کے سرد یا پورا ہمایہ یا دشمن یا نظر پرے  
ڈالتا ہو۔ وہ ہفتہ بھر بیچ و شام ستر مرتبہ مصلیٰ اٹھائے یا حَسْبُ پڑھے  
اور معبرات کو شروع کرے۔ تو اسے تباہی ان سب کو محفوظ رکھے گا۔ اور  
ہفتے کے اندر ہی مدتی ہو جائے گی۔

## یا جَلِيلُ

لئے بزرگ قدم بے نیاز

۷۲

۷۲

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو شک اور دُعا سے لکھ کر اپنے  
پس رکھے گا۔ یا کھائے گا۔ خلعت کے دنوں میں اس کی وقعت اور  
عزت بڑھ جائے گی۔ اور اس سے محبت کرنے لگے گی۔ اگر اپنے مال  
اسباب پر دس مرتبہ پڑھ کر دم کرے گا۔ تو چوروں سے محفوظ رہے گا۔

## یا کَرِيمُ

لئے بخشش کرنے والے  
لئے نرم کر دینے والے

۲۷۰

۲۷۰

خاصیت۔ اگر یہ اسم ستر غراب پر اس قدر پڑھے کہ نیندا چلے  
تو اس کے حق میں فرشتے دعا کریں گے کہ اسے پروردگار اس کو  
بزرگ بنا دے وہ خلعت کی نگاہوں میں بزرگ ہو جائے گا۔ روایت  
ہے کہ چونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو کثرت پڑھا کرتے تھے  
اس لئے آنجناب کو کرم اللہ وجہہ کہا جاتا ہے۔

## یا رَقِيبُ

لئے خلعت کو نگاہ رکھنے والے

۳۱۲

۳۱۲

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو سات مرتبہ پڑھ کر دن و رات اور  
مال و اسباب پر دم کرے گا۔ وہ تمام آفات سے محفوظ رہے گا  
اور جو شخص میں اتنا بار پڑھ کر پھوٹے پھنسی پر دم کرے۔ تو تین یا سات  
میں بالکل بچ جائے گا۔

## یا حَسْبُ

لئے قبول کرنے والے دعا کے

۵۵

۵۵

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو سات مرتبہ پڑھ کر دعا کرے  
اس کی دعا قبول ہو جائے گی اگر کچھ کر اپنے پاس رکھے تو حفظ خدا  
میں رہے اگر تین مرتبہ پڑھ کر مقام پر دم کیا جائے۔ تو شفا حاصل ہو۔

## یا وَاسِعُ

لئے وسعت دینے والے

۱۲۷

۱۲۷

خاصیت۔ جسے بچھڑکا لے وہ ستر مرتبہ پڑھ کر دم کرے  
تو زسرہ اور شر کرے گا۔ اور اس کا درد کرے۔ وہ  
دلت شاعت سے مال مال ہو جائے گا۔ کشائش کیلئے یہ  
بزرگ ہے میں نے یہ ورد کیا تھا۔ نو کھن سنگدست نہ ہوا بلکہ  
تباہی نہ لگا تھا۔ اور بڑھا تھا۔



یا حَکِیْمُ	خاصیت: جسے کوئی مشکل کام پیش آئے۔ جس کا سرانجام کرنا دشوار ہو۔ قرآن میں اس کو پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کام سرانجام ہوگا۔ اگر ظہر کی نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے۔ تو خلقت میں سرخرو ہو۔
انکے استوار کار	جالی ۷۷
یا وَدُودُ	خاصیت: جس شخص کا لڑکا مدہلن ہو۔ وہ معجزہ کے۔ در نماز کے بعد ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھ کر مٹائی پر دم کرے اور دو رکعت نماز ادا کر کے وہ مٹائی اسے کھلا دے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ نیک
بہت دوست رکھو گئے	جلین ہو جائے گا۔ جالی ۲۰
یا حَیُّ	خاصیت: جو شخص آبلہ یا دھڑنگ۔ غلام۔ یا برس کی بیماری سے تنگ آگیا ہو۔ وہ ایام بیض میں روزے رکھے۔ اور افطار کی وقت اس کی بکثرت پڑھے۔ اور پانی پر دم کر کے پی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا
لئے بڑے بڑے خواتین	پائے گا۔ اور نیز اللہ تعالیٰ کے نادر سے نام عورت کے پائے۔ جالی ۵۰
یا یٰعِیْشُ	خاصیت: جو شخص سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے۔ اور مالک کے پاس جائے تو مالک مہربان ہو جائے۔ جو شخص دل کو زندہ
لئے عیش کرے خواہے	کرنا چاہے۔ وہ بیٹے پر ہاتھ رکھ کر سو مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا دل زندہ اور مددگار ہو جائے گا۔ جالی ۵۷۲
یا سَہِیْدُ	خاصیت: جس کا لڑکا یا لڑکی بدیا نافرمان ہو۔ وہ ہر صبح ان کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر آسمان کی طرف رخ کر کے اکیس مرتبہ
لئے حاضر	یہ دم پڑھے۔ تو حق تعالیٰ اس کو زندہ کر نیک اور صالح بنا دے گا۔ جالی ۳۱۹
یا حَقُّ	خاصیت: جس شخص کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو۔ وہ اس اسم کو چاروں کونوں میں کہے۔ اور بیچ میں اس
لئے شایف	چیز کا نام کہے۔ اور آدھی رات کو وہ کاغذ پتیلی پر رکھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے اس اسم کو شفیق بنائے۔
جالی ۱۰۸	تو پھر ضرور ہاتھ آئے گی۔

## یا وکیل

لے کام بنانے

۶۶ جالی

خاصیت۔ اگر کسی کو بجلی گرنے آندھی۔ طوفان یا آگ کا ڈر ہو۔ وہ اس اسم کا ورد کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس میں رہے گا۔ اگر کسی خون ناک مقام پر پڑے گا۔ تو بخیر ہو جائے گا۔ جو شخص ہر روز عصر کے وقت سات مرتبہ پڑھے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حفظ و امن میں رہے گا۔

## یا قوی

لے طاقت ور

۱۱۶ جلالی

خاصیت۔ جس کا دشمن تری ہو۔ اور اس کے دفع کرنے پر عاجز ہو۔ تو تھوڑا سا اٹلے کر اس کی ایک ہزار گولیاں پٹائے۔ اور ایک ایک گولی اٹھا کر دفع دشمن کی نیت سے یا قوی پڑھ کر مرغ کو ڈالتا جائے انشاء اللہ تعالیٰ دشمن مقہور ہوگا۔

## یا مستین

لے مضبوط

۵۰ جالی

خاصیت۔ اگر بچے کا دودھ پیڑھنے میں تکلیف ہو یا دودھ میں کمی آگئی ہو۔ تو اس اسم کو کھڑکرا کر اس بچے کو پلٹے۔ انشاء اللہ بچہ مضبوط ہوگا۔ یا دودھ زیادہ ہو جائے گا۔ ہر مہم کیلئے آیت وار کے روز پہلی ساعت میں سات مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مہم سر انجام ہوگی۔

## یا ولی

لے دوست مومنان

۴۶ جالی

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو کثرت پڑھے گا۔ وہ لوگوں کے دل سے فاقف ہو جائے گا۔ اور جس کی عورت یا لونڈی بد مزاج ہو وہ اس کے دبدبواتے وقت اس اسم کو کثرت پڑھے انشاء اللہ وہ نیک ہو جائے گی۔

## یا حمید

لے اپنی ذات کا حمد پڑھنا

۶۲ جالی

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو کثرت پڑھے۔ وہ پسندیدہ افعال ہو جائے گا۔ اور غش اور بد زبانی سے اس میں رہے گا۔ اگر اس کو پیالے میں کھڑکرا کر پانی میں ڈال کر پئے گا۔ یا نوٹے بار پڑھے گا۔ وہ نیک ہو جائے گا۔

## یا مہم

لے امانت رکھانے

۱۱۸ جالی

خاصیت۔ جو شخص صبح کی سات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا۔ وہ عذاب قبر سے نجات پائے گا۔ اور جو ہر روز دس مرتبہ پڑھے گا۔ وہ رات کو نہیں ڈرے گا۔ انشاء اللہ اس کی حفاظت میں رہے گا۔

یا مَبْدِئِی

لئے پیدا کر دیا ہے

۵۶

جلالی

خاصیت۔ جس شخص کو استقامت مل کا ڈر ہو۔ وہ کمر کے وقت  
ترتیب مرتبہ پڑھ کر عورت کے شکم پر انشت ثہادت لگائے۔  
انشاد اشر تھائے مل راقط نہیں ہوگا۔

یا مَعْبُودِی

لئے دوسری مرتبہ پیداکر دیا ہے

۱۲۴

جمالی

خاصیت۔ اگر کسی غائب کے آنے کے لئے پڑھنا چاہے  
ترکمر کے چاروں کوزوں میں ستر ستر مرتبہ پڑھے اور بعد ازاں  
کے لئے پروردگار با غائب شدہ کو لا یعنی معین غائب شدہ  
آجائے۔ سات روز نہیں گزرنے پائیں گے۔ کہ غائب یا اس کی  
خبر آجائے گی۔

یا مَحْیِی

لئے زندہ کر دیا ہے

۵۸

جلالی

خاصیت۔ جو شخص درود رنج یا پیر کے گم ہونے سے ڈرے  
وہ اس اسم کو سات مرتبہ پڑھے تو اس کا ڈر جاتا رہے گا۔  
ہفت اہدام کے درد کے لئے سات روز تک کیوسات مرتبہ پڑھ  
کر دم کیا کرے۔ تو انشاد اشر تھائے شفا پائے گا۔ اگر اس اسم  
پر مداومت کرے۔ تو اس کا دل زندہ ہو جائے گا۔

یا مَحْیِی

لئے مردہ کو زندہ کر دیا ہے

۲۱۰

جلالی

خاصیت۔ جس کا نفس سرکش ہو جائے تو اشر تھائے کی متابعت  
نہ کرے۔ تو وہ سوتے وقت اکتھ سینے پر بکھرے۔ اس اسم کو پڑھتا  
پڑھتا سو جائے۔ تو اشر تھائے اس کے نفس کو فرما بنوار لگائے  
گا۔ سات مرتبہ پڑھ کر اپنے دردم کے سے تر جاو کا اثر نہ ہو۔

یا مَحْیِی

لئے زندہ و قائم

۱۸

جلالی

خاصیت۔ اگر کوئی بیمار ہو۔ تو وہ خود اس اسم کو بکثرت  
پڑھے۔ یا دوسرا پڑھ کر اس پر دم کرے تو شفا پائے گا۔ اگر  
کہہ کر اپنے دردم کے تربیت جلد شفا پائے گا۔ اگر ہر روز ستر مرتبہ  
پڑھے تو اس کی عمر دراز ہو۔

یا قَلْبِی

لئے قائم رہنے والے

۱۵۶

جلالی

خاصیت۔ جو شخص سحر کے وقت اس اسم کو پڑھے گا۔  
وگرنہ کے دل پر قابض ہو جائے گا۔ یہی غلبت اسے محبت  
کرے گی۔ اور اس کی مہات سب دل خواہ پوری ہوں گی۔ اور  
اس کا دل ہمیشہ خوش ہوگا۔



یا واجِدُ	خاصیت۔ جو شخص کھانا کھاتے وقت ہر لقمہ کے ساتھ یہ اسم پڑھے گا۔ وہ طعام اس کے پیٹ میں نور ہو جائے گا۔ اور جو خلوت میں اس اسم کو بکثرت پڑھے گا۔ اسے بڑی دولت ملے گی۔ اگر کسی کو پانی پر ایک مرتبہ دم کر کے پائے گا۔ وہ اس سے محبت کرنے لگے گا۔	
لے غنی و بے نیاز	جلالی ۲	
یا مَاجِدُ	خاصیت۔ جو شخص خلوت میں اس اسم کو اس قدر پڑھے کہ بیوش ہو جائے ترانوار الہی اس کے دل میں پیدا ہوں گے اگر ہمیشہ بکثرت پڑھا کرے تو خلقت کی نگاہوں میں بزرگ ہو جائے گا۔ اگر شربت پر دم کر کے پیار کرے پائے ترشٹا پائے	
لے عباد بہ عظمت	جلالی ۴۸	
یا وَلِجِدُ	خاصیت۔ اگر خلوت سے کسی کا دل ڈرتا ہو۔ تر اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو ڈر سے امن میں ہو جائے گا۔ اور حق تعالیٰ کا مقرب بن جائے گا۔ اگر حق طلب کرنا چاہے تو بکثرت پڑھے۔ اگر فرزند چاہے تر اسے کھو کر اپنے پاس رکھے۔	
لے ایک بہ انت خود	جلالی ۱۶	
یا آخِذُ	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو نو مرتبہ پڑھا کر کسی مالک کے پاس جائے تو عزت پائے۔ اگر یا واجِدُ یا مَاجِدُ دوڑوں کو نو مرتبہ پڑھا کر مانپ کے دھسے ہوئے کو دم کرے تو شفا پائے۔	
لے ایک	جلالی ۱۲	
یا صَمَدُ	خاصیت۔ جو شخص سحر یا آدمی مات کو سر بسجود ہو کر ایک سو پندرہ مرتبہ پڑھے۔ تو صادق الحال ہو جائے۔ اگر کسی عالم کے پیچھے ہو۔ تو بکثرت پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔	
لے بے نیاز	جلالی ۱۳۴	
یا وَتَّائِدُ	خاصیت۔ اگر دمنز کو تے وقت اس اسم کو پڑھتا رہے تو کبھی کسی عالم کے پیچھے گرفتار نہ ہو۔ اگر مشکلی کے وقت اتنا مسلسل مرتبہ پڑھے تو مشکل آسانی ہو جائے۔	
لے ہر چیز کو توت دینے والے	جلالی ۳۰۵	

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے اس کے سارے کام آسان ہو جائیں اور اس کے وجود سے غفلت نکل جائے۔ اگر صبح اٹھتے وقت اس اسم کو ایک سو بیس مرتبہ پڑھے۔ تو اس کے سارے کام اشر تھلے ستاروں سے۔

یا مَقْتِلُ

لے ہر کام کا آغاز کرے

جلالی ۱۰۴

خاصیت۔ جو شخص میدان جنگ میں اس کو پڑھے گا۔ اس کو کوئی قہقہہ نہیں پہنچے گی۔ اور جو اس اسم کا وظیفہ کرے اس کا نفس مطمئن ہو جائے گا۔ اور طاعت الہی میں فرمانبردار ہو جائے گا۔ جو نماز مرتبہ پڑھ کر مٹائی پر دم کر کے کسی کو کھلا دے۔ وہ اس کا فریضہ ہو جائے۔

یا مَقْدِمُ

لے ہر بات کا آغاز کرے

جلالی ۱۰۴

خاصیت۔ جو شخص اس اسم مبارک کی ایک سو بیس پڑھے گا۔ اس کے دل میں کسی کی محبت نہ رہے گی اگر اس کو سو مرتبہ پڑھے گا۔ تو اس کے سارے کام سرانجام ہو جائیں گے۔ اگر اکتالیس مرتبہ پڑھے گا۔ تو اس کا نفس فرمانبردار ہو جائے گا۔

یا مُؤَخِّرُ

لے ہر بات کا انجام کرے

جلالی ۸۴۶

خاصیت۔ جس کے اولاد نہ ہو۔ وہ اگر چالیس دن پڑھے تو اشر تعالیٰ اسے نیک فرزند عطا کرے گا۔ اگر چالیس عورات کو ہزار بار پڑھے تو اس کی تمام مرادیں برآئیں۔ اور اگر ہر روز تسبیح کی نیت سے پڑھے تو خلقت مستغفر ہو جائے۔

یا اَوَّلُ

لے سب سے اول

جلالی ۲۷

خاصیت۔ جس کی آخر عمر آگئی ہو۔ اور کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔ وہ اس اسم کو پڑھے۔ اشر تعالیٰ اس کا خاتمہ بالخیر کرے گا۔ جو شخص اس اسم کو پڑھ کر کہیں جاے۔ گا۔ عزت اور وقعت پائے گا۔

یا اٰخِرُ

لے سب سے آخر

جلالی ۸۰۱

خاصیت۔ جو شخص اشر اقی کی نماز کے بعد اس اسم کو پانچ مرتبہ پڑھے اس کی آنکھ روشن ہو جائے۔ اگر ہوا یا مینہ کا خوف ہو تو بکثرت پڑھے، انشاء اشر تعالیٰ حفظ و امن میں رہے گا۔ اگر کمزور و بیمار ہو پھر کھدے تو دینار نہیں گریں گی۔ اگر سرے پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے آنکھ میں دھائے۔ تو خلقت اس پر مہربان ہو۔

یا ظَاہِرُ

لے اپنی صفات سے ظاہر

جلالی ۱۱۰۹

## یا یا طین

لے ہم دریاں سے پھشیدہ

جلالی

۶۲

خاصیت :- جو شخص اس اسم کا ورد دل میں کرے گا۔ وہ معاصی باطن اور واقف اسرار ہو جائے گا۔ اور جو اس کو ہمیشہ پڑھے گا۔ اسے ساری خلقت محبت کرے گی۔ اور وہ ہر دل عزیز ہو جائے گا۔

## یا والی

لے ایک کار ساز

جلالی

۶۴

خاصیت :- اگر کوئی چاہے کہ میرا گھریبا غیر کا تمام آفات سے محفوظ رہے تو آنجنور سے میں کہہ کر اس کو دھو کر گھر کی چار دیواری پر چھڑکے اور مسخر کرنے کے لئے بکثرت پڑھے۔

## یا مَعَالی

لے بزرگ بلایا اسے

جلالی

۱۵۱

خاصیت :- جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے گا۔ اس کے مشکل کام آسان ہو جائیں گے۔ اگر عورت عین کی حالت میں بکثرت پڑھے تو تمام آفات سے محفوظ رہے گی۔ اگر ایوار کو رات کے وقت غسل کر کے آسمان کی طرف منہ کر کے دعا کرے تو بفضل خدا اس کی دعا قبول ہوگی۔

## یا بَر

لے نیکو کار بنایا اسے

جلالی

۲۰۲

خاصیت :- جو شخص آفتوں وغیرہ سے ڈرتا ہو۔ وہ اس اسم کو پڑھنے سے امن میں رہے گا۔ جو شخص سات مرتبہ پڑھ کر نیچے پر دم کر کے خدا کے سپرد کرے تو وہ سن بلوغ تک با امن رہے گا۔ جو شخص شرابی اور نامی قتل ہو وہ ہر روز سات مرتبہ پڑھ کر اپنے پر دم کرے تو شیطان سے غلامی پائے گا۔

## یا تَوَّاب

لے توبہ قبول کرنا اسے

جلالی

۴۹

خاصیت :- جو شخص نماز پاشت کے بعد ایک سو ساٹھ مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے توبہ نصیب عنایت کرے گا۔ اگر وظیفہ کرے تو اس کے مارے کام سفر تہہ جائیں گے۔ اور نفس فرامبردار ہو جائے گا۔ اور وقت پیش و عشرت میں بسر کرے گا۔

## یا مُنْتَقِم

لے بدلہ لینے والے

جلالی

۶۳۰

خاصیت :- جو شخص دشمنوں کا مغلوب ہو۔ وہ اس اسم کو تین جمعہ تک پڑھے انشاء اللہ اس کے دشمن مغلوب ہو جائیں گے۔ جس نیت سے آدمی رات کو پڑھے وہی پوری ہو جائے گی۔ اور ہر یہ کی بدایت کے مطابق اگر یا منتقم ہمیشہ پڑھے تو کبھی محتاج نہ ہو۔



<p>یا عَفْوَ</p> <p>اے معاف کر دے</p>	<p>خاصیت۔ جو شخص کے گناہ بہت ہو جائیں۔ وہ اس اسم کی مدد سے کرے۔ تراشہ قلم سے اس کے گناہ بخش دیتے۔ جو شخص بائیں مرتبہ پڑھ کر بخیر پدم کرے اس پر ہرگز کارگر نہ ہو۔ گونا گوں یہ غلات تیار کیے۔ لیکن تراشہ قلم سے کوئی چیز بید نہیں۔</p>
<p>جلالی ۱۵۶</p>	<p>خاصیت۔ جو شخص مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑانا چاہے وہ اس کو دس مرتبہ پڑھ کر ظالم سے متاثر کرے۔ تو وہ مظلوم کو چھوڑ دے گا۔ جو اس اسم کو ہمیشہ پڑھے۔ اس کا دل نرم ہو جائے گا۔ اور ساری خلقت اس سے محبت کرنے لگے گی۔</p>
<p>جلالی ۲۸۷</p>	<p>خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ دولت مند ہو جائے گا۔ اور اس کی ددنوں جہان کی حاجات اور مہمات سرانجام ہوں گی۔ غامضوں نے لکھا ہے کہ جو شخص اس کو یاد دت کے ساتھ پڑھ کر پڑھے گا۔ اگر فقیر بھی ہو گا۔ غن ہو جائے گا۔ لیکن اس میں ہلاکت زیادہ ہے۔</p>
<p>جلالی ۹۱</p>	<p>خاصیت۔ یہ بعض کی رائے میں اسم اعظم ہے۔ جو شخص یا قُوَ الْجَلَالِ وَلَا کَرَامَ بَدِکَ الْخَیْرِ۔ وَهُوَ اَقْلٰی اَحْلٰی شَیْءٍ قَتْلًا یُؤْ۔ متواتر پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیار کر لے۔ تو صحت پائے اور عمر میں دل خاد ہو جائے</p>
<p>جلالی ۱۰۹۴</p>	<p>خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو تواتر پڑھے۔ وہ شیطان شر سے محفوظ رہے۔ جو کسی مقصود کے لئے سات بار پڑھے۔ وہ مقصود پورا ہو۔ اور جو رنج میں مبتلا ہو۔ وہ تواتر پڑھے تو رنج سے نجات لے۔ اور ددنوں جہان کی غول ہاتھ آئے۔</p>
<p>جلالی ۲۰۹</p>	<p>خاصیت۔ جس کے خویش و اقارب متفرق ہوں۔ اسے چاہئے کہ پاشت کے وقت غسل کر کے آسمان کی طرف منہ کر کے دس مرتبہ یہ اسم پڑھے۔ اور ہر مرتبہ ایک انگلی کو بند کرنا جائے پھر منہ پر ہاتھ پھر سے تواتر پڑھے تو صحت پائے۔ جو جائیں گے۔ اگر ایک لاکھ مرتبہ پڑھے تو فرشتہ صفت بنائے۔</p>
<p>جلالی ۱۱۴</p>	

## یا غنی

لے بے پرواہ

جلالی ۱۰۶۰

خاصیت :- جو شخص طمع میں مبتلا ہو۔ وہ اس اسم کو ہر عضو پر پڑھے اور ہاتھ پھیلائے۔ تو حق تعالیٰ اس کی مصیبت کو دور کر دے گا۔ اور جو ہر روز ستر مرتبہ پڑھے اس کے مال میں برکت ہو۔

## یا مَغْنی

لے بے پرواہ کر نیوالے

جلالی ۱۱۰۰

خاصیت :- جو شخص اس اسم کو دس چھتے تک ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے گا۔ مخلقت سے بے نیاز ہو جائے گا۔ مفید عالم کتاب میں لکھا ہے۔ جو شخص جماع کرتے وقت ستر مرتبہ پڑھے گا۔ امساک زیادہ ہو گا۔

## یا مَسْلَع

لے منع کر نیوالے

جلالی ۱۶۱

خاصیت :- جب عورت غامد میں باہم نالہ غلی ہو۔ تو پاس جانے سے پہلے دس مرتبہ پڑھے تو غصہ جاتا رہے گا۔ عفت شیخ نے لکھا ہے۔ کہ جو یا مَعْطَلیٰ پڑھے گا۔ لایحتاج ہو جائے گا۔

## یا حَسْبُکَ

لے غریب خانے والے

جلالی ۱۱۰۱

خاصیت :- جس کو کوئی مال یا مقام پسند ہو۔ وہ اس اسم کو ہر جمعہ کی رات کو ستر مرتبہ پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے ثوابی عنایت فرمائے گا۔ وہ اس کا مرتبہ الی قرب کے برابر بنا دے گا۔ اس کے ظاہری کمال کی کوئی احتیاج نہ ہوگی۔

## یا لَوْم

لے روشنی بخشنے والے

جلالی ۲۵۶

خاصیت :- جو شخص ہر جمعرات کو سات مرتبہ سورہ نور پڑھے۔ اگر ایک ہزار ایک مرتبہ یہ اسم پڑھے گا۔ اس کے دل میں نور پیدا ہو گا۔ اگر فجر کے وقت دس مرتبہ پڑھے گا۔ تو اس کا دل منور اور روشنی ہو جائے گا۔

## یا تَارِق

لے نفع دینے والے

جلالی ۲۰۲

خاصیت :- جو کشتی کشتی میں بھیڑ کر اس اسم کو بکثرت پڑھے وہ ہر آفت سے بچے گا۔ اگر ہر کام کے شروع میں اکیالیس مرتبہ پڑھے گا۔ تو اس کا کام سب دل خواہ ہو گا۔

جواب ذہب میں دیکھ کر ہے گا۔ اب ہر رات الی سے مطلع ہو گا۔

## یا ہادی

اے راہ دکھانے والے

جلالی

۲۰

خاصیت۔ جو شخص ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف رخ کرے،  
اسم بکثرت پڑھے گا۔ ہاتھ آنکھوں پر ملے گا۔ وہ اہل معرفت  
کا مرتبہ پائے گا۔ اور معارف و اسرار پر ظاہر ہوں  
گے۔

## یا بدیع

اے چیز دیکھ کر فرما لے

جلالی

۸۶

خاصیت۔ جس کو کوئی غم پیش آئے وہ ستر ہزار مرتبہ پڑھے اور  
ایک روایت کے مطابق ایک ہزار مرتبہ یا بدیع اللہ تعالیٰ و اکابرین  
پڑھے تو سب سسرانجام ہوگی۔ اگر باوجود قبلہ رخ ہو کر اس قدر پڑھے  
کہ سو باٹے۔ تو خواب میں اسے کچھ ملے گا۔

## یا باقی

اے ہمیشہ باقی رہنے والے

جلالی

۱۱۲

خاصیت۔ جو شخص سب کی رات کو تو مرتبہ پڑھے اس کے  
تمام عمل قبول ہو جائیں مگر جنت کے دن دشمن کی مقہوری کی نیت سے  
سو مرتبہ پڑھے تو اس کا دشمن ملنے ہو۔ اور فراموش نہ دار ہو جائے  
گا۔

## یا وارث

اے جنت کے کائنات کے بعد نام  
رہنے والے

جلالی

۷۷

خاصیت۔ جو شخص طلوع آفتاب کے وقت اس اسم کو تو مرتبہ  
پڑھے گا۔ اسے کوئی رنج نہ ہوگا۔ اور جو اسے ہمیشہ پڑھتے رہے  
گا۔ اس کے سارے کام درست ہو جائیں گے۔ اور ہمیشہ امن و امان  
میں رہے گا۔

## یا رشی

اے جہاں کے راہنما

جلالی

۵۱۴

خاصیت۔ جو شخص کسی کام کی تدبیر نہ سوچ سکے وہ نماز مغرب کے بعد سونے  
تک ہزار مرتبہ یا رشی پڑھے جو کچھ اس کے حق میں بہتر ہوگا۔ اس پر ظاہر ہو  
جائے گا۔ اگر کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ تو اس کے سارے کام ہی  
خود بخود سراغ بہاں ہوتے ہی چلے گے۔

## یا صلیبی

اے ہر دہرے

جلالی

۲۱۸

خاصیت۔ جسے کوئی رنج مصیبت۔ درد یا مشقت پیش  
آئے۔ وہ تین تین مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اسے دلِ اطمینان حاصل  
ہوگا۔ اگر آدھی رات کو زوال کے وقت پڑھا کرے تو دشمنوں کا  
نہان ہڈی کے لئے مفید ہوگا۔





# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

اپنے جہان کیلئے ہم نے تجھے "رحمت" کے نام پر بھیجا ہے! اے طالبِ اُمید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اسماء و کاورد و گنجینہٴ سعادت ہے۔ اس کا پڑھنے والا ہمیشہ خوش حال رہتا ہے۔ انسان غلیظ البیان سے ان اسمائے شریفین کے فضائل کا بیان ہونا محال ہے۔ دونوں جہان کی سعادت حاصل کرنے کے لئے یہی درود وظیفہ کافی ہے کہ یہ پڑھتا رہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا

خاصیت: جو شخص ہر روز چار سو مرتبہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دعا پڑھے۔ ظاہر باطن میں ملتی ہو جائے۔	تعلیم کیا گیا	۹۲	حَمْدٌ
خاصیت: جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے خلقت اس پر مہربان ہو جائے۔	تعلیم کیا گیا	۹۸	حَمْدٌ
خاصیت: جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے خلقت اس کی ملیح ہو جائے۔	سرا گیا	۵۳	آخِرٌ
خاصیت: اس کے پڑھنے والا ہمیشہ خوش رہتا ہے اور قیامت کے دن تعلیم کرنے والوں میں اس کا مشرور ہوگا۔	ملہ کرنے والا	۵۳	بَحَامٍ
خاصیت: جو شخص ہر روز پڑھے گا۔ اس کو کل دن نورانی ہو جائے گا۔	عالم نورانیت	۶۶۴	سِرَاجٌ
خاصیت: جو شخص ہر روز پالیس مرتبہ پڑھے گا۔ دولت پائیگا۔ اور خلقت کی نگاہوں میں عزیز ہو جائے گا۔	سب سے بچھے آئینہ	۱۴۳	عَاقِبٌ
خاصیت: جو شخص ہر روز چالیس مرتبہ پڑھے گا۔ دولت پائے گا۔ اور معزز ہو جائے گا۔	دشمن کرنے والا	۳۰۰	مُنِيرٌ
خاصیت: جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ اس کا علم زیادہ ہوگا۔ اور دونوں جہان کی امیدیں برآئیں۔	دشمن کرنے والا	۴۰۶	قَاسِمٌ

خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو مع درود شریف پڑھے گا۔ خلقت اس کے میسر ہو جائے گی۔	بدعت کو نابود کرنا والا	۴۹	مَاح
خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو مع درود شریف و دہائیگا۔ خلقت اس کی فرمانبردار ہوگی۔	نہا کرنے والا	۷۵	دِاح
خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا۔ اس کا دل روشن اور منور ہو جائے گا۔	خوشخبری دینے والا	۵۱۲	یَسِيرٌ
خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ اسے ہدایت کا نشانہ ملے گا۔	بیجا ہوا	۲۹۶	رَسُولٌ
خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔ وہ ابدی بشارت کا امیدوار بنے گا۔	رہنا	۱۰	هَادٍ
خاصیت۔ جو شخص اس اسم کا ورد کرے گا۔ وہ بشرائے خوش سے اس میں رہے گا۔	بذر شریع کرنا والا	۵۰۹	حَاشِرٌ
خاصیت۔ جو شخص اس اسم کا ورد کرے گا اسے دین و ایمان کی تقویت حاصل ہوگی۔	کھولنے والا	۴۸۹	فَاتِحٌ
خاصیت۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔	ڈرانے والا	۹۶۰	نَزِيرٌ
خاصیت۔ جو کوئی ہزار بار پڑھے گا۔ انکشاف اسرار الہی ہو۔	خبر دینے والا		نَبِيٌّ
خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو کثرت سے پڑھے گا۔ اس کا انجام نیک ہوگا۔	انجام کو پہنچا ہوا	۵۰۵	مُنْتَهٰی
خاصیت۔ جو شخص رات کے وقت دس مرتبہ پڑھے گا۔ خواب بد نہ دیکھے گا۔	دوست	۶۷۰	خَلِيلٌ
خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو کثرت سے پڑھے گا۔ وہ خواب دارین سے بالامال ہو جائے گا۔	اک	۴۶	وَلِيٌّ

خاصیت۔ اس اسم مبارک کا پڑھنے والا ایک خصالت ہو جائے گا۔	ایک خصالت	۹۲	حَمِيدٌ
خاصیت۔ جو شخص سفر کے وقت اس اسم کو پڑھے گا۔ وہ جلدی سفر طے کرے گا۔	مددگار	۳۵۰	نَصِيرٌ
خاصیت۔ جو شخص آدھی رات کو ننگے سر پڑھے گا۔ مراد پائے گا۔	بے سید البشر	۲۰۰	يَسٍ
خاصیت۔ جو شخص پالاس پھرتے وقت پڑھے گا برکت زیادہ ہوگی۔	طالب ہدایت	۱۵۰	طَلَبٌ
خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو مغرب کے وقت پڑھے گا۔ غنی ہو جائے گا۔	گودڑی پوشش	۱۱۷	مُزَوَّلٌ
خاصیت۔ جو شخص اس اسم کا ورد کرے گا شیطان ہرگز اس کے پاس نہ آئے گا۔	بدن پر نجات لینے والے	۷۵۴	مَنْ تَرُو
خاصیت۔ جو شخص با حسیب کا ورد کرے گا اس کی مشکلیں مٹا ہو جائیں گی۔	دوست	۹۲	حَكِيْبٌ
خاصیت۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ صاحب دولت ہو جائے گا۔	کلام کرنے والا	۱۰۰	كَلِمَةٌ
خاصیت۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ اسے عبادت کی توفیق حاصل ہوگی۔	چمک لایا	۲۲۰	مُصْطَفٰم
خاصیت۔ جو شخص عصر کے وقت سو مرتبہ پڑھے گا۔ وہ آفتوں اور فتنوں سے بچا رہے گا۔	قبول کرنے والا	۱۲۵۰	مُزْتَضٰی
خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا۔ حنایت ایدا دی سیر ہوگا۔	اختیار دیا گیا	۱۲۴۱	مُخْتَارٌ
خاصیت۔ جو شخص آدھی رات کو ہزار مرتبہ پڑھے گا۔ باران رحمت نازل ہوگی۔	تاکم رکھنے والا	۱۴۱	قَائِدٌ



خاصیت ہے۔ جو شخص سرخروگی کے لئے طلوع آفتاب کے وقت پڑھے۔ مقصود حاصل کرے۔	صبح اٹا گیا	مُصَدِّقٌ
خاصیت ہے۔ جو شخص حجۃ اشرف کا وظیفہ کرے گا۔ اس کا دل مضبوط ہو جائے گا۔	۲۳۴ دلیل ۴۱۱	حُجَّةٌ
خاصیت ہے۔ اس اسم کا پڑھنے والا صاحب بیان تفسیر ہو جائے گا۔	باطن کر ظاہر میں لاخیر والا	بَيَانٌ
خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ اسے عشق حاصل ہو گا۔	۶۳ نگاہ رکھنے والا	حَافِظٌ
خاصیت ہے۔ جو شخص سواک کرتے وقت پڑھے گا۔ اس کے دانت ٹھیک رہیں گے۔	۹۸۹ تواہ	شَهِيدٌ
خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ ساری خلقت اسے نیک نام کہنے لگی۔	۲۱۹ دل کرنے والا	عَادِلٌ
خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا۔ خواب میں نہ ڈرے گا۔	۱۰۵ برو بار	حَلِيمٌ
خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو روشن کرے گا۔	۸۸ اہل رؤسغنی	نُورٌ
خاصیت ہے۔ جو شخص زوالقوۃ المتین ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ اس میں رہے گا۔	۲۵۶ استرار کار	مَتِينٌ
خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے گا۔ بخشا جائے گا۔	۵۰۰ دلیل	يَرْحَمَانٌ
خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو پڑھے گا بخشا جائے گا۔	۲۵۸ اماعت کر خوالا	مُطِيعٌ
خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز گیارہ بار پڑھے گا۔ صاحب مال و نعمت ہو جائے گا۔	۱۶۹ ذکر کرنے والا	زَاكِرٌ
	۲۹۱	

آمین	امانت دار ۱۰۱	خاصیت۔ جو شخص اکتالیس مرتبہ پڑھے گا۔ ذلیل نہ ہوگا۔
وَلِعِطْ	نصیحت کرنی والا ۹۷۷	خاصیت۔ جو شخص ۷۵ رمضان میں ہر روز پڑھے گا اس کی عبادت قبول ہوگی۔ اور ثواب زیادہ ہوگا۔
صَلِحِیْ	سردار ۱۰۱	خاصیت۔ جو شخص ہر روز یار پڑھے گا۔ صحت پائے گا۔
قَاطِقْ	کلام کرنے والا ۱۹۰	خاصیت۔ جو شخص ہر روز دس مرتبہ پڑھے گا اس پر خیر اور ثواب کا اثر نہ ہوگا۔
مَکِیْنْ	مکان رکھنے والا ۱۲۰	خاصیت۔ جو شخص ہر روز دس مرتبہ پڑھے گا۔ اس کی بنیائی تیز ہوگی۔
مَدَنِیْ	دینیے کا رہنے والا ۱۰۴	خاصیت۔ جو شخص نو مرتبہ پڑھے گا۔ گزیم پر دم کرے۔ انشاء اللہ شفا پائے۔
کِتِیْسْ	میں کا والد فوت ہو گیا ۴۶۰	خاصیت۔ جو شخص نو مرتبہ پڑھے گا۔ گزیم پر دم کرے۔ انشاء اللہ شفا پائے۔
غَرِیْبْ	مقرر کرنے والا ۱۲۱۲	خاصیت۔ جو شخص چالیس مرتبہ پڑھے گا۔ کتنے پر پھونکے وہ پھر نہ بھونکے گا۔
حَرِیْصْ	دین کی حرم کرنی والا	خاصیت۔ جو شخص پیٹ کے درد کے لئے دس مرتبہ پالی پر دم کرے دیکھا۔ محنت پائیگا۔
قَرَشِیْ	قریشی لقب نسب ۶۴۰	خاصیت۔ یہ نام نہیں ہے۔ ایک تو مرتبہ پڑھ کر لازم نکلا جائے۔ دھوکا نہ دے۔ دیا تدارک ہے۔ ایک سو مرتبہ پڑھ کر دولت میں حاضر ہو۔ گویا چاہنے والی ہو۔
کَاشِیْ	اسمی نسب ۳۵۶	خاصیت۔ یہ اسم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان کا ہے۔
صَلَوَقْ	سچ رکھنے والا ۹۵	خاصیت۔ جو شخص ہر روز دس مرتبہ پڑھے گا۔ اس کی بنیائی تیز ہوگی۔

خاصیت ہے۔ اس کے پٹھنے سے ذوق و شوق حاصل ہوتا ہے۔	اہل تمامہ	تھامی
خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے گا۔	ماکن عرب	ہجازی
کو صاحب اسم کے نسبت پیدا ہو جائے گی۔	۲۹	اچی
خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے گا۔	عالم بے تعلیم	عزیز
انفرت علی اشرافیہ و آلہ دلم کی محبت کا اس پر ظہور ہوگا۔	۵۶	رحیم
خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔	غالب محبت	ترقی
خلاقیت اس پر مہر لگے ہوگی۔	۹۴	سجاد
خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔	مہربان	فتاح
اس پر رحمت حق طاری ہوگی۔	۱۵۸	عالم
خاصیت ہے۔ جو ہر روز ہزار مرتبہ پڑھے گا۔	مہربان	طاہر
اس کے دشمن بھی دوست ہو جائیں گے۔	۲۸۶	شفیع
خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ عالم الجواد پڑھے گا۔	عجبش کر خیال	مبلغ
پرستے گا۔ دولت مند ہو جائے گا۔	۱۴	
خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے گا۔	کھولنے والا	
کا تو اپنی مراد سے مطلع ہو جائے گا۔	۴۸۹	
خاصیت ہے۔ اگر ہر روز یا عالم الغیب علی پڑھے گا۔	جاننے والا	
تو اپنی مراد سے مطلع ہو جائے گا۔	۱۴۱	
خاصیت ہے۔ جو شخص ہمیشہ پڑھے گا۔	پاک	
دل پاک اور طینت صاف ہو جائے گی۔	۲۱۵	
خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز یا شفیع اللہ نہیں مع ورد پڑھے گا۔	سناش کر خیال	
ابو عظیم پڑھے گا۔		
خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز اس اسم کو مع ورد و شریف پڑھے گا۔	حق پہنچانے والا	
لوگوں کو دیکھ جائے گا۔		



شافع

شفاعت کرنا والا

۲۵۱

شک کو

شکر کرنے والا

۵۲۲

خاصیت ہے۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ یا شافع کہتا  
پڑھے گا۔ آفت کے غم سے نجات پائے گا۔

خاصیت ہے۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے  
گا۔ دولت مند اور روشن ہو جائے گا۔

جو شخص ان اسموں کے مبارک کا وظیفہ کرتا پاس ہے۔ اسے لازم ہے کہ اول دعا اور درود پڑھے کیونکہ  
بزرگوں کا یہی دستور چلا آیا ہے۔ ورنہ کام میں فتور پڑے گا۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور کی سے مشرت ہونے کے لئے یہ ترکیب ہے۔ کہ  
مجمعات کو دو رکعت نماز ادا کرے۔ اس طرح کہ ہر رکعت میں ناستح کے بعد پچیس مرتبہ سورۃ اخلاص  
پڑھے۔ اور سلام کے بعد ہزار بار یہ درود پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ  
الْاَمِيِّ اور سو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ زیارت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سے مشرت ہو گا۔

نیز منقول ہے کہ جو شخص مجھے کے دل پر درود شریف ہزار بار پڑھے گا۔ رات کو  
زیارت سے مشرت ہو گا۔ اگر ایک دفعہ نہ ہو تو پانچ مجھے تک متواتر کرے۔ بقدر وبال ضرور  
زیارت سے مشرت ہو گا۔ عجیب ہے۔

پس سمیع ہے۔ اس مسلمان پر جو ایسی سعادت سے غفلت کرے۔ یہ را حبان کے پاؤں  
سے چل کر ملے ہوتی ہے۔ اور اس پر جان و مال اور دونوں جان صدقے ہیں۔ اس کے  
حاصل کرنے سے ایمانی فرد حاصل ہوتا ہے۔ شیطان پر غالب آتا ہے۔ اور نفس کو مطیع  
کر لیتا ہے۔ واضح رہے کہ میں شخص کے وجود میں اسم اللہ ذات یا باری تعالیٰ کے نذر  
نام یا کہ لیتے کہ لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یا اسم محمد سرور کائنات یا اسم  
ام حضرت ابوبکر یا حضرت عمر یا اسم حضرت عثمان یا اسم حضرت علی  
کرم اللہ وجہہ یا اسم محمد بن ابی طالب یا اسم محمد بن عبد اللہ کے جود اثر کریں۔ تاہم اسے  
جمعیت چھٹے ہیں۔ اور وہ لا یتحاج بہ جاسے۔ اور معرفت سے مشرت اور مقرب الہی ہیں  
جاسے۔ اس کے ہفت اہم تلب تالب۔ کما تاپنیا۔ سونا۔ عبا کما سب نور ہو جائے  
ہیں۔ خود روشن نہیں ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا شخص روزِ رخ میں آئے تو اس کی نور  
کے جنب دوزخ میں کرنا کہ بن جائے۔ سالیجہ اہل دیدار عیب بہشت میں آئیں گے

تو صورت و تصور ان کی نگاہوں میں محسوس نہ ہوا ہوں گے۔

یہ مراتب ان عاشقوں کے ہیں۔ جو مرت ذات حق کے متلاشی ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ  
موج حق ہوتے ہیں۔ یہاں پر عاشق و معشوق اور عشق اکبر ہو جاتے ہیں۔ یہاں پر حبیب  
و صل کی ہی گنجائش نہیں تو ہجر کا کیا دخل !  
نقشہ ولایت و ہادی ہدایت لائیت حسب ذیل ہے۔

اللہ جلّ جلالہ	محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ابوبکر رضی اللہ عنہ	عمر رضی اللہ عنہ
عثمان رضی اللہ عنہ	علی کرم اللہ وجہہ

اگر طالب پہلے ہی دن حضوری معرفت اور نور میں غرق ہو جانا چاہئے۔ تو مرشد کی ہدایت  
کل اور ابتدا اور انما کی خبر کا طالب ہو۔ تو مرشد کامل کو چاہئے۔ کہ اسم اللہ ذات پائش دائرہ  
سے سارے مطلب سے یا تشبیح و کھاوسے۔ علم حضوری سے مشورہ بخشے۔ اور علم نور سے  
نور۔ اور تمام باریکیوں سے اسے نکال دے۔

قوله تعالى آفئدنا ولي السدين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور  
جرا بیان لائیت ہم۔ اللہ تعالیٰ ان کا دست ہے۔ اور ان کو تاریکیوں سے نکال کر نور  
کی طرف لے جاتا ہے۔

فارت فلان اللہ نردانی اور عالم باشر سیرانی۔ علم ستر سے تین پر سے بنا دیتا ہے۔  
اور ستر سے تو ہم تک سارے جسم کو نور بنا دیتا ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں۔ جو  
”ہمہ ادسے“ اور مغز و پوست“ پر۔ سمجھے ہمیشہ ہشیار رہنا چاہئے۔ اگر تیری  
آنکھیں ہیں تو دیدار کر اور اگر نہیں تو طلب کر۔ بیدار ہو کر دنیا مراد کی تلاش کیا کرتے  
ہیں۔ یا در کو۔ دنیا ہی ایسی چیر ہے۔ جو نبد سے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہنزلہ حجاب  
ہے۔ اگر ساری مصیبتوں اور آفتوں کو ایک مکان میں جمع کیا جائے۔ تو ان سب کی پائی میں  
رہنا ہے۔ یہ مرت کینی ہی نہیں بلکہ وحو کا وقت ہے۔ مدوں جہان ذکر الہی کے سوا  
معدی ہیں۔

جہاں اباد اللہ کا تہمت ہے شمار فیض عز انزل ہے۔ اس کی قید میں مشرق و مغرب

تک کی ہر ایک چیز ہے۔ دلی اثر ظن اثر ہو گیا ہے۔ قادری عارف اور فقیر کے واسطے یہ مرتبہ بالکل آسان ہے، وہ جمعیت کیلئے کوئی کام نہیں کرتا۔ کیونکہ ایک دم کی حضور سے خدا ہزار بادشاہوں سے بہتر ہے۔

بادشاہان از غلامان شد غلام زانکہ من دارم حضوری حق مام بادشاہ بنا زلت ہے۔ تَذِلُّ مَنْ تَشَاءُ۔

فقیر کو عزت کا مرتبہ حاصل ہے۔ کیونکہ فقر میں معرفت ہوتی ہے۔ لَعَزَّ مَنْ تَشَاءُ۔ حدیث: رَحْبُ الْفَقْرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ مِنْ اخْلَاقِ الْمُرْسَلِينَ وَخَلِيسُهُمْ مِنْ اخْلَاقِ الْمُتَّقِينَ وَالْفِرَارُ مِنْهُمْ مِنْ اخْلَاقِ الْمُسَارِقِينَ۔ فقیروں اور مسکینوں سے محبت کرنا مرسلوں کا اخلاق ہے۔ اور ان کا ہٹھین بننا متقیوں کا کام ہے۔ اور ان سے بھاگنا متقوں کا فعل ہے۔

واضح رہے کہ سند کے کنارے یا اولیادِ اشر کی قبر پر تنہا شاہوار غالب اولیادِ ایسی دعوت پڑھتا ہے۔ کہ دونوں جہان کو ہلا دیتا ہے۔ چنانچہ انبیاء اور اولیادِ اشر کی تمام روحیں حیرت دم میں پڑ جاتا ہے۔ اور تمام مشکل فرشتے عہد میں آجاتے ہیں۔ اور ان کا ہزار عالم اس کی قید میں آجاتے ہیں۔ جنابِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابہ کبارؓ امام حسن و حسینؓ اور حضرت شاکاؓ کا محی البدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سب کے سب پڑھنے والے سے علانیہ مصافحہ کرتے ہیں۔ اور اس کی ہر مشکل کو حل کرتے ہیں۔ اگر دعوت پڑھنے میں فرشتہ موکل ظاہر ہو۔ تو سمجھو کہ اس نے ٹھیک ٹھیک توجہ سے دعوت نہیں پڑھی۔

بامرد و راضی بود اہل تمام دعوت از دم برای شد تمام کامل فال اس قسم کی دعوت پڑھتا ہے۔ کہ اسی دم دشمن کو خانی النار کر دیتا ہے۔ اہل دعوت کا دم مانپ کے دم کی طرح ہے کہ ایک دم میں خواہ کر دیتا ہے۔ کامل قادری ایسے دم سے محرم ہے۔ اس ایک دم سے تمام جہان کو طے کر لیتا ہے۔ جیسا کہ حاکم کا حکم تمام روئے زمین پر پھیل جاتا ہے۔

کامل قادری کی نگاہ نادری غوازل پہ ہوتی ہے۔ اسے روزی کے لئے کسی محتاج نہیں ہونا پڑتا۔ ہر فقر استغنت کے لئے باعثِ زینت ہیں۔ پہلے ان کی آزمائش نصرتِ جہان سے کی جاتی ہے۔



حدیث۔ اِنَّ اُمَّةً یُحَرِّبُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا لَبَّ اَکْرَکَہَا یُحَرِّبُ النَّحْبَ  
فی المنار۔ بے شک اشر تعالیٰ مومنوں کی آزمائش مصیبت سے اسی طرح کرتا ہے جس  
طرح سونے کی آزمائش آگ سے کی جاتی ہے ۔

جو پیر و مرشد خود کامل ہے۔ اس کا شاگرد یا طالب یا مرید خود ہی اہل ولایت و عزت  
طلب یا ابدال یا اوتار کا مرتبہ حاصل کرے گا۔

جو شخص حاصل ہے۔ وہ ظاہری بالطنی تصرف حاصل کرتا ہے۔ جسے جملہ عمل اور مجموعہ جمعیت  
یا اوتار کا مرتبہ حاصل کرے گا۔

ظاہر تصرف تربیہ ہے کہ پہلے الہی خزانوں کی نقد و سنس نظر کی تاثیر سے سنجھے اور علم کیا  
اور علم دعوت تکثیر عنایت کرے۔ کیونکہ جو مطلق یقین ہے۔ وہ ظاہر میں لاجتہاج ہوتا ہے۔ اور  
تصرف بالطنی سے حساب گاہ یوم الحشر کا تاثر کرتا ہے۔ اور دن رات وہ مقام اس  
کے پیش نظر رہتا ہے۔ اور ہر وقت درد کے مارے آہ و بکا کرتا رہتا ہے۔ اس کی  
جان ملی کر کباب ہو جاتی ہے۔ اور اس کی آنکھوں سے خون جاری ہوتا ہے ۔

منہ اس مقام پر دنیا کے تماشے کا تصرف حاصل ہوتا ہے جس  
کے ذریعے ملک سلیمانی زبان پر قابض ہو سکتا ہے۔ اور کائنات کے حقیقی  
کا تصرف بھی حاصل ہوتا ہے۔ جس میں سرور و تصور اور ہستی نعمتیں اور  
میوے شامل ہیں۔

مرشد اپنے صادق طالب کو یہ چاروں مقام اور چاروں تصرف دیتا  
ہے۔ اور سب تصرف میں جمعیت نفس اور زبان پر تصرف حاصل  
ہوتا ہے۔

ان سے مذکورہ بالا تصرفات میں سے چار لذتیں ہیں۔

اول سے۔ طرح طرح کے کافروں کی لذت۔

دوم۔ عورت سے جماع کرنے کی لذت۔

سوم۔ حکم حکومت کی لذت

چہارم۔ علم بے مطالعہ

اذہر معہ نیت کی لذت۔

لیکن یہ چاروں لذتیں کم نجبت اور کم طالع کی قسمت میں ہوتی ہیں۔ اس قسم کا تعمر ناقص ہے۔ بلکہ یہ چاروں تعمرات نفس کی خوش دہتی ہے۔ اور طالب اللہ کے لئے یہ چاروں مردار ہیں +

پانچواں تعمر معرفت الہی اور پانچویں لذت دیدار ہے۔ جو کہ دنیا اور مہبت دونوں سے بہتر ہے +

کمال کا تعمر باطن کرہ ایت نبشتا ہے۔ اور اسے لا انتہا تعب یہ ہو چکا ہے۔ ہر وقت مرتبہ۔ تعمر لذت اسباب گاہ، قمر، پل صراط، بہشت آنحضرت کے دست مبارک سے شراب کھور کا ساغر۔ قبر سے اٹھنے، اسرائیل کے کرنا پھونکنے اور ترازو وغیرہ کا تماشا دیکھنا ہے۔ اور ہمیشہ اولیاء اور انبیاء کا بھلیں ہوتا ہے۔ اسی کو جمعیت باطنی کہتے ہیں جس شخص کو اس قسم کا اختیار اور تعمر حاصل نہیں وہ فقیر ہی نہیں ہے۔

دہم خلق انجست عبہ در قبر	عبہ را با خود برد صاحب نظر
گاہ در توحید با مصطفیٰ	عارفان را عبہ قدرت الہ
گاہ بالا عرش و گاہ در قبر	عبہ سراست نور سے سر بسر
اولیاء را قبہ جنت خانہ	ہر کہ عبہ نیست ناں بگاہ نہ
عبہ نوری تاب شد زیر خاک	معرفت تو عبہ امیر راز پاک
ان قبر بیرون بر آید اولیاء	ہم سخن با تو شود ہر از سدا
عبہ پہ آگاہ لہ السام و دلیل	روح را پیغام روحش با غلیل
ہر کہ را چشم است سے بینہ حضور	کے بہ بینہ کر رہے چشم بے شعور
ہر کہ مر شد را نیا یہ در بہاں	ان قبر عارف شود صاحب عیاں
اولیاء حاضر شود در ہر مقام	مے بود حاضر گفتن اسم نام

یا حق و معانی مکانے لامکان

نور حاضر ز شد بے عبد و جان

میں کے یہ مراتب ہیں۔ اس کے لئے زندگی اور موت برابر ہے۔ بلکہ نردانی جسم لامکان ہیں انہی کے لئے کے دیدار ہے۔ حشر ہوتا ہے۔ اور اس قسم کی معنوی حاصل ہوتی ہے۔

کہ زندگی اور موت کا خیال ہی نہیں آتا۔ یہ سادے مراتب ہمہ ادست در مغزو پرستہ کے ہیں  
اشتر بس ماسوائے اشتر بس

دافع رہے کہ قبر پر دعوت تیغ بر منہ وی پڑتا ہے، جو صاحب توفیق حضور ہو۔ اگر احمق  
پر لے گا تو مزد بالضرور رجعت میں آکر دیوانہ ہو کر مرے گا۔

باتو دعوت کے بر قبر فراند شہسوار دست دار تیغ مشل ذوالفقار  
حامل کامل شود صاحب کرم اہل روحانی بود آل صاحب منم  
اگر یہ رجعت قبر لا دے۔ لیکن کامل حامل اور صاحب قرب فیر کی توجہ، لا دوا کی دعا ہے۔

## شرح علم دعوت

جو صاحب دروہ ہے۔ وہی مرد عدلس ہے۔ اور کامل کی توجہ بے مثل ہے۔ دل دہی ہے۔ جو  
مردان خدا کی تاب سے آب ہو جائے۔ نہیں تو پانی اور مٹی کا ایک نوکتر ہے۔ تسبیح زاپ  
کے شور کا انڈا اگر یہ مقبول ہے۔ لیکن رندوں کے مدد آور وہ دل کی صفائی اور ہی ہے۔

حامل کامل صاحب دعوت کی دو حالتیں ہوا کرتی ہیں۔ ظاہر میں تو زبان سے دعوہ وظائف  
پڑھتا ہے۔ امد باطن میں اسے معرفت الہی اور وصال ہوتا ہے۔ جو اہل دعوت اس صفت سے  
مردوت نہیں۔ وہ رجعت میں پڑھتا ہے۔ امد دعوت کا پڑھنا اس کے لئے وبال اور  
زوال بن جاتا ہے۔

حامل صاحب دعوت کے دو منصب امد مراتب ہیں۔ ایک قبر پر بالضرورت دعوت  
کا پڑھنا۔ دوسرے اسم اشرفیات کی حمدی سے قصد کا جاننا۔ منہ اس کے ساقول اضا  
پر نود ہستیں۔

اس قسم کا حامل ظاہر میں سوجھ بوجھ سے مدد زبان رکھتا ہے۔ امد باطن میں اپنے تئیں  
مجلس محمدی علی اشرطیہ و آلہ وسلم میں پہنچاتا ہے۔

علم دعوت کا پڑھنے والا دو حکمتوں سے جتنی نہیں یا تو  
ایک اہستہ میں مشرق سے مغرب تک امد جنوب سے شمال  
تک ہے ایک ایک اور سلطنت کو اپنے



قبضے میں لاتا ہے۔ یا تمام جہان کو گھیر لیتا ہے۔

کابل صاحب دعوت کے دو گراہ ہیں۔ عظیم اور مشکل۔ اور دو علم ہیں۔ ایک میں مرد و شہسوار  
دھتکہ میں تیغ برہنہ ذوالفقار رکھتا ہے۔ دوسرے میں عادت با اشد نمٹتا ہے۔ جو شخص  
اس طرح سے علم دعوت پڑھے گا۔ اس کے لئے شروع ہی میں موکل فرشتہ سونا  
اور مہر اس طرح برساتے گا۔ جیسے بارش جس سے پھلنے والا ساری ٹہر کے لئے  
محتاج نہیں رہے گا۔

اس قسم کے علم دعوت کو تصرف عوام کہتے ہیں۔ اس میں علم دعوت کا عالم جس قدر  
چاہے تصرف کر سکتا ہے۔ یہ فقیر لا یتحجج کا ابتدائی مرتبہ ہے۔ نہ کہ ان فقیروں کا جو دروازہ  
پر بجلیک اٹھا کرتے ہیں۔ جو اصل فقیر ہے۔ وہ خود جمعیت بخش ہے۔ اور اس کا دل غنی اور  
قوی ہوتا ہے۔ اور وہ خود حضور کی محاسب نظر ہوتا ہے۔ اس کے قبضے میں اشد تعالیٰ  
کے نزول ہوتے ہیں۔ لیکن اپنے لئے وہ ایک دم بھی لینا جائز نہیں سمجھتا۔ نیز عامل دعوت  
کے دو عمل ہیں۔ ایک تصور توفیق۔ دوسرے تصور تحقیق۔

دعوت کے عالم بھی ہوتے ہیں اور عامل کامل بھی ہوتے ہیں۔ اور اکمل بھی۔ علم دعوت  
کے جامع دو عمل ہوتے ہیں۔ ایک نیت دوسری نواز۔

دعوت کا عامل وہ ہے کہ جو شروع علم دعوت میں بذلیہ درود و ظالمت روئے زمین  
کا دل بنجائے۔ اور جسے شروع ہی میں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک  
کی چابیاں صاحب ولایت لاکر دیں۔ اور ایک ہی منہ میں ساری دنیا اپنے قبضے میں لے  
آئے۔ اس پر تعجب نہ کرنا۔ بلکہ یقین جانو کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

وہ کو ان ماعلم اور عمل ہے۔ جس کے ذریعے پہلے ہی روز ہر ایک چیز پر غالب آسکتے  
ہیں۔ وہ علم تو جہت تصور توفیق اور تصرف توفیق ہے۔

پس معلوم ہوا کہ اگر ساری عمر کتابوں تفسیروں اور مسائل کا مطالعہ کرتے رہیں  
تو بھی نفس رام نہیں ہوتا۔

واضح رہے کہ درود و ظالمت، ذکر فکر۔ اور مراقبہ شکر جمع کرنے اور  
تصرف سے پڑھ کر فقیر کامل کی ایک توفیق ہے۔ کیونکہ اس ایک توفیق  
سے اشد تعالیٰ کی حضور کی ادہ قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور جس کا سلسلہ قیامت

تک قائم رہتا ہے +

اب یہ دیکھنا چاہئے کہ کامل تزویر کیا ہے۔ اور صاحب تزویر علم کا حامل کون ہے۔ واضح رہے کہ علم کا حامل ہونا چاہئے نہ کہ حامل رہنا نیز اگلا چنانچہ حدیث میں مذکور ہے۔ **لَا يُعْمَلُ إِلَّا بِالْعِلْمِ**۔ علم علی کی خاطر ہوتا ہے۔ نہ کہ بھٹ اور سیر کی خاطر۔

واضح رہے کہ علم و عورت میں دل اور دم ہمیشہ پر دروکار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں مخلوق کی طرف رجوع رکھنے سے کیا فائدہ۔ اولیاء اللہ جہاں باب ہوئے ہیں۔ لیکن اہل دنیا کے دماغ پر نہیں گئے۔ اگر گئے بھی ہیں۔ تو ان کا جانا حکمت سے خالی نہیں۔ جو شخص قرب الہی کے احوال سے بے خبر ہے۔ خواہ عالم بھی ہو تو بھی جاہل ہے۔ یہ ماہِ شباب نہیں بلکہ حسیبِ احوال ہے۔ غنی اگر سوال کرے تو اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ غنایت کے سبب باجمعیہ ہے۔ اگر مفلس سوال کرے تو اس کے لئے حرام ہے۔ بلکہ ایسا کرنے سے وہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے +

حدیث **السَّوَالُ مَحْرَامٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ الْبَقْلِ**۔ سوال کرنا حرام ہے۔ نہ تو والدین سے کیوں نہ کیا جائے۔ نہ جو کچھ قسمت میں لکھا ہوتا ہے۔ وہ اکثر قائلے خود پہنچا ہوتا ہے۔ جو سائل کو سمجھاتا ہے۔ وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اکثر قائلے کا حکم ہے۔ **وَأَمَّا السَّائِلُ فَكَانَ يَهْلُ**۔ سوالی کو مست سمجھ کر۔

واضح رہے کہ سنی کا دل اکثر قائلے کی دوائیوں میں ہوتا ہے۔ اور سخی کا دل شیطان کی دوائیوں میں ہوتا ہے۔ تو اپنے تئیں کس میں خیال کرتا ہے۔ فاروقی سخی کو چھوڑ بیٹھتے فقرا ئے لاسیما ج غنی دل ہوا کرتے ہیں۔ باقی سب مفلس اور لکھتے ہیں۔ خواہ عالم و فاضل ہوں خواہ جاہل۔ جاہل وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے جہاد نہ کرے نہ

آنچہ میں کر دھم گدا ہے۔ اذالہ برہر ملک غالب ترم من بادشاہ  
تو میں اہل فقر را ذال حقیر فقر حاکم غالب است برہر امیر  
پیر و مرشد معظم با عظمت اہل شریعت اور عظیم اور عظیم صفت ہونا چاہئے۔ یا حکیم صفت یا کریم صفت یا اس کا قلب سلیم ہو یا دھمکتا سلیم ہو یا کریم صفت ہو۔ یا مستند نہ مراد مستقیم ہو یا نفس و شیطان پر غالب ہو۔ اور اس کے علم میں ہونی چاہئے کہ علم

کی دائمی حضوری حاصل ہو۔ یہ سارے مراتب پیر و مرشد کے ہیں۔ قادری طریق کے پیر ہیں یہ سارے اوصاف پائے جاتے ہیں۔

واضح رہے کہ پیر و مرشد ایسا ہونا چاہئے جس کی مجلس میں دلش طرٹ وہ عالم موجود ہوں جنہیں حقیقی قلئے نفس حاصل ہو۔ اور ان کے وجود میں عرصہ و ہوا نہ ہو۔ حسبی اقلہ و کفنی باقلہ۔ اقلہ پس باقی ہوس۔ اور وہ بائیں ہاتھ و اہل تصوف موجود ہوں۔ جن کے قلب روشن ہیں۔ اور ثنائی اشریوں۔ اور چلیچلی کی طرف اہل دنیا ہوں۔ تاکہ اخلاص سے اہل دنیا کی طرٹ نہ دیکھے۔

قوله تعالى ولا تكنوا من الذين ظلموا انتم تسكنون الناس۔ ان لوگوں کی طرٹ مائل نہ ہو جنہوں نے ظلم کیا ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو دوزخ میں پڑو گے۔ جو پیر و مرشد اس صفت سے موصوف نہ ہو۔ وہ لائق ارشاد ہے۔ نہیں ترطالوں کا رہنما اور مایہ فساد ہے۔ طالب اور مرید بھی باسیا، طالب خدا۔ علم میں عامل و فاعل۔ نظارہ ہشت پارہ مغز بیدار ہونا اور ہاں تیار ہونا چاہئے۔ اس قسم کا طالب لائق تلمیذ اور اسے مار پیر و نگار کی طلب کے قابل ہوتا ہے۔ بلکہ طالب کو شاربہ مبارک۔ زندہ قلب۔ فرحت الروح، بدعت سے بیزار اور باطلش دشمن ہونا چاہئے۔ جو غالب مرشد سے معرفت الہی اور قرب حضور طلب کرے اسے چاہئے کہ ایسی سیج کے وارن کو چھوڑ دے۔ جس سے لوگوں کو مسخر کیا جاتا ہے۔ بلکہ صرٹ مذکور کے ذکر میں شاغل رہے۔

واضح رہے کہ ایمان کا سربراہ علم ہے۔ و دونوں جان کو روشن بخشنے والا علم ہے لاہوت اور لامکان میں پہنچانے والا علم ہے۔ اور یہی عیان، توحید بیان اور نفس شیطانی کا قاتل علم ہے۔

لیکن ادب کھلا ہے کہ علم کے کتنے ہیں! ادب سے کیا؟ اور اس کے معنی کیا ہیں! اظہار ہی علم تو مساطات اور عبادات کا علم ہے۔ چنانچہ انسداد اور خوف کا جائزہ۔ اس جاننے سے مراد ہمیشہ حق جائزہ ہے۔

حق۔ کی علامت یہ ہے۔ کہ جس کے وجود میں حق آتا ہے۔ اس میں سے ساری اعمال پیریں باقی رہ جاتی ہیں۔



اب علم حق اور علم باطل میں تمیز کرنی چاہئے۔ علم حق تو حقیقت اور معرفت کے مطابق ہے یعنی نبیؐ کے اسلام کا حاصل کرنا۔ جو علم کی محفل بنیاد ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ ناشائستہ۔ کفر۔ شرک۔ بدعت۔ آفات نفسانی و شیطانی اور دنیاوی پریشانی اور مردود ہے۔ یہ علم حق سے رفع ہو سکتی ہیں۔ یہ حق اور عین العلم ہے۔ جو محتقان حق کو حق سے حاصل ہوتا ہے۔

دانش ہے کہ علم کا پڑھنا ندی کرنے کے لئے ہے نہ کہ زندگی اور حکم پر ہی کے لئے تو اللہ تعالیٰ  
 قُلُوا وَاشْكُرُوا لَآلِہِ قَوْلًا اِنَّ اَطْعَ لَا یُحِبُّ الْمُتَوَقِّفِیْنَ - کھاؤ اپنا پیو۔ لیکن فضول غریب  
 نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فضول خواہوں کر دوست نہیں رکھتا ہے

تا مملو پر عز۔ کہ ویگ نہ۔ آب پندال مخور کہ ریگ نہ  
 حضرت شیخ علامہ سندس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

کہہ گفت خدا مخلو و اشکریو  
 ایک نہ مستمود کور تا کور

علم اس واسطے ہوتا ہے کہ رفظ و نصیحت کی جائے۔ امر مروت بجا لایا جائے۔ اور نفس کو  
 قید کیا جائے۔ نہ کہ دنیاوی روزگار کی تلاش اور بادشاہوں سے رذی حاصل کی جائے تو اللہ تعالیٰ  
 وَمَا مِنْ وَاٰتِیَہِیْ اِلَّا مِنْ رِزْقِہَا - روئے زمیں پر کوئی ایسا ذی روح نہیں  
 جس کے رزق کا نام اس اللہ تعالیٰ نہ ہو۔

فرزند بندہ ایست خدا را تو علم مخور!

ترکستی کہ بر از مستند بندہ پروری

علامے بے عمل بر آتا مژون الناس بالہی و تنسون انفسکم۔ رگوں کو  
 نیک کام کرنے کی ہدایت کرتے ہو۔ لیکن اپنے تئیں بھول جاتے ہیں۔ کہ مصداق ہیں بے شمار  
 ہیں۔ لیکن وہ عالم جو فقیر دلی امیر ہیں۔ ہنسنا میں سے ایک ہیں۔ جو راستی پر چلتے ہیں۔  
 اور اس راہ میں جان قربان کر دیتے ہیں۔

علم بارگاہ الہی کا وسیلہ ہے۔ جو عالم قرآن و رحمان کا مخالف اور نفس و شیطان  
 کا موافق ہے اور علم پر عمل نہیں کرتا۔ وہ طاق ہے۔

علم کچھ تین سردت ہیں۔ ح۔ ل۔ ق۔ ح۔ یعنی سے مراد میں پاتا۔ اور میں نہیں

نہ سے لایحتاج ہوا۔ اور قرے مراجعت بخدا اور نفس سے بازگشت کرتا ہے۔ جو ان چیزوں  
موزوں کو نہیں پہچانتا۔ اسے علم کی کٹھن ہی معلوم نہیں۔ اور وہ مع قاتل سے، لاذہب  
اور قرے مردود ہوتا ہے۔

اگر عالم شخص علم کی تحصیل کرتا رہے تو بارہ سال میں فارغ ہوتا ہے۔ لیکن فقیر کی ایک  
ہی نظر سے عالم ناسل ہوتا ہے۔ وہ کہنا علم ہے؛ وہ علم لدنی ہے۔ **قوله تعالیٰ وعلماہ**  
**من اللہ ثانیاً** ط۔ اور ہم نے اسے اپنے پاس سے علم سکھایا۔ جسے علم الف سے علم وائے  
ہر تلبہ۔ اور علم الف قید میں آتا ہے۔ اور علم الف پڑھتا ہے۔ پھر اسے ظاہری دہائی کے  
کے مطالعہ کی ضرورت نہیں رہتی۔

**قوله تعالیٰ۔ وَمَنْ لَّعِبِلْ مَثَقَالِ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ** ط۔ **وَمَنْ لَّعِبِلْ مَثَقَالِ**  
**ذَرَّةٍ يَرَهُ خَيْرًا** ط۔ میرے ذہن بزرگ علی کیا۔ اسے اس کا نیک بدلہ ملا۔ اور جس سے ذرہ  
بہر بیکام کیا اسے اس کا بڑا عوض ملا۔ وہی شخص عالم باخبر ہوتا ہے۔ جو علم کو باطل پڑھتا ہے  
اور معالہ علم سے قاتل نہیں رہتا۔ نہیں اگر یہ نہیں۔ **ترغواہ من رات** تفسیر میناء ہی اور کتابوں  
کا مطالعہ کرتا ہے۔ وہ باطل ہی ہے۔

رفتہ علم سے باطلہ با رتم معرفت حاصل نشدہ اندرس و علم  
ہا تک علم کے دلیہ کتاب یا قرآن شریف کی تعلیمیں دور کرے۔ لیکن جو دکی تعلیمیں  
یعنی نفس اور غضب وغیرہ ہیں۔ ان کا کیا علاج؟  
و بعد میں سے تعلیموں کا دفع کرنا کمالی فقیر ہی کا کام ہے۔ جو نفس کو فنا کر کے حضوری  
میں پہنچا دیتا ہے۔

کیا سمجھے معلوم ہے۔ کہ حضرت ولی برائیل علیہ السلام جو پیروں کے پاس غیب الغیب  
لائے۔ تو اس کا مطلب کیا تھا؟ یہ تھا کہ معرفت تو حید حاصل ہو جائے۔ کیونکہ معرفت تو حید  
اصل ہے۔ اور علم انھان سے حاصل ہے۔

**حدیثاً لفظاً** **قوله** **هو الی السبک** **الک**۔ ہدایت کی طرف رہنا  
ہدایت ہے۔ معرفت بہت بڑا کلمہ ہے۔ اور علم بہت بڑا کلمہ ہے۔ جب نباتات کی پرورش  
کی وغیرہ سے کی جاتی ہے۔ تو اس میں سے غرائف نکلتے ہیں۔ اور بار آور ہوتی ہے۔ اور  
انہی میں سے ہی مال فرزند آدم کسے کہ امیدوار کی انتہا اس کی ابتداء

ہے۔ اور اس کی ابتداء اس کی انتہا ہے۔ عالم باطن اولیاء کی نظر میں ابتداء اور انتہا یکساں ہے وہ غیب ہی سے پڑتا ہے اور غیب ہی سے نکلتا ہے۔ جس کے لئے ظاہر و باطن عیاں ہوا ہے غیب نہیں کہہ سکتے۔ اسے واردات غیبی لاریں علم ہوتا ہے۔

ہرگز غیب دا درغیب آئینہ غیب نیست  
ظاہر و باطن یکے شد غیب نیست

علم غیب اور خاص کر اس کا علم خاص ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں اولیاء اور انبیاء کو سکھایا ہے۔ جیسا کہ عَلَّمَ تَنَاوِلَ لَنَا عَلَمًا۔ سے ظاہر ہے۔ یقین لانا مفید ہے لیکن علم عوام اور علم ظاہر یقین کرنا غیر مفید ہے۔ کیونکہ اس قیل و قال سے نفس فریب اور خوشحال ہوتا ہے۔ خاصوشی میں معرفت وصال ہے۔

خاصوشی میں تیس ہزار حکمتیں ہیں۔ اور پھر ہر حکمت میں اور بے شمار حکمتیں ہیں۔ ہر شخص شاہد معنوی میں خاصوشی ہے۔ نفس اس کی قید میں ہے۔ بے معنوی کی خاصوشی سراسر خود فروشی ہے۔ خاصوشی مازنوں کی غفلت ہے۔

ہر بسجدے نماز میں باجستہ  
نور فی اللہ نور سے بیہم دوام  
ایں مراتب مازنوں را بے محاب  
مازناں را شد مراتب ایں تمام  
جسی اللہ حیرت اندہ ماندہ ام  
ایں نماز کے روا شد بے نیاز

در قرب قلب بدیم حق تعالیٰ  
نیست آنجا قلب کے منزل تمام  
در نماز با جواب با صواب  
بگذرم از عرش و کرسی ہر مقام  
من نماز با معنوی خواندہ ایم  
دل مبرا سے رود نور نماز

حدیث لا صلوات الا بخصوس القلب۔ دل معنوی کے سوا نماز نہیں ہوتی۔ حدیث اکملوا صلوٰۃ بجمع الجہات میں ہے۔ نماز موزوں کا معراج ہے، ہر شخص نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں جواب با صواب نہیں لیتا۔ اور شیطان خطرات سے غالی نہیں۔ وہ مومن مسلمان کھلائے گا کس طرح مستحق ہر سکنا ہے۔ وہ تو خود ٹھنڈے کی طرح ہے۔ با معنوی نماز اس اہل دل کا لقمہ ہے۔ جو ظاہر و باطن میں اپنے تئیں معنوی میں پہنچائے۔ اور معنوی میں نماز ادا کرے۔

نیست دل بر ذل و نہ معنوی محم  
دل یکے نور است اللہ اکرم



دل کیے گنج است باشد در وجود      اہل دل محمود محمود از خسر و  
 دل کہ با خطرات غارت شیطنت      دل بود پر نور اہل از معرفت  
 دل لطیف از لطافت با حسد      دل کیے سراسر است وحدت حق تھا  
 طالب دنیا نباشد اہل دل      بے مياؤ روسیاء و باخبل

با حق دل دم روح یکے گرد تمام  
 ہر کہ یک با یک سجودش صبح و شام

ناز کے معنی کیا ہیں ؟ فیض - فضل و رحمت روز اول ہی سے حضور با خدا (معبود) ہے۔ جس میں مومن مومن مسلمان سجدہ کرتا ہے۔ اشد تعالے کی نظر رحمت اس پر ہوتی ہے۔ اہل ناز اپنے آپ سے گندہ کر لامکانی میں پہنچ کر ہمیشہ حضور میں رہتا ہے۔

نجات ایک بڑی نیک عادت ہے۔ فرض، واجب، سنت، اور مستحب یہ جہانی عبادت ہے۔ ماضی ناز با عیان ہے۔ وہاں پر نہ سبم ہے نہ جان ہے۔ اس میں ہمیشہ نوری سبم حضور میں سر بسجود ہے۔ اس قسم کی ناز اہل دل کا حصہ ہے۔ اہل دل کے پاس دل بجز لیلیٰ کافی انگشتری ہے۔ اس کا قالب ہمیشہ قلب ہوتا ہے۔ اور وہ کام میں اور انسان پر غالب ہوتا ہے۔

کامل تادی میں اہل دل۔ اہل قلب۔ اہل روح اور اہل سر ہوتا پایا جاتا ہے۔

ہر کہ بیند روئے من شد اولیاد  
 روئے من یادوئے رحمت مصطفیٰ ام

اہل دل کو ماضی حضور حاصل ہوتا ہے نہ اور اہل روح کو سلطان الفقر آدم کی ملاقات حاصل ہوتی ہے۔

ہر کہ فراخ دل را با صفا  
 اہل دل را شد حضور مصطفیٰ ام

صاحب مراتب فقیر کو پہلے تعارف حاصل ہوتا ہے۔ اور پھر باجمیعت وہ حاصل ہوتا ہے۔

تعارفات کی قسم کے ہیں۔ بعض کو تو تعارف مدنیہ جزئیت پر ہوتا ہے۔ بعض کو ممکن فرشتہ پر یعنی کو حضرت خضر علیہ السلام پر اور بعض کو حضور کے

اس قسم کا تعارف دوطرف کا ہوتا ہے ۔

ایک تعارف ذات ۔

دوسرا تعارف صفات ۔

تعارف ذات بھی کم نہیں ہوتا ۔ اس کا کم از کم روزانہ ایک لاکھ دینار اور زیادہ سے  
زیادہ ایک کروڑ اشرفی ہوتا ہے ۔ جس کو خزانہ حبیب سے اس قسم کا تعارف حاصل  
نہیں ۔ وہ ابھی رحمت حق و نہیں پہنچا بلکہ رحمت باطل کی تکیہ میں ہے ۔

ہر تعارف در تعارف یافت کن ! ہر تعارف ہر زبان فہم شدنی سخن  
اس قسم کا فقیر صاحب نظر ہوتا ہے ۔ اس کی نگاہ میں سونا اور مٹی یکساں ہوتے ہیں ۔ یہ ماہ  
قیل و قال سے حاصل نہیں ہوتا ورنہ مستحضر سے بات آ سکتی ہے ۔ ہاں مرشد کامل کے  
فرمان کے بغیر جب عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے ۔ جو شخص نفس اور تعلقات کی قید اور  
ذن و قرذند کے وارث میں پھنسا ہوا ہے ۔ وہ کبھی یہ راہ حاصل نہیں کر سکتا ۔ اسے وہی حاصل  
کر سکتا ہے ۔ جو تجب یہ اور نفس ۔ یہ میں کامل ہو ۔ میں طالب کا وجود اس کام  
کے لائق ہو گا ۔ وہی معرفت حق کا تعارف حاصل کر سکے گا ۔ اہل تقلید کو اس راہ کی کچھ  
غیر نہیں ۔ اندھے کو یہ راہ سمجھائی نہیں دیتی ۔ جو شخص دیدار کا مستحق ہے ۔ اسے آج  
اور کل سے کیا مطلب ہے

کہہ مقصود گر باشد ہزاراں سالہ ماہ

یہم گامے ہم نباشد شوق چوں رہبر شود

مشق و بردہ کا شوق شہادت سے ہوتا ہے اور تیغ برہنہ کا اشتیاق اسوائے ائمہ  
کو قتل کرنا ہے ۔ کیونکہ اسے حق کے سوائے اور کچھ بھی بجلا معلوم نہیں ہوتا ۔ وہ حق سے حق  
کو دیکھتا ہے ۔ اور حق سے حق واضح ہوتا ہے ۔ جس کو حقیقت حق رسیدہ کرتا ہے ۔ وہ  
حق یقیناً ہوجاتا ہے ۔

واضح رہے کہ بعض ناقص طالب و مرید جو نہایت ۔ مؤکل فرشتے ۔ اسوالا سے اور خام خیالات  
میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ بعض ذکر و فکر ۔ مراقبہ اور ناسوتی لذت میں بعض لذت ملکوت میں بعض  
لذت جبروت میں ۔ بعض لذت لاہوت میں ، بعض کل ہوا و ایلہ احد کے الہام میں ۔ اور  
بعض لاہوت فنا فی اللہ میں ۔

بعض ناقص مرید جواب یا صواب کو اپنی ہی صورت سے خیال کرتے ہیں۔ اور اسی کو حضوری اور قرب وصال مانتے ہیں۔ بعض تجلیات احوال کے مقام میں اٹھارہ ہزار عالم اور کل مخلوقات کا تھاں کرتے ہیں۔ بعض مرید نقش و اثر کے پُر کرنے۔ جہان کو مسخر کرنے۔ اعلم دین اور نقد و جنس کے جمع کرنے میں مشغول ہیں۔ اور بعض ناقص مرید زمین کی سیر اور عرضش کر سی اور روح محفوظ کے تماشے میں مصروف ہیں۔ لیکن عقل مند اور باشعور طالب وہ ہے۔ جو قرب الہی و معرفت حضور کا مرتبہ حاصل کرے۔ اور خدائی اثر میں اس قدر حضوری حاصل ہو کہ کسی منزل یا مقام کی طرف نہ دیکھے۔ بعض طالب نیک مراتب کی طلب میں ہیں۔ بعض مقصودی مراتب کی طلب میں ہیں۔ اور بعض مردود مراتب کی طلب میں۔ لیکن سچا طالب ہمیشہ اپنے تئیں آزماتا اور امتحان کرتا رہتا ہے۔ ظاہر و باطن کا محاسبہ کرتا ہے۔ اسے مرتبہ حضوری اور قرب رحمان حاصل ہوتا ہے۔ اور شیطان آفات اور دنیاوی پریشانی سے بچتا ہے۔ مذکور کے ذکر میں غور ہوتا ہے۔ اور ہر وقت ذات الہی اس کے تہ نظر رہتی ہے۔ جمال پر توحید ختم ہو جاتی ہے۔ ہاں شیطان فرشتہ بزمیت اور دنیا کا ہرگز دخل نہیں۔

یہ مراتب سلطان الفقر کے ہیں۔ اِفْزَاكَ الْفَقْرُ فَهُوَ اَمْلٰکُ۔ فقر کا معنی ہر امر نور معرفت سے پُر ہوتا ہے۔ لیکن عام لوگوں کا شکم بے سندہ ایک برتنی ہے۔ فقر دل کا شکم نور کی کال ہے۔ اور ان کا پیپی اور ان کا دل اس کے لیے موتی کی طرح ہے۔ جس کی قیمت کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اس کا ٹکڑا ہر کوئی حق شناس ہی ہوتا ہے۔ جو اپنے تئیں خدائی اثر کے مرتبے پہنچائے تاکہ موت زندگی اور اسسم و رسم اسے بھولے سے بھی یاد نہ آئے۔ اور ہر روز نازل کی آفات مد نظر رہیں۔

حدیث۔ اَلْفَقْرُ لَا يَلْتَقِبُ اِلَى الشَّيْءِ وَلَا يَزِيْجُ بِالْبَعْثِ  
يَكْفِيْ بِالْمَوَالِ اِلَى الْمَوَالِ۔ فقر و تنگدستی بزرگ دنیا کی طرف متوجہ ہے۔ اور نہ حاجت کی طلبت نہ مال جو۔ بلکہ سولے سے سولے کو کافی ہے۔

گنج راحت و نعمت میں درفتند۔ اختیار ہے نیست اور اسیم و در  
مردم دیگر نہ مانند ہر عندا۔ اول تھا اور سلا تھا احمت۔ اقا  
بعض حکیم طالب کرتے ہیں کہ اسے اور وہ چلے ہی روز ویدار الہی سے مشرف ہو جائے



ترجمہ جو کہ وہ فناء و فقر اور معرفت کے مرتبے کو پہنچے گا۔

میدار پر در و دھار کی چار ملا متیں ہیں۔ اور اس علم کی چار راہیں ہیں۔

اولے۔ بر شمس دیدار و کھیتا ہے۔ وہ ہمیشہ بیمار رہتا ہے۔ اودا کے اہل دنیا اس

دنیا سے اس طرح بدبو آتی ہے جیسے مرگلا اور گندگی سے۔

وہی ہے۔ یہ کہ برٹش ویدارکتا ہے۔ وہ کشف و کرامت کے تمام مقامات سے ہزار

ہوتا ہے۔ اور ہزار بار استغفار کرتا ہے۔

تکلیف دے۔ جو شخص دیدار کے مشرت ہوتا ہے۔ وہ مستی میں ہشیار ہوتا ہے۔ پہلے

وہ تعلق سے مشرت ہوتا ہے۔ اور پھر اسے ولی کا خطاب ملتا ہے۔ جس نے دیکھا اس

نے بیان نہ کیا۔ اور جس نے بیان کیا اس نے نہ دیکھا۔ اور بعضوں کیسے لکھایا

نہ کتنا برابر ہے۔

حدیث - مَرِنُ عَمْرٍا رَکِبَهُ فَمَقَدُّ کَمَلٍ لِّسَانِهِ - جس نے اپنے پروردگار

کو سچا مانا اس کی زبان گونجی ہو گئی۔

حدیث۔ مَن عَرَفَ رَأْسَهُ فَقَدْ عَايَنَ لِسَانَهُ۔ جو نے اپنے سر پر مددگار کو

پیمان لیا سس کی زبان لمبی ہو گئی -

یہ مراتب اور یاہر حاصل می حوالہ تعلق و حاکمانہ اولیہ عمر ان اکیلا

رَبِّ الْمُنْتَشِرِينَ مَرَاتِلُهُ تَعَالَى كَمَا أُولَىٰ مُتَقَرِّبِينَ بِهَا كَوْنِهِ

قوله تعالى - الحمد لله الذي هدانا لهذا -

یہ کتاب ایسی ہے جس میں ذرا تھیں شک و شبہ نہیں اور یہ پر سید کا دلی کے لئے

باعث ہر ایت ہے +

متفق ہریشہ دیدار کو دیکھنے والا اور نفس کو دنیاوی غرضوں سے پاک کرنے والا ہو گا۔

بعض قلب سے دیکھتے ہیں۔ بعض روح سے سمیٹتے ہیں۔ لیکن بعض بات جو خود کو

علیٰ خود جوتے ہیں ۔ وہ ہر وقت حضور میں دیدار کے مشرف رہتے ہیں ۔ ایسے شخص کو راز

باز کہتے ہیں :-

معرفت پر نہیں کہ انکھوں سے دیکھنے یا اذروں سے عقل سمجھنے۔ یا جبریت سے

معلوم کریں۔ یا حقوق ہی سے چلو کرے یا ہر ایک مسئلہ کی اور مقام کی حکایت کی

بلکہ معرفت کے چار مراتب ہیں :-

۱۱ محبت ۱۲ معرفت ۱۳ مشاہدہ ۱۴ اولیاء کی ارواح سے ملاقات ۔

نیز معرفت کے چار گواہ ہیں :-

۱۱ آگاہ ۱۲ نگاہ ۱۳ مرشد پیراہ ۱۴ رفیع اثر ۔

معرفت کے چار علم ہیں :-

علم اظہار - عاقبت بالخیر اندہ عقود ۔

معرفت کے چار سر ہیں

۱۱ نور ۱۲ مع اثر معنور ۱۳ ذکر مذکور ۱۴ وجود معنور ۔

قوله تعالى: لِيَقْضِيَ إِلَيْكَ اللَّهُ أَمْرًا مَا لَقِيَكَ فِي دِينِكَ وَمَا تَأْخُذُ  
أَمْرًا تَعَالَى تَبْرَأُ مِنْهُ سَبَّحَ كُلُّ شَيْءٍ بِحَمْدِ اللَّهِ حَمْدًا لَا يَسْمَعُ وَلَا يَخْفَى

معرفت کے چار مکان ہیں :-

۱۱ مکان عیان ۱۲ مکان لاہوت ۱۳ مکان لامکان ۱۴ مکان فی الخفاء

عارف جو کچھ دیکھتا ہے - معنور سے دیکھتا ہے - جو کچھ کہتا ہے - معنور ہی کہہ کن سے  
کہتا ہے - جو کچھ سنتا ہے معنور سے سنتا ہے - عارف کی توجہ ہمیشہ قرب الہی پر ہوتی ہے  
اور سارا جہان عارف کی قید میں ہوتا ہے -

معرفت سب شائستگی کو کہتے ہیں - جس نے پایا اس نے دیکھا - جس نے دیکھا وہ خود  
بینی میں نہ رہا ہے

ہے سر و چشم ہمیں سر و دام

ہے زبان ہم سخن فقر و غش بالتمام

اس مقام پر عارف قدرت نفس کے نفس کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے - قدرت قلب  
سے قلب کے ساتھ - قدرت روح سے روح کے ساتھ - قدرت سر سے سر کے  
ساتھ - قدرت نور سے نور کے ساتھ - اور قدرت دم سے دم کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے  
اس کے نفس کو نفس سے الہام ہوتا ہے - قلب کو قلب سے خبر و روح کو روح سے پیغام  
سر کو سر سے انداز و عجب یہ حالت جو عارف کو معرفت ختم ہو گئی ہے  
اگر ماستہ چلنے والی کا ظاہر و باطن اس طرح نہ ہوتا تو جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے





خلیفہ بنانے کو ہوں۔ مراتب دم رنج ہے۔ کہ روح کی آملا اس کی تسبیح ہے۔ یہ مراتب  
کمال انسان کے ہیں

خود پسند الٰہی برادر حق مع تمام      مرد را زندہ کند خداں مزد تمام  
کافی زندہ کند مردہ ز ازل تا ابد      زندہ ماند تا قیامت و دل  
با جو مردہ را زندہ کند میرا زندہ      ہرگز غیر و ہر کہ بند حق لغتار  
با جو مردہ زندہ کند از اہم ذات      ہرگز غیر و اں مع اشد شدہیات  
یہ مراتب اس فقیر کے ہیں۔ جو عارت ماضی اور اہل نور ہے۔ چونکہ اشر تعالیٰ کے  
نور سے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک بنا اور جناب کے  
نور سے ہماری خلقت بنی۔ اسی لئے انسان کی اصل نور ہے۔ اور علی کے موافق نشی  
طلب اور روح ہیوں ایک نور بن جاتے ہیں۔ اسی کو انسان کامل کہتے ہیں۔  
حدیث۔ **اَلْعَمَلُ فِي الْاِنْسَانِ مِثْلُ الْاِنْسَانِ وَالْاِنْسَانُ مِثْلُ الْاِنْسَانِ**  
عقل انسان کا آئینہ ہے اور انسان رب کا آئینہ ہے۔

جسے عقل بیدار حاصل ہوتی ہے۔ وہ دیدار سے مشرب ہے۔ جس نے دیکھ لیا اور دیا  
لیا۔ وہ باجمیعت۔ بالیقین اور اعتبار ہے۔ اور جس نے نہ دیکھا نہ پایا و شیوں کی طرح  
سرگردان اور بنفیرا رہے۔ یہ مراتب موت سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ اشر تعالیٰ ہمیں  
اور ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ اسے مرد و راشتیاں رکھے ہیں۔ اور یہ  
بسنزدہ گناہ کبیرہ ہے۔

ماضی رہے کہ ہزار ہا نام مرشدوں سے کال کی ایک ہی نظر کافی ہے۔ جو کہ علی غفر  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں منجاذیق ہے۔ اس واسطے کہ عام کا طریقہ شیطان بدعت  
ہے۔ اور شریعت کا طریقہ قرب و جان بخشنے والا ہے۔

کمال کی انتہا میں ہے کہ ہمیشہ حضور میں رہے اور دنیا و آخرت کے سراج کا مشاہدہ  
کرتا رہے۔ اور بے غم اور محتاج ہو۔ کال کے سالک اعضا نور ہوتے ہیں۔ اور اسے  
توجہ حضور اور قربت کی وجہ حاصل ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ اشر تعالیٰ کا منظر نظر رہتا ہے۔

ہر کہ نور جاں رفت سے بند لغتار  
ہر کہ کمال با جانان وہ با بد لغتار

گر خوف سے دیدن بدیت خدا از خدا محروم ماندے اولیاء  
ہر کہ مے بند عیاں گرد و عیاں میں تنہا کم بود اندر عیاں  
دیدار الہی - دیدار معرفت الہی - قرب الہی - شوق و اشتیاق الہی - فکر و ذکر  
مراقبہ - فنا فی الہی - بقا با الہی - تصور معرفت - توبہ - اور فکر کی لذت - جس کی بابت یہ  
حدیث وارد ہے - **تَفَكَّرْ فِي سَاعَةِ خَيْرٍ مِنْ عِبَادِ الثَّقَلَيْنِ** - ایک ساعہ کی سوچ  
بچار دونوں جہان کی عبادت سے اچھی ہے -

یہ سب لذتیں دیدار ربانی کے مشابہت سے اور حضور کے سبب سے حاصل ہوتی ہیں۔ ان  
کے مقابلے میں انسانی لذت بالکل بیخبر ہے۔ کیونکہ اگر سیلانی ملک بھی ہاتھ اُجالے  
تو بھی فانی ہے۔ پس مردا ہے۔ **كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ** - وہ ہر  
روز ایک حال میں ہوتا ہے۔ کہ مرتبہ پر یا **يَوْمَ كَيْفَ الْمَرْءُ وَرَأْسُهُ** -  
**أَفْسَدَ وَأَيْسَرَ** - اس دن پر کہ انسان اپنے بھائی اور اپنے باپ سے بھاگے گا  
پر نظر رکھئے +

اس قسم کا ناظر مارت ہمیشہ رہتا رہتا ہے۔ کبھی کہیں نہیں ہے۔ مولانا کہتے ہیں کہ ہر شخص  
کامل پہلے طالب الہی کہ ہر ایک لذت کا معرفت بذریعہ ماحولات اس میں افسردہ کھائے اور  
دلالتے تاکہ طالب کے دل میں افسوس اور غم باقی نہ رہے۔  
اہل غمی اور لا ستیاج فقیروں کی نگاہوں میں بہشت ہر اسی امر بلکہ بادشاہ تک نہیں ہے۔ کیونکہ  
بادشاہی کی لذت معرفت الہی سے باقی رہتی ہے۔

اگر بادشاہ ہو۔ تو ابراہیم اوہم کا سا ہو۔ کہ یکبارگی بادشاہت چھوڑ کر قرب معرفت  
اور فقر و عبادت حاصل کرے اور پھر بادشاہی کا رخ تک نہ کرے۔

حدیث - **تَرَكْتُ الدُّنْيَا مَنْ كَلَّمَ عِبَادَتِي وَخَشِيَ الدُّنْيَا مَنْ كَلَّمَ**  
**تَخَطَّيْتُهَا** - دنیا کو چھوڑ دینا تمام عبادتوں کی اصل ہے اور دنیا کی محبت تمام ہی  
گناہوں کی سبب ہے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو ترک کر کے باطن دنیاوی خطرات کو اعلان کرتے  
ہیں۔ وہ مسلمان کہلا کیسے سکتے ہیں۔ وہ تو یہودیوں سے بدتر ہیں۔  
کابل پر دمر شدہ فرعون میں ہے کہ جو معرفت اس سے مرید مانجھے وہ سلطان العار ہیں

بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی طرح غایت کرے تاکہ طالب بالیقین اور مہرہ و رہبر سے  
طالب حق حق طلب و مدت فقیر طالب باطل باطل سیم و زر  
منو! ایسی معصوری سر اسر و غری اور تندر و گناہ ہے۔ جب کہ دل دنیاوی محبت سے  
سیاہ ہے۔ عمارت یا نیچہ۔ روضہ اور خانقاہ وغیرہ اصل توحید اور حضرت محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور پہ ہے۔

فقیر اسے کہتے ہیں جسے نہ دنیاوی عزت و مرتبہ کی خواہش ہو۔ اور نہ عمارات روضہ  
اور خانقاہ کی طلب کرے نہ سجادے پر بیٹھے اور نہ ہمیشہ اپنے تئیں زندہ سمجھے۔ بلکہ فقیر  
وہ ہے کہ نہ موت سے ڈرے اور نہ زندگی سے خوش ہو۔ کیونکہ فقیر الہی دونوں مرتبوں  
سے نجات یا فتنہ ہے۔ اور زور بانور ہو کر فنا فی اللہ ذات ہے۔ فقیر حضرت محمد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کا مٹا لے کرتا ہے۔ اور حضور بذات کی توحید کے  
زور کا عالم ہوتا ہے۔ اس کو دور بدور حافظ زبان کہتے ہیں۔ یا دور بدور حافظ ہستی  
حقائق کہتے ہیں۔ ایسے فقیر کا قدم، روح، امر اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے قدم روح سر اور حضور کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ ایسا عارف نظر را آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم پر جان کر جان کرتا ہے۔ اسے قبر و جسم اور نفس سے کیا سروکار۔ جو شخص ان  
صفات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاک بوس ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کا یار ہے۔

ہر مطالب طالبان را بافتا ہر مطالب طالبان را بافتا  
حدیث۔ مَنْ لَاقَى الْمُؤَلَّى أَكَلَتْهُ الْكُلُّ۔ جس کا خدا اس کا سب کون۔

اہل حیا یار ہے۔ اور بے حیا اختیار ہے۔ عالم با معرفت یار ہے۔ اور جاہل بے  
معرفت اختیار ہے۔ دین محمدی یار ہے۔ اور کفر کا قر و دشمن اور اختیار ہے۔ قلب و  
روح یار ہیں۔ دنیا و نفس امارہ اختیار ہیں۔

دوست دشمن کی پہچان ضرورت کے وقت ہمارا کرتی ہے۔ تانی اور زبانی دوستوں کا  
کیا اعتبار ہے۔ عزت زبانی اور جانی دوست ہی بد و بد ہم ہوتے ہیں۔ یار اور ہوتے  
ہیں۔ اور اختیار اور۔ گلزار اور سپینہ خجہ اور خار اور پیر ہے۔ عمر ریت کی طرح  
ہے۔ اور وجود شیخ کی مانند اور سالس کی آمد و رفت ریت کی آمد و رفت کی طرح ہے۔



ان مرتبہ میں اپنا چشم کو آنکھ کھولنی چاہئے۔ یہ رمر ہے جسے اولیاء اللہ ہی پہچانتے ہیں۔

خاک پات نگاہ دریں است مارا نگاہ و درال  
متصل چون شیشائے ساعت رنگ رواں

۵۔ بابو ہر یکے رائے شناسد با آگاہ احتیاجے نیت کامل را گناہ  
کامل فقیہ کی ابتدا اور انتہا تا مہیت ہے۔ پس کامل فقیہ اور درویش سے وہی چیز  
مطلب کرتا جس کی سچھے ضرورت ہے۔

طالب کی نگاہ قرب اللہ پر ہونی چاہئے نہ کہ مرشد کے نیک و بد افعال پر۔ مرشد  
بمیزانہ درو کا نما۔ ہوتا ہے۔ سو گنا گوارا کر سوتا اور کار ہے۔ انہیں دکان کے کفر و اسلام  
کیا کام حدیث الحاکم ترمذی ص ۱۸۱ مؤمنین فی طلبہا و کو کانت ینتک انکار فی  
جو مرشد دنیا۔ نفس اور شیطان کا مملوک ہے۔ اس کا طالب سراسر گنہگار  
اور شر مند ہے۔

طالب باشد بود دل و جان صفا ! پیر و مرشد یک پروردگارے جا بجا  
ہر ایک۔ روزانہ سے پڑھنا کتوں کا کام ہے۔ جو طالب بے اعتقاد اور بے نصیب اور بے  
حمیت ہو۔ اس کا یہ ظاہر ہے کہ پہلے اسے دنیا کے نصرت میں غرق کیا جائے تاکہ وہ  
نسل مردہ ہو جائے۔ پھر نسل دے کر پاک کہے اور معرفت دیدار میں لے جائے۔ جس مرشد کو  
اس قسم کی ترقی حاصل نہیں اسے دراصل فقیہی راہ سے مس نہیں۔ مرشد ایسا ہونا چاہئے۔ جو  
طالب کے عقیدے کو درست اور اس کی ہر مشکل کو ایک لحظہ میں حل کر سکے۔ مرشد یقیناً مرید  
کو ایسی قوت عذیبت کر سکتا ہے۔ جس کے سبب وہ ہر روز جمعیت میں بسر کر سکے  
اور بے اعتقاد نہ ہووے۔

برور مرشد بر دتا بھی دشنام  
گرتا با سر زندہ پیش نہ  
تا ترا حاصل شود مطلب تمام  
آئینہ داری در ملک مرشد بدہ۔  
گنج بخش مرشد از فضلش عطا  
شد نصیب طالبان وحدت خدا  
مرشد شہباز صفت ہونا چاہئے۔ یہ اہل بدعت و باہ بات چینی مرشد ہونے کے لائق نہیں  
حدیث خدا صفا و قمع ماکدنی جو کچھ صفت ہے۔ سنے لے۔ اور جو میل ہے

اسے چھوڑ دے۔

دل طلب، روح، نفس اور شیطان ہر ایک طالب کے وجود میں اس طرح ملے ہوئے ہیں۔ جیسے خون اور جان۔

پس معلوم ہوا کہ آدمی کا وجود و دودھ کی طرح ہے۔ جس طرح دودھ سے وہی چھاپچھپے کھن اور گھی الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح مرشد کو لازم ہے کہ مرید کے وجود سے ساری چیزیں الگ کر کے دکھا دے۔ مطلب یہ کہ وجود میں نفس، بادشاہ اور شیطان اس کا وزیر ہوتا ہے۔ پس نفس اور شیطان میں اس قسم کی جدائی ڈالنی چاہیے۔ کہ پھر وجود میں شیطان نہ آ سکے۔ اور جب نفس سے شیطان جدا ہوتا ہے۔ تو طالب اسی وقت اولیاء کے مرتبے کو پہنچ جاتا ہے اور اسے معرفت حاصل ہوتی ہے۔

فقر زعفرانی است سنت زالی طلب اہل بدعت مرشد صفت از کلب  
اثر تعالیٰ کے برابر نقش تیرے دل پر ہیں ان سب کو اسم اللہ۔ اسم اللہ  
اسم اللہ واسم اللہ۔ اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے مثلاً  
اور ان اسماء کو دل پر اس طرح جاری کیجیے گا غر پر حرف کہ نہ حرف کاغذ سے جدا ہو  
اور نہ کاغذ حرف سے میں حالت اسم اللہ ذات اور طالب کے وجود کی ہونی چاہیے  
کیتا طالب کا وجود اسم اللہ ذات سے اس طرح ملنے چاہیے۔ جیسے پانی دودھ پاگلانے  
میں نمک یا انگاری میں آگ۔ یا جسم میں جان۔ یا کشتی میں سونا۔ اس قسم کے مراتب  
اس شخص کو حاصل ہوتے ہیں۔ جدا اسم اللہ ذات کی مشق یا تفکرات کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ اگر مومن نے زمینی کے سوا سب عالم عالم۔ فقیر کامل۔ فرشتے۔ عابد، زاہد اور  
جن اور انسان جس قدر کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر لیاقت تک ہوں گے  
ان سب کے اعمال۔ ثواب اور تمام ظاہری و باطنی عبادتیں جمع کی جائیں۔ تو اسم اللہ  
ذات کے تصور والے اور فکر والے کے برابر نہیں ہو سکتیں۔ عبادت سے یقین بہتر ہے۔

قوله تعالیٰ۔ خَلَقْتُ الْإِنْسَانَ وَآلِهَاتِهِ لِتَعْبُدَنِي وَآلِهَاتِهِ لِيُعْبُدُنِي  
اور ہمیں پیدا کیا میں نے جن آدمی کو مگر عبادت کریں لیکن مجھے  
پہچانیں۔

فکر کی معرفت بھلی عبادت ہے۔ حدیث کا لکھنا سنا، خیر، عبادت، الثقلین

ایک گھڑی کی سوچ بچار و دزل جان کی عبادت سے بڑھ کر ہے ۔

تفکر تین قسم کا ہوتا ہے (۱) مبتدی کا تفکر ستر سالہ عبادت کے برابر ہوتا ہے ، (۲) متوسط کا ہزار سالہ عبادت کے برابر (۳) غنی کا تفکر تمام جنوں اور انسانوں کی عبادت کے برابر ۔

اس قسم کا صاحب تفکر صاحب حضوری ۔ تجلی انوار کے مشاہدہ میں غرق اور فنا فی اللہ ہو کر مشرت ویدار ہوتا ہے ۔ ذات و صفات کے تفکر کو زمین و آسمان کے طبقات کے اوصاف نہیں پہنچ سکتے ۔

اگر روئے زمینی کے سارے دریا اور سمندر بلکہ جس قدر پانی ہے ۔ سب سیاہی ہی جانے اور آسمان زمین کے چرودہ طبق کا قذبی جانے ۔ اور تمام نباتات کا قذبی جانے اور جن و انسان اور فرشتے اور ساری مخلوق کا تب بن جانے اور تمام تک اسم اللہ ذات اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریح کہتے رہیں تو بھی نہیں سمجھ سکتے ۔ ان مراتب کی قدر اس بات سے آسانی کے ساتھ سمجھ میں آسکتی ہے ۔

کہ کامل مرشد اسم اللہ ذات سے توحید و معرفت منکشف کر دیتا ہے ۔ اور طالب کو اسم اللہ ذات کے ذریعے لاہوت اور لامکان و کللا دیتا ہے ۔

چنانچہ کہ مگر و الف و بسم نہاں !  
قوله تعالى : قُلْ كُنْ لَكَ الْخَيْرُ مِمَّا أُوتِيتَ رَبِّي لَيْفَ الْخَيْرُ قَبْلُ  
آن تَشْفَقَ كَلِمَتُ رَبِّي وَ قُلْ جَنَّتْ جَنَّتْ وَ لَوْ كُنْتُمْ كَادِبِينَ  
پر دوزخ گار کے کلمات کہنے کے لئے تمام سمندر سیاہی بن جائیں تو پیشتر اس کے کہ کلمات ربی ختم ہوں ۔ سمندر غم جو جائیں گے ۔ خواہ ایسے ایسے کئی اور سمندر بھی بطور سیاہی استعمال کئے جائیں ۔

جو شخص اسم ذات پڑھتا ہے ۔ اسم اللہ اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے ۔ کامل مرشد کے نزدیک کیسا کثیر کا ہر ایک تعریف ۔ حضور کا تعریف ۔ قرب الہی حاصل کرنا ۔ اور توجہ سے امیر کر دینا ۔ کچھ بھی مشکل نہیں ۔ جس طرح کہ پارہ جب تک کشتہ نہیں ہوتا کھانے کے لائق نہیں ہوتا ۔ اور اسے سوائے مال کیما کر کے کوئی کشتہ نہیں کر سکتا ۔ خواہ جو کس جو کسی کے مل سے ناواقف ہے ۔ سارا گری کیوں نہ برباد کر دے ۔



اسی طرح طالب کہیں کامل فقیر نہیں بنتا۔ جب کہ کامل مرشد اس کی دستگیری نہ کرے خواہ خلقت کی نظروں میں وہ کتنا ہی معزز مستترم اور مخدوم کیوں نہ ہو۔  
 کامل شدی کامل شدی اکمل کمال گشتی تو غوث و قطب ستر ہوا  
 راہ فقر شش دیگر است قرب حضور ذات با ذات است زرشش یافت نور  
 میں مقام پر تر پہنچے۔ اگر پانی پر چلے گا۔ تو تنکا ہے۔ اگر ہوا میں اڑے گا تو مکھی ہے  
 کیونکہ ایسا کرنا باز گیر کا ہے۔ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعید ہے۔ اور بمنزلہ  
 عجاب ہے۔ اور معرفت تو حید سے قطع ہے۔

کامل پر مرشد ایک ہی توجہ سے دوزں جہان کو ایک لحظہ میں طے کر لیتا ہے۔ اور باخبر  
 میں لے آتا ہے۔ اور دوزں جہان کا تاشا تا من کی پشت پر دیکھ لیتا ہے۔ اسے لکھنے پڑھنے  
 اور قلم کھینچنے کی کیا حاجت ہے یہ مرآت کچھ بھی مشکل نہیں۔ بلکہ بازی گری ہے۔ ترانے نہ  
 غریب! اگر غریبے کا تر تو گاؤں خسر ہے۔

اب یہ دیکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور توحید کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ اور  
 اس کے لئے تصور کا نور درکار ہے۔ اور تصور نور مرشد جامع سے حاصل کرنا چاہئے  
 جامع مرشد کا یہ کام ہے کہ وہ اسم اللہ ذات تصور سے طالب کو دیکھنے پہچاننے کے لائق  
 اور مناسب چہرہ دکھاتا ہے۔ اور سبیرا دیتا ہے۔ اور ایسی ولایت دکھاتا ہے۔ جو سراسر  
 ہدایت ہے۔ جو وہم و خیال میں نہیں آسکتی۔ اس کو وہی شخص جانتا ہے۔ جو نور کو پہنچ جائے  
 اور نور بغیر جسم و جان ہے۔

واضح رہے کہ انسان عبادت اور آزمائش کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ نہ نفس پروری  
 اور دنیاوی لذت و آزمائش کے لئے یہ ہوس دل سے نکال دو۔ اور شیطانی تہلیل و محبت  
 سچوڑ کر مولے کی معرفت کا رخ کرو۔

تر لا تعالے۔ اِنِّیْ قَدْ جِہْتُ وَجْہَیْ لِیٰ فِیْ قَطْرِ السَّہْوٰتِ وَالْاَمْرِ غَیْ حَقِیْقًا  
 قَوْمًا اَنَا مِنْ الْمَشْرِکِیْنَ ط۔ میں نے ایک طرف ہرگز نہیں داسا۔ اس سال کے پیدا  
 کر نیوالے کی طرف رُخ کیا ہے۔ اور میں مشرک نہیں ہوں۔

روئے خود آوردہ ام بارے تو سخن از قرب گفت گفت گویا  
 سخن ناں الہام شد دعت کم ہر کہ دعت یافت از اہیت علم

صاحب نظر عارف بر طالب اشکر کو ایک لمحہ میں فقر و ہدایت بخش دیتا ہے۔ نہ صرف تصور نور اور قرب حضور کے سبب بخشتا ہے۔

اب دیکھنا چاہئے کہ تصور کی ابتدا کیا ہے۔ اور انتہا کیا؟ تصور کیا ہوتا ہے؟ اور متوسط تصور کسے کہتے ہیں؟

تصور میں ترقی ہے۔ کہ جس طرح متوجہ ہو۔ اسے خدا رسیدہ بنا دیتا ہے۔ اگر غیب الغیب پر تصور کیا جائے۔ تو بلا شک و شبہ معنوی حاصل ہوتی ہے۔ یا کم از کم اشرف تعالیٰ صاحب تصور پر مہربان ضرور ہوتا ہے۔ تصور سے قرب او معنوی الہی حاصل ہوتے ہیں۔ صاحب تصور کو وسیلہ، طریقہ اور راہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ راستے میں سراسر آفات و راہزنی ہوتی ہے۔

آہ! ارے الحق! مرشد سے ناظرات و معجزات طلب کر۔ کیونکہ تصور باطنی سے کسی شخص کی صورت اپنے تصور میں لا کر خواب یا مراقبے یا استخارے میں اس سے مدد مل جاتی ہے۔ جس سے یقین زیادہ ہوتا ہے۔ اور باطنی صورت بڑھتے بڑھتے ظاہری صورت کی قربت آ جاتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ صورت میں حامل صاحب تصور یا صاحب تجربہ ہوتا ہے۔ جو درمیانی مقامات کو اٹھا دیتا ہے۔

یقین بمنزلہ علم ہے جس کا محروم بابل بیدہ ہیں۔ یقین تین قسم کا ہوتا ہے۔

اولیٰ۔ علم الیقین جیسا کہ غلام کو علم یتیم ہے۔

دوہم۔ حق الیقین۔ جو مجذوبوں کا مرتبہ ہے۔ کہ میں کو میں سے دیکھ کر اپنے تن بدن

سے بغیر ہو جاتے ہیں۔ اور زیر و زبر کے تماشے کرتے ہیں اپنے تئیں نہیں دیکھتے۔

سومہ۔ حق الیقین۔ یہ محبوب مجائب مغرب کا مرتبہ ہے۔ اس کے ذریعے طالب

کا ہر ایک مطلب سنو جاتا ہے۔ کیونکہ حق الیقین میں حق سے حق پہنچتا ہے۔ اسے دیکھنا

ہے پالینا ہے اور ملنا ہے۔ نہیں اپنے تئیں بیچ میں نہیں دیکھتا۔ اپنے تئیں فنا کرتا ہے۔

کامل مرشد کی پہچان اور آزمائش یہ ہے کہ طالب و مرید کی جمعیت کے لئے

اسم اللہ کے معجزات کے ذریعے زندہ۔ مژدہ۔ جن انسان اور فرشتوں کو مسخر کر کے

ان کے حالات اسے دکھائے۔ تاکہ طالب بحقیقت کے انوار دیکھ کر دُرس

یقین بن جائے۔ اور اس کی حالت اَلْمُرِيدُ لَا يُوْثِقُ کے مصداق

ہو جائے \*

جس کو معرفت الہی کا خزانہ ملا۔ فقیر سے ملا۔ اور اس نے فقر کو اپنی تحقیق بنایا نہ کہ  
فقیر کو \*

فقر اور فقیہ میں یہ فرق ہے۔ کہ صاحب مرتبہ فقر کو ہمیشہ حضوری کا مشاہدہ اور  
ذائقہ حاصل ہوتا ہے۔ اور فقیر ہر وقت فاقے سے رہتا ہے۔ اور مجاہدہ حیاتی سے حیات الہی  
زندگی اسے نصیب ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرتبہ ہمہ ادست کا ہے۔ میں کن تاثیر ہے کہ اسکے  
ذریعہ تمام امت زندہ ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرتبہ ہمہ ادست کا ہے۔ جو شخص حیات الہی کی زندگی کو  
زندگی خیال نہیں کرتا۔ بلکہ موت جانتا ہے۔ اس کے منہ میں خاک۔ وہ خود و دونوں جہان میں روسیا  
ہے۔ وہ ضرور شفاعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم رہے گا۔ ایسا شخص مجھوٹا اور  
منافق شخص امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی نہیں۔ حدیث۔ اَلْکُفْرُ ابْدَانِی  
اَمْسِی و مجھوٹے میری امت ہی نہیں۔ جو علم تصور اور تصرف سے بے خبر ہے۔ وہ شقی  
اور بیدین ہے۔ اولیاء اور انبیاء علیہم السلام کو مشاہدہ حضوری کا مرتبہ ہمیشہ لازم معراج  
ہے۔ میں میں وہ ہر حالت میں دونوں جہان کے اندر زندہ ہیں۔

جو شخص اخلاص اور یقین سے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ عرض  
کرے کہ یا رسول اللہ! میری فریاد سننا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع لشکر صحابہ  
اور امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم اسی وقت تشریف لا کر ظاہری آنکھوں سے زیارت کرتے  
ہیں۔ اور فریادی آنجناب کی خاک پا کر سرسہ جاتا ہے۔ لیکن بے اخلاص و بے یقین۔ اگر دن رات  
بھی دو گانہ ادا کرتا رہے۔ تو بزدل و سحر و جادو میں رہے گا۔

مرشد کامل باطنی طریق پر جناب سرور کائنات کی مجلس میں پہنچا سکتا ہے۔ اس حقیقت  
کو اسحق ادرہ مردہ دل کیا جائے۔ خواہ وہ علم بھر علم کا مطالعہ ہی کیوں نہ کرتا رہے۔  
داخل رہے کہ جو طالب مردود اور مرید مرتد کی طرح بھی اپنے پیرو مرشد کے کئے  
پر اقبال نہ کرے۔ اور معرفت الہی اور وصال حضور کا یقین نہ کرے۔ اس کا یہ علاج ہے  
کہ اس بیدین ذیل یقین کو حضوری اور شرف لقا کی دعا کی دعا کی جائے۔ تاکہ یقیناً و یقیناً  
ادب صاحب وصال ہو جائے۔ اگر ایسا نہیں ہوگا۔ تو صحبت میں رہ کر معروض زوال یا طالع  
دنیا میں نہیں جائے گا۔ یا زن مرید اور نفس پرست ہو جائے گا۔





جو شخص علم دعوت پڑھتا ہے۔ وہ لایحتاج ہو جاتا ہے۔ اور دونوں جہان کی چیزیں اس کے قبضے میں آجاتی ہیں +

علم دعوت کی انتہا کامل کے لئے بہتر لہ معراج ہے۔ اور ناقص کے لئے استہراج جو شخص مرشد کامل سے عنایت کا گنج غیبی اور ہدایت کی معرفت لاریبی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اسے مرشد کامل تو جہیں سے حضور میں پہنچا دیتا ہے۔ اور پھر تصرف سے واپس لے آتا ہے۔ حالانکہ زبان سے کچھ نہیں کہتا۔ بعض تو بہ سبب حرص و ہوا خاموش رہتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ اہل فکر کا مرتبہ مردود ہے۔ یعنی اس کی جڑ پر خطر ہے۔ مگر اہل معرفت کا مراقبہ نیک ہے۔ یعنی وہ ذات سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس راستے میں ایسی آنکھ ہونی چاہئے۔ جو عجیب تمیز کر جائے کیونکہ لا تحزن ولا تحزن نہ ڈر اور نہ غم کر۔ صرف ان عاشقوں کے لئے ہے۔ جو انتہا کی انتہا پر پہنچے ہوئے ہیں۔ جو شخص فنا فی اللہ کے مرتبے پر پہنچتا ہے۔ اسے ہدایت و ہدایت یاد نہیں رہتی۔ زاد دوزخ کے خون سے ڈر رہا ہے۔ لیکن عاشق ہمیشہ اشتیاق میں سرور رہتا ہے۔ عالم علم پر معزور ہے۔ اور فقیروں و غصوں میں غرق ہے یہ اس عالم و فاضل کی تردید ہے۔ جس نے علماؤ کے علم کو حاصل کر لیا ہے۔ اس مرتبے پر وہی شخص پہنچتا ہے۔ جس پر غائب سرور کائنات اصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے کسی کامل ولی اللہ کی ظاہری و باطنی تردید ہو۔

پس معلوم ہوا کہ فقیر اور ولی اللہ سے علما کو فیض حاصل ہوا کرتا ہے۔ لیکن علما کا یہ حال ہے کہ وہ فقیروں کو دیکھ کر سخت ناراض ہوتے ہیں۔ اور حسد کے مارے انہیں دیکھنا تک پسند نہیں کیسے۔ خواہ فقیر صاحب علم و مسلم ہی کیوں نہ ہو۔ اور قرآن و حدیث ہی کیوں نہ پڑھتا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علما کہتے ہیں۔ کہ ہم دریا کی لہریں۔ اور فقہرا کہتے ہیں کہ ہم میں دریا ہیں +

نہ خودیم نہ خدا یم نے از خدا سب ایم  
پس علما اور فقہرا دونوں کو حق بجانب ہیں۔ ابتدا میں علما اور انتہا میں فقہرا بغیر علم کے کوئی بھی خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔  
اے جاہل! اتم بنے یا جاہل اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو کسی چیز کو اللہ تعالیٰ سے بہتر جانے +

عزق فی التوسید شتم ذات نور      کم شدم ذال قلم شد در حضور  
تا ترانی خویش را از خلق پوشش      طارقال را کے پسند این خود فروش  
فقیر کے سر پر اثر نعلی کا اسم ہے۔ پس اس اسم کی تعظیم و تکریم کر۔ خواہ فقیر کی  
صورت دیوار پر بنی ہو۔

اور علماء کے سر پر علم کا نام ہے۔ اور علم کے مراد اسم اشذات کا جاننا  
اور پالینا ہے۔

قرآن شریف کی سب سے پہلی آیت جو نازل ہوئی وہ یہ تھی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ط۔ اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھ۔ جس نے  
و مخلوقات کو پیدا کیا۔ اس کے صاف ظاہر ہے کہ سارا قرآن شریف اسم اللہ کی شرح  
اور تفسیر ہے۔ جو شخص بات کی کنہ سے اسم اللہ پڑھتا ہے۔ اس سے کسی قسم کا علم بھی  
محسوس نہیں رہتا۔ یقین ہے کہ ایسا شخص تمام جہان کو نظری طور پر سے ترفیق فیض۔ باطنی تحقیق معلوم  
اور معرفت الہی کی معرفت اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کر سکتا ہے یہی  
محسوس معرفت قرب باجمعیات اور الہی خزانوں کی ہدایت و ولایت کم و صمد۔ خادم خام اور  
مرید نامہ تمام کے وجود میں نگاہ رکھنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ خام کا وجود کچے برتن کی طرح  
ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ سو مرشد کو چاہئے کہ پہلے اس کے کچے وجود کو تربی نظری سے پہنچتے،  
کرسے اور پھر اسے محسوس میں پہنچائے تاکہ ٹوٹ نہ جائے۔

شاد دل است نہ فرزند ہر کہ خود سندا است

پدر و مادر را آیام غم نشہ زند است

علم سراسر قیل و قال اور گفت و شنید اور عجائب اکبر ہے۔ جو وجود کی معرفت سے باز رکھ  
وجود میں غرور پیدا کرتا ہے۔ جو شخص یہاں پہنچ کر نفس کو چھوڑ دے۔ اس میں خودی اور خود  
پرستی نہیں رہتی۔ جو شخص اس مرتبے پر پہنچتا ہے۔ اس کی کو معلوم ہوتا ہے۔ اور عین کو عین  
کے پر ہوتا ہے۔ پھر اسے علوم کی ضرورت نہیں رہتی۔

لے عالم نادان کہ قوا از علم غنہ داری      نزدیک تو مجبور قوا از دے دوری  
کشان دہدایہ گرچہ جسے خوانی      تا خدمت خاصاں کنی پرچ مدانی



حدیث سید القوم خادِمُ الْفُقَرَاءِ کو قوم کا سردار فقر: خادم ہوتا ہے۔ جب  
سرداروں کی یہ کیفیت ہے۔ کہ فقیروں کے خادم ہوتے ہیں تو دوسروں کی کیا ہستی ہے  
کہ فقیروں اور دولٹیوں کے آگے دم ماریں۔

واضح رہے کہ اُمّ تھالے قدیم ہے۔ اور قدیم کو زبان قدیم سے یاد کرنا چاہئے چشم  
قدیم سے دیکھنا چاہئے۔ قدیمی کانوں سے سننا چاہئے۔ قدیمی زبان۔ آنکھ اور کان۔ اور  
دل اور قلب و روح میں۔ کہ علم با تصدیق پڑتا ہے۔ اور قرآنی آیات پر زبان سے  
اقرار کرتا ہے۔ تو اقرار میں ثابت قدم ہے۔ نہ تصدیق میں زندہ دم۔ ایسے بے معرفت  
علم پڑھنے سے سچہ دنیاوی بدکار کے اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

علم تعلق گوشت کے ٹکڑے یعنی زبان سے اقرار کرتا ہے۔ اور علم تصدیق باعیان  
فخس فاما: قلب زندہ۔ روح تبا۔ ضروری با ادب و باعیا ہے۔ جو شخص ان مراتب  
پر پہنچا ہے۔ وہی عالم با بشر اور عالم ولی اُمّ ہو جاتا ہے۔

واضح رہے کہ اُمّ تھالے قدیم، قدیم کو قدیمی زبان سے یاد کرنا چاہئے۔ اور قدیمی  
زبان سے اس سے بھلا م ہونا چاہئے۔ قدیمی آنکھ سے دیکھنا اور مچھپانا چاہئے۔ اور  
قدیمی کانوں سے سننا چاہئے۔

زبان قدیم دل ہے۔ اور قلب چشم قدیم روح ہے۔ اور گوش قدیم سر ہے۔ پس  
غفلت کی روٹی۔ گوش قدیم میں نہیں بھرنی چاہئے۔ اور قدیمی مراتب کو اس آیت  
سے دیکھنا چاہئے۔ تَوَلَّوْا تَعَالٰی۔ وَفِي الْفَنَائِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ اور وہ تھامے  
اند رہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔

یہ آیت، صادر قول، مازر۔ اہل توفیق۔ اہل تحقیق۔ اور اہل تصدیق کے بارے میں  
ہے۔ عالم زبانی جو نفس کی قید میں مبتلا ہے۔ اور خطرات شیطانی میں پھنسا ہوا ہے۔  
اسے علم باطنی کی کیا خبر! وہ تو مادر زاد اندھا ہے۔ جو قیل و قال اور شور و شر کے  
مرتبہ میں ہے۔ ان مردہ دلوں بے عیازوں بے معرفت استغنا میں سے ہم صحبت و مہکم  
ہونے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جو کہ بظاہر انسان اور بالطن حیران ہیں۔ اور معرفت الہی  
سے محض ناچاہ ہیں۔ جب آخری زمانہ ہو گا۔ تو اولیاء اللہ اور عاشق و طالب نہیں ہوں گے۔  
جو دولٹیوں کا منکر ہے وہ بے نصیب اور پریشان ہے۔

فقیر کے تین مراتب ہوا کرتے ہیں۔ پہلا مرتبہ علم جس سے اسے اَلْعُلَمَاءُ و وارث  
الْاَنْبِیاء کا خطاب ملتا ہے۔  
دوسرا مرتبہ اولیاء اللہ کا۔

تیسرے مرتبے میں زندہ جان اور فرحت الروح کا خطاب ملتا ہے۔ اس وقت  
وہ لامکان میں ہوتا ہے۔

پیر و مرشد کے پاس دن رات شکوہ اور شکایت و گھگھو اور حکایت نہیں کرنی چاہئے۔  
مرشد اہل نفس کو اس شکوہ و شکایت سے نکال کر لامناہیت میں لے جاتا ہے۔ اور  
جب نفس مقام نور میں پہنچتا ہے۔ تو سوسو شکر بجا لیتا ہے۔ اور طرح طرح کی نعمتیں  
کھاتا ہے۔ اور شہد اور دودھ پیتا ہے۔ اٹلس زیب تن کرتا ہے۔ ان باتوں کو عجیب  
خیال نہ کرو۔ ایسے لوگ ظاہر میں غافل اور باطن میں ہشیار ہوتے ہیں۔  
اَل علم و یگر بود باشند حضور اَل علم نور است ز اَل کل شعور  
وہ لوگ برٹے ہی غافل ہیں کہ حقوڑا سا علم اور عقل حاصل کر کے اہل کل ہونے کا  
دعوئی کرتے ہیں۔

کامل فقیر کو ظاہری و باطنی علم کی تربیت بھی حاصل ہوتی ہے۔ اور قرب الہی اور حضوری  
بھی وہ کل میں بزرگ کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یہ مراتب لا یتحاج فقیر کے ہیں۔ جو ایک ہی نگاہ  
سے زمین کی ماری مٹی کو سنا چاندی بنا دیتا ہے۔

مراد پیر طریقت نصیحت یا دواشت

کہ غیر یار خدا میری بہت برباد است

سے دولت بے گان داند و نعمت ہر حال من امن امانیہ قضا شکر ال

راشع ہے کہ یہ مراتب بھی احسان ہیں کہ جسم جسم سے لیکھے اور یہ جسم میں  
آجائے اور اپنی صورت خود دکھائے۔ اور اپنے آپ سے آپ نکل آئے۔ لیکن اس صورت  
و شکل کو تحقیق کرنا مشکل کام ہے۔ کیونکہ یہ صورت حسب ذیل ہو سکتی ہے۔

صورت نفس۔ صورت۔ صورت شیطان۔ صورت خناس۔ صورت دوسرے و خطرات

صورت و ہمہ خیال۔ صورت مشاہدہ احوال اور صورت استہراج۔ ہذیت ان میں

سے یا تر وہ صورت جان الہی کی ہوگی یا صورت کلب و مدح کی یا وہ ذکر سلطان

کی صورت ہے۔ جو دریائی لہر اور طوفانِ نوح کی طرح ہے۔ یا وہ مرشدِ فانی اشر کی صورت ہے۔ جو وہ سیلہ دیدار ہے۔ یا وہ صورت دنیاوی و دھوکا دینے والی ہے۔ سوال صورتوں کی تاثیر و لذت اور نیک و بدِ فعلت۔ **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ** یا **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** اور **سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ** اور **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ** پڑھ کر اس صورت میں پھونکنا چاہئے، اگر ایسا کیا جائے گا۔ تو وہ صورت بکلام ہوگی۔ اگر غیر ہے تو گم ہو جائے گی۔ اگر خاص ہے تو قائم رہے گی۔ اور قربِ درواں کا وسیلہ بنے گی۔ اگر باطل ہے تو فوراً اُڑا مل ہو جائیگی۔ یہ طریقت کا مقام ہے۔ اس مقام میں بعض طالب و مرید دیوانہ اور مجنوں بن جاتے ہیں۔ اور بعض سر ڈاڑھی منڈا ننگے سر اور ننگے پاؤں پھرے لگتے ہیں۔ ایسے لوگ بے نور و بیجا اور معرفتِ الہی سے محروم رہتے ہیں اور بعض بدعتوں میں مبتلا ہو کر قرب و حضوری سے ناکام رہ جاتے ہیں۔ بعض تارکِ الصلوٰۃ بن کر فناء فی اللہ و ذابت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بعض غلیاتِ جذب میں آکر مر جاتے ہیں۔ اور بعض دریا میں غرق ہو جاتے ہیں۔ بعض آگ میں جل جاتے ہیں۔ بعض ششک و کفر میں پڑ جاتے ہیں۔ اور جو کچھ منہ میں آتا ہے۔ کب دیتے ہیں۔ اور جو کچھ تپا ہے۔ کھا لیتے ہیں۔ اور حلال و حرام کی تمیز نہیں کرتے حالانکہ وہ اہل فساد و فتنہ ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اپنے تئیں تارکِ الدنیا کہتے ہیں۔ اس شیطانِ فرقہ پر لعنت ہے۔

اس راہ کی اصل اہم اشرذات کا تصور ہے۔ کہ صاحبِ تصور کو ابتداء و انتہا میں افعال و اقوال اور احوال میں قربِ الہی حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص یہ راہ نہیں جانتا۔ وہ شریعت اور انجام میں غلاتِ شریعت اور بازو وال ہے۔

ہر لذتے باز دارد حق بخور لذت نور است بالذات حضور  
حضور و معرفت کے نور کی لذت دو تو جہان کی لذتوں سے بڑھ کر ہے۔ اس سے نوح کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ جس سے لذت حاصل نہیں۔ وہ انسان ہی نہیں بلکہ حیوان بدر ہے۔ اور اشر تھالے سے بے خیر اور فانی ہے۔  
لے صاحبِ علم فانی یا در کھو نفس دنیا کی طلب میں ہوتا ہے۔ اور قلب



زندگی میں بیدار ہے۔ اور روح و بیدار کی طلب کرتا ہے۔ پس تجھے ان تینوں میں سے  
کون سی چیز درکار ہے اور پسند ہے۔

قرآن شریعت میں حکم دے گا۔ کہ نفس و دنیا کو چھوڑ دو۔ اور شیطان کو اپنا دشمن  
سمجھو۔ اور اس سے چوکنے اور چوکس رہو۔

فقیر اس واسطے کمال اور حق شناس ہے کہ وہ شریعت اور قرآن کے موافق  
دنیا نفس اور شیطان کے مخالف ہے۔ تجھے ان میں سے کونسا پسند ہے؟ اس کا جواب  
یہ دو کہ اللہ تعالیٰ پس باقی برکس ہے۔

طالب رصل شدن غائب کرتے نظری است

دوست در دل چو مقیم است چو ہیراں پر وصال

جو مرشد عاقلات اسم اللہ سے فنا فی اللہ۔ عاقلات اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم سے فنا فی الرسول اور عاقلات فقیر و شیخ سے فنا فی اللہ اور ولی اللہ ہے۔  
اور قرب معرفت اور حضوری ظاہر احوار پر دکھا دینے والا ہے۔ وہ ہرگز ذکر و سکرماتجس  
اور درود و وظائف میں مشغول نہیں کرتا۔ مرت ایک ہی توحید سے کیا رگی حضور الہی میں منجھتا  
دیتا ہے۔ اسے حضوری کے سوا کوئی راہ نہیں آتی ہے۔

مرد مرشد برد خاطر انجن

چشم نہاں دار اسم کن لاندال

سے شود تجرید و تفرید و توحید!

شد وجودم نود از اسم خدا

آں شود مرشد و مرود و اشتی

گر بیانی طالبی چشم لفتا

بے حضوری ہر طریقت و ہزن

گر تو خواہی معرفت اہل از وصال

در مقام لی مع اللہ میر سید

فیض فضلش یافتہ از مصطفیٰ

ہر کہ منکر از خدا و از نبی

باہو، مبرا از خدا این راہ منسا

طالبوں میں سب سے بد بخت بے اخلاص اور بدکار وہ ہے۔ جو آخر کار مرشد  
کی خدمت میں ہے ادب اور مدلی ہو۔ خدمت کے سال میں نے اور دن گئے۔ اور  
مگر ہر ادب نہ رہے۔ ایسا شخص تمام مراتب اطفال سے محروم رہتا ہے۔

مرشد اسم اللہ ذات کے تصور یا عمل دعوت قبور سے ہر روز طالب کو ایک  
خاص مقام حاصل کرا سکتا ہے۔ اور بغیر مجاہدہ و تکلیف حضرت عنایت کر سکتا ہے۔

واضح رہے کہ فقیر اور فقر کے طالب کے ابتدائی دو مراتب ہوا کرتے ہیں۔ ایک یہ کہ  
دوئے زمین پر مشرق سے لے کر مغرب تک اور جزب سے لے کر شمال تک اور قاف سے  
لے کر قاف تک جس قدر خزانے، جہن انساں، حیران، چرند، پرند وغیرہ ہیں۔ ان سب پر  
تصرف اسے حاصل ہوتا ہے۔ چونکہ وہ سلیمانی سلطنت کو غانی جانتا ہے۔ اس  
لئے دنیا کی بادشاہی اختیار نہیں کرتا۔ کیونکہ ایک دم کی مصوری سہزار بادشاہیوں  
سے بدرجہا بہتر ہے۔

دوسرے یہ کہ مفلس و گدا۔ کو پہلے ہی روز توفیق توجہ سے ساتوں ولایتوں کو مند  
پر بٹھا دیتا ہے۔ اور جس بادشاہ کو چاہے معزول کر سکتا ہے۔ یا قائم کر سکتا ہے۔ اس  
قسم کی خدمات اہل حضوری و نناء فی اللہ فقیر کے ذمے ہوا کرتی ہیں۔ جس شخص نے بغیر  
محنت و مشقت عزائے اور بادشاہی کا قبضہ حاصل کیا۔ فقیر اللہ سے کیا۔ اور فقیر کو  
ہمیشہ اپنا رفیق بنایا۔

واضح رہے کہ علم کیا کیا کا ہنر فقیر کے اکتھ ہوتا ہے۔ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ یہ مثل مشہور ہے کہ جس نے وجود میں کیا اس کے علم کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ وہ ہوس بے نصیب بن جاتا ہے شاید وہ کسی ترکیب سے یہ حاصل کرے۔ لیکن یاد رکھو کہ وہ سخیل۔ رقیب مطلوبہ نارسیدہ شوق بے جا۔ طلب کیا کے رنج و افسوس میں جان کھاتا ہے۔ اور آخر کو باس و امان لے کر قبر میں آ جاتا ہے۔

یہ ظلم فقیر اولیاء اللہ کی نظر میں بالکل آسان و سہل ہے۔ لیکن تمام دنیا کا مرتبہ اس واسطے نہیں دیتے کہ کہیں اللہ تعالیٰ ہے یا نہیں نہ ہر عالم میں۔

ترلا تعالیٰ۔ کہ کو بسط اظہار الرزق لعبادہ کہ غواہی الا ارض ولكن ينزل  
بقدر ما تطلب كما وط الرزق لعبادہ خفیف ام البصیر۔ ام سورہ التوبہ۔ اے اللہ تعالیٰ  
اپنے بندوں کا رزق وسیع کر دے۔ تو روئے زمین پر باغی ہو جائیں گی۔ لیکن وہ اپنی مرضی کے مطابق  
رزق عنایت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ انہی طرح جاننے والا اور آگاہ ہے

علم کیا کی چارٹ جان کے لئے ہنزلہ زحمت اور کیا گر جان کا پورا اور ایمان کا دشمن ہے۔ کیا گر ہمیشہ میران و پریشانی رہتا ہے۔ اس کا ہم مجلس و سوسہ شیطانی ہے۔ اصل کیا ایک ہی دے ہے۔ جو اس سے زیادہ طلب کرتا ہے۔ وہ مجھ طلبے اور علم کیا میں نامکمل ہے۔

کیا ہنر است من ہادی کرم  
کیا ہنر است من رہبر خدا  
کیا ہنر است من دائم کمال  
کیا ہنر است من در دل شکیں  
نظر ازل ابد باشد آہ آہ  
ہر علم را در عمل آوردہ ایم  
نفس را رسوا کنم بہر از خدا  
و واضح رہے کہ جو شخص اپنے کتا ہے کہ میں کیا دان عارف باشوں گا وہ ہرگز نہیں ہوتا  
جو شخص دراصل کیا گرا اور عارف باشد ہوتا ہے۔ وہ جس پر مہربان ہوتا ہے اسے دکھا دیتا  
ہے۔ طالب صادق اور ہاں تبار کو اس سے آگاہ کرنا چاہئے۔ کم ہوصلہ کو اس سے دعا  
کرنا موجب زوال اور سراسر غلط ہے۔

## شرح حاضر اسم اللہ و احاطہ کلمہ طیبہ متبکات

جس کا نفس ناتقے سے عاجز آگیا ہوں۔ اور طاعت کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اور اللہ  
تعالیٰ کی قضاء و قدر پر اسے یقین ہو اس کے لئے سوال کرنا حلال ہے۔ چنانچہ اس بابے  
میں حدیث ہے۔ مَنْ جَاءَ وَلَسَّ كَيْسَلٌ فَقَدْ خَلَّ الثَّامِسُ۔ جسے بھوک  
لگے اور سوال نہ کرے۔ وہ دوزخ میں پڑے گا۔

وَلَا تَعَالَى۔ وَأَمَّا السَّكَايِلُ فَلَا تَنْهَسُ۔ مائل کو مت سمجھو کہ  
جہاں بھر کر اپنے پاس حاضر کرنا اور تمام مخلوقات کے سارے دفاتر کو ظاہر کرنا کیونکہ  
کے حاضرات سے ہو سکتا ہے۔ نیز اس سے دونوں جہاں کا تاشا پست ناخن پر دکھا سکتا ہے  
یا ہاتھ کی سمجھتی یا روشن دل کے آئینے میں۔ نیز ماضی کے محتاج اور نانا آئندہ کے احوال اک  
احضرات کے حاضرات کے مدد سے مختلف ہو جاتے ہیں۔ اقد اسم الحرفات سے تمام  
بدن اور قلب وغیرہ نور بن جاتے ہیں۔

یہ جمیعت کا انتقال یا وصال اور نعم البدل یعنی کو ظاہر میں بطور تحقیق اند باطن میں



بلور توفیق حاصل ہوتا ہے۔ اور بعض کو باطن کی وید کی توفیق اور ظاہر میں مرتبہ تحقیق حاصل ہے۔ اور بعض کے لئے ظاہر و باطن دونوں باعیاں ہوتے ہیں۔ جن کی یہ حالت ہوتی ہے۔ وہ اکثر کمال سے خراب، مراقبہ اور موت کی طرح بکھتا ہوتے ہیں۔ یہ مراتب مَوْتِ اَقْبَلِ الْوَقْتِ کے ہیں ان پر تعجب نہ کر۔ اور غیب پر انکار نہ کر

کیونکہ یہ غیب قرآن شریف سے جس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں۔  
 قرآن تعالیٰ۔ اَلْکِتَابُ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ لَیْسَ بِهٖ هُذٰی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ  
 یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ۔ یہ ایسی کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں یہ ان پر ہیز گاروں کے لئے سراسر ہدایت ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

اسم اشرفیات کے حضرات کے اذمان کی خاطر صاحب حضرات جب قبرستان میں جاتا ہے۔ تو قبرستان کی تمام روحیں اس کے سامنے آ حاضر ہوتی ہیں۔ اور اس سے ہم کلام ہوتی ہیں۔ اور اسے قبروں کے حالات سے منکشف ہوتے ہیں۔ اور ان کا بہ نجات یا نیک نجات ہونا اس پر واضح ہو جاتا ہے۔

اس غیب پر تعجب نہ کر اور نہ اسی کو غیب خیال کر۔ ورنہ تو شہر مندہ اور غوار ہو گا۔ یہ غیب قرآن شریف سے ہے جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔  
 قرآن تعالیٰ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحٰیثُوْنَ رَیْبًا بِالْغَیْبِ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ  
 آخر کتب پر جو لوگ اپنے پروردگار سے ناٹنا نہ دیتے ہیں۔ انہیں کے واسطے بخشش اور بڑا اجر ہے۔

اسم اشرفیات کے دلچسپ تمام حوالوں کے طور معلوم ہو جاتے ہیں۔ اور غیب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن نفس اور عین پر تھا ہے جس شخص کو اس پر اعتبار نہیں وہ جس اور عین پر ہے۔

یہ حضرات اللہ کے وسیلے اللہ سے ایک کی تمام مددیں معاف کرتی ہیں۔ حضرات کئی طرح کے ہیں۔ چنانچہ حضرات ذات بھی ہوتے ہیں۔ اور حضرات صفات بھی حضرات حیات بھی ہوتے ہیں۔ اور حضرات ذات بھی۔ حضرات نفسانی بھی ہوتے ہیں۔ اور حضرات جوہر یا مادی بھی۔ حضرات دفع شیطان، حضرات طہارت طہات قاب قوسین حضرات نفس۔ قلب و روح اور کس کس ہوتے ہیں۔ اور تمام عالم اور ادنیٰ

حاضرات کا مشکف ہونا۔ اس نقش کے طے کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ کامل شخص اس نقش سے خزانے کا تصرف اور تمام مطالبات بغیر محنت و کھانا ہے۔

تعز	اعلہ	علم غیب خدا میداند خاصہ بندگان خود را	بیت اعلہ	عز
حاصلات	محبت			عز
دعائے	عالم الغیب والشہادۃ هو الرحمن الرحیم		دعائے	عز
تعز	اعلہ	لا اله الا الله محمد رسول الله	بیت اعلہ	عز
عز	عز		عز	عز

اے طالب! بدی آکر میں سنبھو دیدار سے مشرت کردوں۔ کیونکہ اقدس تعالیٰ اور بندے کا درمیانی حجاب کوئی نہ سکندری نہیں۔ اے نفس پرست و اہل حرص! سن اس پر انکار نہ کرنا۔ اور معرفت الہی قرب و حضوری اور دیدار خدا کا منکر نہ ہونا۔

اٹھ زرد رنگ نر و یک پوئل گو بندور باہیاں بینم کہ دائم با حضور! غیر مخلوق است صورت ہے مثال معرفت تو عید حاصل شد وصال محابہ اور ریاضت سے وصال کا حاصل کرنا نہ مالوں میں ہوتا ہے۔ نہ مہینوں میں نہ ہفتوں میں نہ دنوں میں۔ بلکہ حاضرات سے مرشد کامل ایک گھڑی میں کرا دیتا ہے۔ فقر کی ابتداء اور انتہا سراسر معرفت ہے۔ قرب اور حضوری ہے۔

صداق طالب کی دو علامتیں ہیں۔ ایک یہ کہ مرشد کے نیک و بد اعمال کا خیال نہ کرے دوسرے ثواب و گناہ کو نہ دیکھے۔ ایسے طالب کو مرشد بخیر کی معرفت و قرب الہی کو پہنچا دیتا ہے۔ واضح رہے کہ علم کیا اسے اور علم کیا دعوت تکمیل طہارت کو گمراہ کرتا ہے۔ کیونکہ معرفت الہی سے باز رکھتا ہے۔ اگرچہ لوگوں کی نگاہوں میں یہ عظمت بخش اور موجب ثواب ہے لیکن ماریوں کے لئے بمنزلہ حجاب ہے۔

حدیث۔ مَنْ لَبَسَ الْمُؤْمِنُ أَقْلَهُ الْكُلِّ هِيَ كَانَتْ اس کا سب کوئی تولا تعالیٰ حصیبی اعلہ و کفنی باعلیہ

برسہ علم عالم کامل فقیر! گلی بجز در حکم شد روشن ضمیر  
طلب محبت اور شوق امتیاز مراتب میں۔ محبت منصب ہے۔ طلب مراتب ہے  
اور شوق عنایت۔

پس طالب طلب میں قدم رکھے تو اسے لذت نفس، حرم دنیا، اور معصیت شیطانی  
کرمین طلاق دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ قبول مصائب ایسے ہیں۔ جن کا جدا ہونا مشکل ہے نفس  
انارہ سے اہل دنیا میں فرعون غرور، قارون بخسل، فساد شامت اور غرور دی رسوائی اور  
قتل آجاتا ہے۔

کامل مرشد وہ ہے جو طالب کے تمام مطالب حل کرے۔ اور اہل شوق کو ملک  
شوق سے میں عنایت خشک کرے۔ اور لعیم دکھائے۔

یہ تینوں باتیں سب ذیل تین مراتب سے حاصل ہوتی ہیں۔  
اولیٰ۔ مرتبہ خالی اشیخ۔ کہ جب شیخ کی صورت سامنے آجاتی ہے۔ تو جس طرف  
نگاہ کرتا ہے۔ اسے تصور شیخ کے مراتب نظر آتے ہیں۔

دوسری۔ مرتبہ فی الرسول۔ جب اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصور میں آتا ہے  
تو جس طرف نگاہ کرتا ہے۔ اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آتی ہے۔ اور  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق صادق بن جاتا ہے۔

تیسری۔ مرتبہ۔ ثانی اللہ کا ہے۔ جب اسم اللہ کا تصور درست ہو جاتا ہے۔  
تو نفس بالکل مرعوب ہوتا ہے۔ اور جس طرف نگاہ کرتا ہے اسم اللہ تعالیٰ کے بے شمار اوزار  
اسے نظر آتے ہیں۔ اسے لامکان کہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بے غیر مخلوق ہے۔ ازل و ابد  
یا دنیا و عقبی اور بہشت کے شبہ دنیا موجب کفر و شرک ہے۔ مومنوں اور عاشقوں کو

دیدار وصال لامکان میں ہوا کرتا ہے۔ اس سے بدن میں نور اور روح میں رحمت  
آجاتی ہے۔ جس وقت دیدار ہوتا ہے۔ اس کی مثال نہیں دے سکتے۔ جو عاشق  
دیدار کرتا ہے۔ وہ مستی ہشیاری میں دیکھتا رہتا ہے۔ اس اپنی بہت سے بیزار ہوجاتا  
ہے۔ کتنا ہی وہ دیکھتا ہے۔ کبھی سیر نہیں ہوتا۔ کبھی ہل نہیں پکارتا ہے۔ یہاں  
معرفت تو عید۔ تقریب اور قرب ہے۔ برکت میں ہے۔ میں لقا۔ اور قرب حضوری ہے  
جس مرشد میں اس قسم کی ترقی ہوتی ہے اس کے لئے تو مرید اور طالب کرنا جائز ہے



اور جسے یہ راہ معلوم نہیں ان کے لئے میرا غیر عیسیٰ ہے۔

ذکر یک شوق است بخشیدن لقا      ذاکران را عرق فی اللہ با حسد

ذکر یک نور است بخشیدن حضور      کے بوند این ذاکران سبے شعور

با ذکر ذاکر شود صاحب نظر      کے بوند این ذاکران گاؤں حسد

ذاکران را شد حیات بر دوام      ہم محبت پیغمبر سے شد واسلہ

حدیث ذکر اللہ قدر مؤمن قسمل کل فی مرض      تمام فرمون سے پہلا فرض ذکر الہی ہے  
یعنی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کنا۔

کامل مرشد وہ ہے کہ خود ابتدائی مرتبہ میں ہو۔ لیکن طالبوں کو انتہائی مقام میں پہنچا دے  
نیت طالب آنکہ باشد بے دصال

نیت مرشد آنکہ دائم بادصال

مرشد میں نہ ہوتا ہے۔ میں دکھاتا ہے۔ اور میں ہی فتنہ مالت ہے۔ کہنے اور دکھانے

میں فرق ہے۔ وہ طالب کو جان کنی۔ قبر لحد۔ منکر۔ نکیر کے سال۔ حشر گاہ۔ قیامت پھرراط

سے گزارنا بہشت میں داخل ہونا۔ مورد قصور کو دیکھنا۔ تقاضے الہی کی نعمت کا چکھنا اور

حیات و ممات کے تمام مراتب، غروب یا مراقبہ یا آنکھ یا دلیل قلبی یا آگاہی یا عافرات یا

ناظرات یا مشاہدات جمعیت یا جمال سے دیکھا سکتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ مرشد نراہ کتنا ہی کامل ہو۔ جب تک کچھ دیکھ نہ لے۔ اس پر

یقین نہ کرے۔ اگر کہے تو نام ہے اور مرشد بھی اگر طالب کو یہ سب کچھ نہ دکھائے۔ تو

نامرد اور نامکمل ہے۔

واضح رہے کہ کامل مرشد اور پیرا کل طالب یا مرید کو عافرات اسم اللہ ذات

سے ہی ایک گھڑی میں حضور حاصل کر دیتا ہے۔ اور اس کے تمام مطالب بر لگا ہے

واضح رہے کہ جو شخص کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کہے کن فی سکوون سے پڑھتا ہے۔ وہ عالم اولیاء و تامل فقر ہے کلمہ طیبہ

ہر علم کی چابی ہے۔ اس سے ہر ایک تان کھل سکتا ہے۔ اور اسے علوم مشکف ہو سکتے ہیں۔ کہ

طیبہ الکلم العلوم ہے۔ اس سے معرفت اور قرب الہی حاصل ہوتا ہے۔ یہ نئی تہذیب کی قریب

ہے۔ جو اسے پڑھتا ہے۔ اسے ظاہر و باطن کی ضرورت نہیں رہتی۔ جو شخص اپنے نہیں

پڑتا۔ وہ جاہل بھول الحق اور نادان ہے۔ مرشد کامل کی نگاہوں میں عالم و جاہل طالب یکساں ہے۔

کلمہ طیبہ میں چوبیس حرفت ہیں۔ اور تیر حرفت میں سبزار علم حکمت اور تصرف گنج ہیں۔ مرشد کامل توجہ سے کلمہ طیبہ مشکف کرتا ہے۔ اور ہر علم کلمہ طیبہ سے ظاہر کرتا ہے یہ بالکل سچ ہے۔ کیونکہ حق سے حق ہے۔ مرشد کامل اس سے طالب کا ہر ایک مطلب حاصل کر سکتا ہے۔ اسے صاحب حقوری اور ولی اللہ بنا دیتا ہے۔ کلمہ طیبہ اور اس کے حاضرات کے وسیلے اس طرح معنوں میں پہنچا دیتا ہے۔ کہ پھر اسے جمعیت و نصیب کی احتیاج نہیں رہتی۔

پس معلوم ہوا کہ جاہل بے نصیب۔ بے معرفت اور کافر ہے۔ قولہ تعالیٰ۔  
 فَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ طَبِيعَةُ الْمَوْتِ وَالَّذِينَ يَسْمَعُونَ كَلِمَةَ رُسُلِهِمْ لَا يَهْتَدُونَ  
 یہ اس واسطے ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ منزل کا موٹے ہے۔ جو ایمان لائے ہیں۔ اور کافروں کا موٹے نہیں۔

سنو! کامل عامل وہ ہے۔ جو ہر اسم اور اس کے حاضرات سے طالب کو ہم کلام اور صاحب حقوری بنا دے۔ تاکہ طالب کے دل میں کسی قسم کا غم اور افسوس باقی نہ رہے۔ وہ اسباب حسب ذیل ہیں:-

اولے۔ اسم ثبثانہ، اس سے صاحب حقوری اور عرق فناہ فی اللہ ہوتا ہے۔ اسم عقیدہ علی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہدایت تلقین ہوتی ہے۔ اسی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما۔ اور حضرت شاہ محمد علی رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک، اور حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ، حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ، امام مالک رضی اللہ عنہ، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک سے فیوض و برکات سے حاصل ہوتے ہیں۔

حبس و دم سے انبیاء اور اولیاء کی ہر ایک روح سے طاقت ہوتی ہے۔ نیز جاہلیں ابدال کی طاقت نصیب ہوتی ہے۔

حبس و دم کے سبب مردہ و زندہ سارے عزت و طلب، فقیر اور درویش

ملاقات کرتے ہیں۔

حبسِ دم سے سارے فرشتے خاص کر جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوتے ہیں۔ اور الہام و پیغام پہنچاتے ہیں۔

حبسِ دم سے صور اسرائیل پھونکی جاسکتی ہے۔ جس ملک کو جس دم والا بر باد کرتا چاہے، جس دم کر کے اسرائیل کی کرنا دہر پھونکے تو وہ ملک اسی طرح بر باد ہو جائے گا۔ قیامت تک آباد نہیں ہو گا۔ اور اگر حبسِ دم کر کے عزرائیل سے لبِ برباد اور زمین بہ دہن ہو کر پھونکے۔ تو دشمن فی الفور ہلاک ہو جائے۔ نیز اپنے نفس کے ماضیات کے وسیلے دوسروں سے بہکلام ہو سکتا ہے۔ ملاقات کر سکتا ہے۔ اور احوال معلوم کر سکتا ہے۔

یہ مراتب اس شخص کے ہیں جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا ہو۔ اسی طرح صورتِ قلب اور صورتِ روح سے اس کو ملاقات ہوتی ہے۔ جس نے قلب اور روح کو پہچان لیا ہو۔ اسی طرح تمام نور ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ اس نے نور کو پہچان لیا ہو۔ اسی طرح علمِ ہدایت کے سب سے ملاقات ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اس نے ہدایت کو حق پہچانا ہو۔ غلطی و تباہی کی اس نے اپنے کسب سے شیطانِ لعین کو بد کر سکتا ہے۔ دنیا کو بطور غلام اپنے پاس بلا سکتا ہے اور اٹھارہ ہزار عالم کا تماشا دیکھ سکتا ہے۔ جو مرشدِ علم ماضیات کی تعلیم نہیں کرتا۔ مرید اس پر یقین ہی نہیں کرتا۔ بیدین و بے یقین صاحبِ شکِ شیطان ہوتا ہے۔ اور نفسِ لعین کی قید میں مبتلا ہوتا ہے۔

مرد مرشد میرسانہ ہر پیام

مرشد نامرد طالبِ نامتِ نام

طالبِ مطلوب کا خواہشمند مرشدِ محبوب، عالمِ ادب سے طبعِ استاد ہونا چاہئے۔ اور فقیرِ اولیاء با خدا بے کبر و بے حیا ہونا چاہئے۔

توکل اس بات کا نام ہے کہ ملک کے تمام خزانے تو اس کے قبضے میں ہوں اور مسلمانوں کو نائدہ پہنچائے۔ لیکن آپ بالکل تارکِ ہور متوکل کی یہ حالت نہیں ہوا کرتی۔

از دست نارسا است کہ مکارہ پارِ راست

فقرِ اضطراری یا دستِ آلِ فقر ہے حیا است



دشمن ضمیر را پہنم از اختلاط مستحق و دیار بشت خاک مگذر نمی شود  
 علم دعوت کا حامل و عالم موزوں کو قبل الایں اوتقل کرتا ہے۔ غالب اور تیغ  
 زن ہوتا ہے۔ اگر ایک طرف لاکھوں کروڑوں سوار اور ہاؤس جمع کئے جائیں اور ایک  
 طرف صرف حامل دعوت ہو۔ تو حامل کی طرف سے غیب سے فرشتوں کا لشکر نمودار ہو کر ان  
 سواروں اور پیادوں کو ایک لحظہ میں اندھا اور دیوانہ بنا دے گا۔ کہ بدن کے کپڑے بھی بھاڑ  
 ڈالیں گے۔ اور گھوڑے پر اس طرح سوار ہوں گے۔ جیسے گدھے پر، ان کے چھکے چھوٹ جائیں  
 گے۔ اور تلوار کا وار تک نہ کر سکیں گے۔

اگر حامل دعوت تصور میں کسی کی آنکھ نکال دے یا بینائی دور کر دے۔ تو فی الواقعہ اس دشمن  
 کی آنکھ نکل آئے گی اور بینائی جاتی رہے گی۔ یا اگر بذریعہ تصور اس کے ہر ایک عضو سے  
 زندگی پیلے گا۔ تو دراصل وہ عضو بیکار ہو جائے گا۔ اگر تو بھر سے اس کے زخم نکالنے  
 گا۔ تو ساری عمر بیکار رہے گا۔ کبھی تندرست نہ ہو گا اس قسم کے ہتھیار اولیاد اللہ کے  
 پاس ہوا کرتے ہیں۔

خند و بارسینہ صافاں میکنی ہشتیادباش  
 ہر کہ برائینہ خند و رویش خندی خود کند

علم دعوت کا حامل اور صاحب تصور کامل صاحب توفیق، مکمل، متحمل اور بردبار ہوتا  
 ہے۔ بارگاہ الہی میں اسے جمال یا وصال حاصل ہوتا ہے۔

طالب اللہ کے وجود میں داغ سے لے کر نات تک ستر مقام ہیں۔ جن میں سے ہر ایک  
 کے حاصل کرنے میں ترقید معرفت اور قرب الہی کے انوار متعلیٰ ہوتے ہیں۔ اور یہ صبح و شام  
 کی مشق و پوزیہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ وہ ستر مقام یہ ہیں۔

پانچ پانچ ہر ایک آنکھ میں، دس دس دونوں کانوں میں۔ ایک زبان پر پانچ سینے میں  
 پانچ قلب میں، دس دس ہر دونوں پہلوؤں میں، پانچ ناک میں چار عقل میں۔

فطن کو قتل کرنا حضوری خاص کا مرتبہ ہے۔ اس مشق و پوزیہ کی ابتداء میں مقام طی  
 مقام افسانہ اور انتہا میں مقام فناء فی اللہ حاصل ہوتا ہے۔ اور ہر ایک لطیفہ سے لطیفہ  
 غیب الغیب نکلتا ہے۔ اور زور و حضور حاصل ہوتے ہیں۔ اور اس نور حضور میں تمام  
 محاسب باصواب و با شوق ہوتے دیتے ہیں۔

فرشتہ گریہ دار و قرب در گاہ

مختار در مقام جنت و جہنم

صاحب تصور کے طریق کی دو علامتیں ہیں۔

اولے۔ حق کی وصیت کرنا۔

دوم۔ صبر کی وصیت کرنا۔

جو کچھ مغزری میں دیکھتا ہے۔ اس پر صبر کرتا ہے۔ اور خاموش رہتا ہے۔

حدیث۔ مَنْ عَرَفَ رَسُودَ فَتَنٍ كَلَّ لِسَانَهُ جَنَّ

اپنے پروردگار کو پہچانا اس کی زبان گونجی ہو گئی ہے

مشم را بجنا به ہیں رویت خدا

بایقین و ایمان دولی صفنا

رویت خدا ان اسماء کی برکت سے حاصل ہوتی ہے۔ اسم امداور

اسم قدر کے تصور۔ اسم لہر کی توجہ۔ اسم نفوس کے فکر۔ اور اسم محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تصور سے۔

تصور مشاہدے کا اوسیلہ ہے اسم فقر ہر امر فیض ہے فضل۔ اور رحمت ہے

مدرجہ بالا اسماء سے قلب اللہ کی رویت نصیب ہوتی ہے۔ امداور اسماء

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَاجَتِيْ وَلِقَارِيْهِ وَلِحَافِظِيْ وَلَوْلِيِّ

سَعْيِيْ فِيْهَا

وَصَلِّ اِلٰهِيْ عَلٰى اَحَبِّ اَيِّهَا اَخَصُّ اِلَيْهِ وَابْنِ اَيْمَانِهِ

اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

# خاتمہ

کتبے مستطابے لا جو ہے !  
 ز نور حق و روانتادہ تلبے  
 کتبے طالباں را شربت آبے  
 کسے کہ خواند این روشن کتابے  
 و شش روشن چو روشن ماہتابے  
 ز دنیا ترک دنیا مہرہ او  
 نشانے سجدہ بارہم ہے موجود  
 بہ میری و فقیری عشق و زید  
 جو اد مسجد و گر شغفہ کربا کرو  
 بعد مساک سے عالم زبان را  
 بہ پر شمشستہ نو پیراں را  
 و زان پر رو لبوسے قبلہ ارم  
 مدد در خواستہ گوئم کہ باھو  
 یا مرزم بہر نوے کہ ہستم  
 شہر و رہ پتہ اذ استخوان ریز  
 و گر را بال و پر وادی و راندی  
 کہ من مسکین بحسن تو کس نازم  
 بہ مشغولان وقت صبح گاہی !  
 بہ محبوبے کہ نامشش مصطفیٰ بود  
 بجان بے گناہے خورد سالان  
 باہے کز ول صوفی بر آید

بچہ شد کہ ختم آمد کتبا ہے  
 کتبے بنے کہ روشن آفتابے  
 شد این دنیا و مافیہا سرا ہے  
 شود بسیدار عقل و کامیابے  
 بحکم حاجے والا بنابے  
 فروغ راستی پر چہرہ او  
 بحرین الشہین جیہ را سود  
 بطلی و ہوانی عشق و زید  
 ز عالی بہت مسجد بنا کرو  
 کنوں صد بارے شوئم وہاں را  
 پیر یا شست و شو سازم بدن را  
 دو گانہ اندر این مسجد گزارم  
 ز روح پر فتوح پیر باھو  
 گردیں دایم و گرت پرستم  
 الی ذرہ آتش بجاں ریز  
 یکے را پائے بسکتی و خواندی  
 الی واقف حال نازم  
 الی یا الی یا الی !  
 بہ مہر دے کہ شمع انبیاء بود  
 بجام بے چراغ تنگ سالان  
 مدد سے کان بدلیٹے و دآید



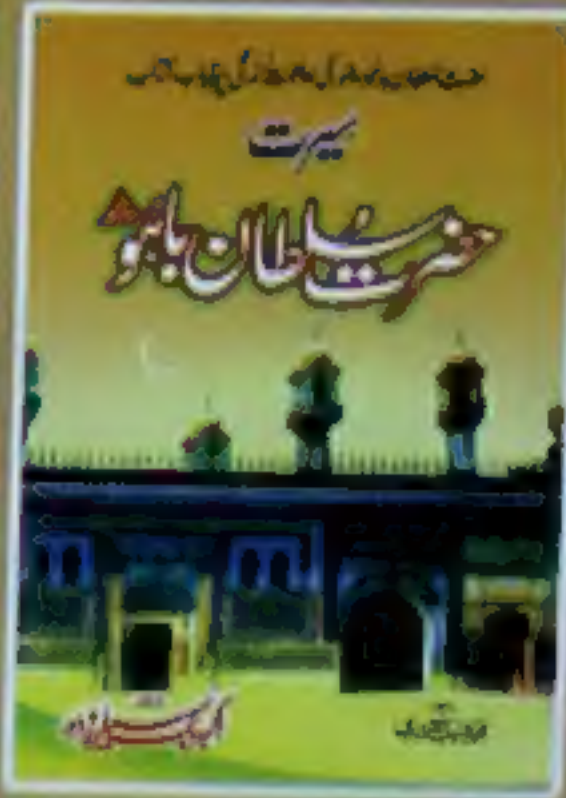
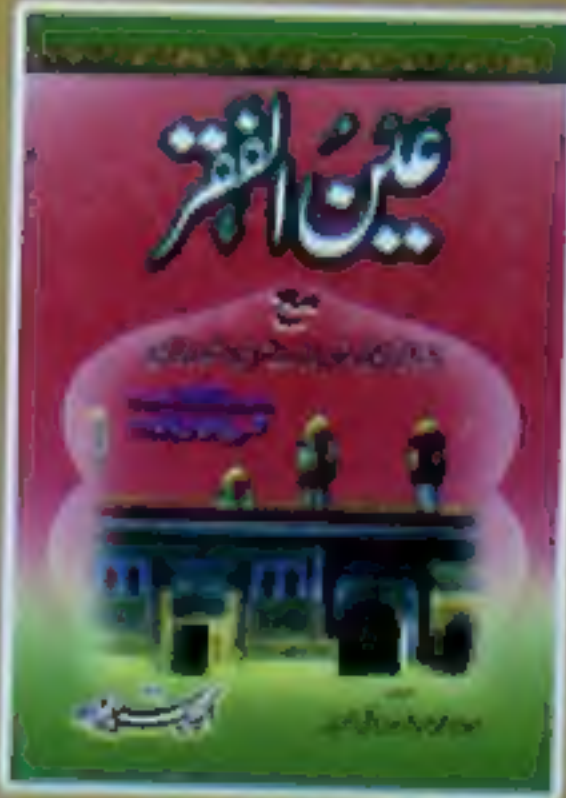
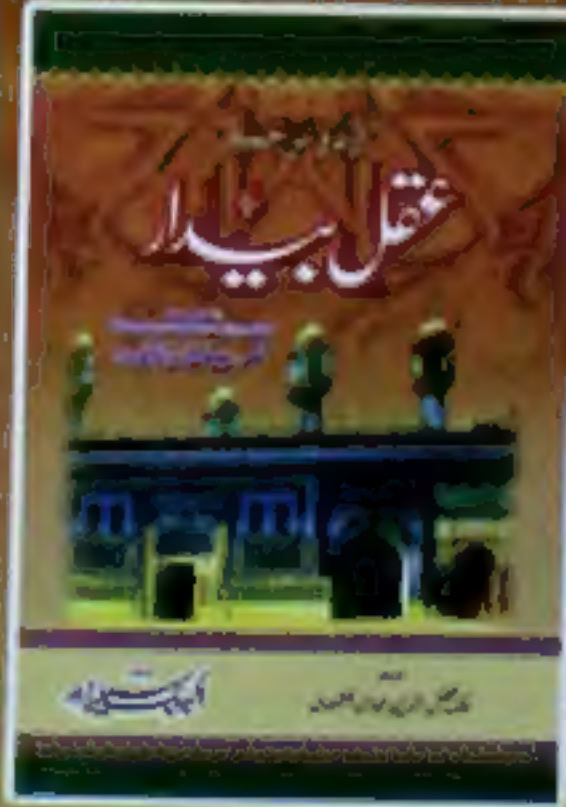
بہ مجاہدان کہ در جلاب نور اند  
 خرمات میرا مسود گرداں  
 بحمد اشکر کہ لیس را غلام  
 محبتی مشتقی تا سب یگانہ  
 کہ ادبست از غلام نقش بنداں  
 بدار و بر جیس داغ غلامی  
 بر آئے ترجمہ اردو لصبہ شوق  
 کہ از تصنیف باہوہ عقل بیدار  
 کہ از اسرار لاہوت است این گنج  
 تصویف را لباس نو پوشاند  
 ز عربی و فارسی اردو تراجم  
 برائے صوفیاں صافی صفا کیش  
 بہ بین گرد را با صدق خوان  
 شریعت ہم طریقت ہم حقیقت  
 تذکرہ را پستان بکشود با بے  
 پے تارینخ آفت گفت ناگاہ  
 خداوند اعلیٰ شاہ ابرار  
 خداوند اہق عزت اعظم  
 طفیل ہشتیاں و سہروردیگان  
 بہ پیراں نقش بندی ہم گاہ بخش

بیاکان کہ دائم حضور اند !  
 ز فضلست عاقبت محمود گرداں  
 عطائے او کند دفع ظلام  
 شدہ ممنون اسبان اوزمانہ  
 جہیں ہر اے مقامی نقش بنداں  
 کہ فضل الدین نامش بہت نامی  
 کمر بستہ چال برخواست از ذوق  
 دساند عقل را بر حباے ابرار  
 نہاں ہوں در کنوں بود بے رنج  
 بہ اردو عامہ دادہ صدر بنشانہ  
 کٹا میندہ ز کتب اہل اکرم  
 کشادہ خوان یگانا بہر دردیش  
 بہر حرفش نہاں گنج معانی  
 تصور ہم فن کرم جمیعت  
 نیابی در بخوابی حد کتابے  
 کہ دائم شغل مروت واقف راہ  
 ز شتر نفس امارہ نگہدار  
 بر بہکت پیر باہوہ دودکن غم  
 خط طومار حصیاں و زردی  
 طفیل حبسہ مرداں الاغش

رقم کردہ است از محبوب عالم  
 بلطف شاہ جیلان عزت اعظم



## ہماری چند دیگر مطبوعات



Designed by Sakhawaf 0321-8440620

# اکبر پبلشرز

Ph: 042 - 7352022  
Mob: 0300-4477371